ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

اور

ان کے عجیب و غریب فوائد

سرسری تم جہاں سے گذرے
ورنہ ہر جا جہان دیگر تھا!

مرتبہ

حکیم پنڈت کرشن کنور دت شرما

نمبر	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
٢٠	سانپ کو اندھا کر دینے والی بوٹی	جناب حکیم مولوی محمد عبد اللہ صاحب	٦٢
٢١	وہ بوٹی جسے ہاتھ میں لیکر بچھو پکڑ سکتے ہیں ...	جناب صوفی رام روپ صاحب	٦٢
٢٢	سیروں دودھ ہضم کر دینے والی بوٹی	ایڈیٹر	٦٣
٢٣	ایک تولہ کچی شنگرف ایک خوراک میں کھلا دے۔	ایڈیٹر	٦٣
٢٤	پارے کے کچے کشتہ کو پیشاب کے ساتھ خارج کر دینے والی بوٹی۔	ایڈیٹر	٦٥
٢٥	لڑکی کی بجائے لڑکا بخشنے والی بوٹی	ایڈیٹر	٦٥
٢٦	ایک ہی خوراک میں طاعون کو دور کر دینے والی بوٹی	ایڈیٹر	٦٦
٢٧	نبض پر بوٹی باندھو اور پلیگ کی گلٹی دور	ایڈیٹر	٦٦
٢٨	ایک تولہ سنکھیا کو خاک بنا دینے والی بوٹی	ایڈیٹر	٦٧
٢٩	نبض پر بوٹی باندھو اور تیجہ بخار دور	ایڈیٹر	٦٧
٣٠	ایک بوٹی کے پھول جتنی تعداد میں کھاؤ اتنے ہی سال تک آنکھ نہ دکھے۔	ایڈیٹر	٦٨
٣	پشت پر بوٹی کے پتے ملو اور سوکھتا ہوا بچہ شاداب ہو جائے	ایڈیٹر	٦٨
٣	بچھو کے کاٹنے کے مقام پر ہاتھ پھیرا اور درد غائب	ایڈیٹر	٧٠
٣	وہ بوٹی جو دودھ کی ملاوٹ بتا دیتی ہے۔	جناب صوفی رام روپ صاحب	٧٣
	پانی کو آن واحد میں جما دینے والی بوٹی	،، ،، ،، ،،	٧٥
	میٹھی چیزوں کو خاک بنا دینے والی بوٹی	،، ،، ،، ،،	٧٦
	بے شمار چھینکیں لانے والی بوٹی	،، ،، ،، ،،	٧٧
	پھٹے ہوئے دودھ کو درست کر دینے والی بوٹی	،، ،، ،، ،،	٧٧
	وہ بوٹی جو بچھو کیلئے موت کا پیام ہے۔	،، ،، ،، ،،	٨

نمبر	مضمون	صاحب مضمون
۳۹	وہ روٹی میں کے ستان [illegible] نہیں ملتی	جناب صوفی رام روپ صاحب
۴۰	روٹی [illegible] دو	ایڈیٹر
۴۱	روٹی کو علم [illegible] اور [illegible]	ایڈیٹر
۴۲	[illegible]	جناب حکیم رام بخش صاحب
۴۳	[illegible] حیات	ـــ ـــ ـــ ـــ
۴۴	[illegible] گھوڑا	جناب صوفی رام روپ صاحب
۴۵	[illegible]	جناب بی بی نجم النسا بیگم صاحب
۴۶	[illegible]	جناب کویراج جگن ناتھ جی
۴۷	[illegible] حیات [illegible]	جناب علامہ حکیم حاجی غلام علی صاحب
۴۸	[illegible] پھل	جناب حکیم مرزا فضل حق صاحب
۴۹	[illegible] بوٹی	جناب حکیم مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۵۰	[illegible] سر	ـــ ـــ ـــ ـــ
۵۱	[illegible]	ـــ ـــ ـــ ـــ
۵۲	[illegible] بوٹی	جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب
۵۳	ارنڈ	جناب حکیم مولوی محمد عبد اللہ صاحب

کاملُ المفرد حصہ اول کا دوسرا ایڈیشن

مرد و عورت کے [illegible] صفحے [illegible] ڈاک کی رجسٹری [illegible]

قیمت [illegible] کے خریداروں سے [illegible]

اپنے خریداری نمبر کا حوالہ دے کر بذریعہ وی پی طلب فرمائیے۔

بیش بہا ——— نادر! حیرت انگیز ——— ہنگامہ خیز!

وہ تجربات جن میں سے کوئی ایک تجربہ بھی آپ کسی صاحب فن سے دریافت کرنا چاہیں تو وہ معقول فیس لئے اور ہفتوں خوشامد کرائے بغیر آپ کو ہرگز نہ بتائے گا ——— آبحیات کا یہ بے مثل ایثار ہے کہ وہ ایسے ایسے بیش بہا تجربات کی حامل کتاب کو عام بازاری قیمت پر آپ کے حوالے کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل فہرست "ہندوستان کی جڑی بوٹیاں اور ان کے حیرت انگیز فوائد حصہ دوم" کے صرف چند ایک عجائبات کی فہرست ہے ——— تمام عجائبات کی فہرست کے لیے تو دس صفحے بھی ناکافی ہونگے ——— ہزاروں روپیہ کا لٹریچر کوڑیوں کے مول!

(۱) وہ ایک مشہور عام بوٹی جس کا رس ابرک پر ملا جائے تو ابرک بغیر آگ کے خاکستر ہو جاتا ہے۔

(۲) وہ ایک مشہور عام بوٹی جسے تمباکو کے ساتھ چلم میں پینے سے ہر قسم کی بواسیر کو ایک ہی ہفتہ میں شرطیہ طور پر فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۳) پیسہ چھٹانک کے حساب سے بکنے والی عام بازاری چیز جسے ایک عام بازاری دو میں چار روز تک بھگوئے رکھنے سے نیلے کپڑے کو سفید کر دینے والا امیرہ تیار ہو جاتا ہے۔

(۴) ایکری فلیون جو ایک قیمتی سنہری پاؤڈر ہے۔ سائنسدانوں کی خاص ایجاد
جس کا نسخہ ابھی تک کسی عوض میں نہیں آیا اور جس سے گولڈن ورشن تیار کر
بالکل اس کے مقابلے کی ایک بالکل سستی چیز ——— پورے لاکھ روپیہ کا نسخہ۔

(۵) حمل روکنے کا بے ضرر اور آسان نسخہ۔ خوردنی دوا جو ایک پیسہ کی
چھ سات روز کے لئے کافی ہے۔

(۶) وہ ایک عام بازاری دوا جو نر بکروں کو کھلا دینے سے ان میں اولاد پیدا
کرنے کی طاقت بہت بڑھ جاتی ہے۔

(۷) وہ ایک عام بازاری بیج جو کھجور کے درخت کے گرد دبوائے جائیں تو کھجور کے
جس درخت کو پھل نہ آتا ہو اسے ضرور پھل آنے لگتا ہے۔

(۸) ایک مشہور عام درخت جس کے پتوں کو چلم میں تمباکو کی طرح پیا جائے
تو دمہ کا دورہ اور درد کافور ہوتا ہے۔

(۹) ایک مشہور عام درخت کے پتے جن کا بچہ کے پیٹ پر لیپ کرنے سے
فوراً پانچ منٹ میں قبض کھل جاتی ہے۔

(۱۰) نہایت آسانی سے تیار ہونے والا وہ کاجل جسے آنکھوں میں لگانے سے سوزک
دور ہو جاتا ہے۔

(۱۱) ایک مشہور عام درخت کے بیج جن کو عورت کی ناف پر لیپ کر دیا جائے
تو حیض کی جملہ خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

(۱۲) کیسٹرائل (ارنڈی کا تیل) کا سفوف تیار کرنا

(۱۳) کیسٹرائل کو خوشبودار اور خوش ذائقہ بنانا۔

(۱۴) ارنڈ کے ذریعہ سیماب کو حقہ کرنا اور اس سے صاف اور سفید پارے کا گٹکہ تیار کرنا

وغیرہ وغیرہ سینکڑوں عجیب وغریب نسخہ جات۔ جنکو پڑھکر آپ دنگ رہ جائیں گے ——— اور جن کو آزما کر آپ سمجھیں گے کہ آپکے ہاتھ قارون کا خزانہ لگ گیا ہے!

وہ بوٹی جو پھوڑے کو ایک گھنٹے کے اندر اندر پھوڑ دیتی ہے ——— اور جسے جاننے کے بعد نشتر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

جڑی بوٹیوں کے علمی تجربات۔ نازک سے نازک وقت میں پاؤں میں روندی جانے والی بوٹیوں نے کیسے کیسے کرشمے دکھائے۔ سچے واقعات اور بوٹیوں کی پوری پوری تشریح۔ کوئی راز پوشیدہ نہیں رکھا گیا۔

نباتاتی جواہر۔ مختلف بوٹیوں کے نمک حاصل کرنیکے طریقے اور ان نمکوں کے فوائد

چند بوٹیوں کے عجیب وغریب خواص۔ جڑی بوٹی سے علاج نایاب اکسیری فقیری چٹکلے۔ حقیقی مجربات اور علم الادویہ۔ گورکھ پان اور اس سے تیار ہونیوالے مرکبات۔ کشتہ جات۔ سنکھا ہولی کے فوائد اسگندھ کے خواص وفوائد۔ زخم حیات۔ شاہتہرہ پر ایک تفصیلی مضمون۔ ارجن کے خواص وفوائد پر ایک گہری نظر۔ ارنڈ کے خواص وفوائد۔ اجوائن خراسانی پر ایک مفصل مضمون۔

وغیرہ وغیرہ بیسیوں مضامین اور سینکڑوں مجربات۔ بلاک کی رنگین تصویریں۔ لکھائی چھپائی اور ضخامت حصہ اول جیسی۔ قیمت آبحیات کے خریداروں سے ایکروپیہ ——— عوام سے ڈیڑھ روپیہ۔

خریداری نمبر کا حوالہ دیکر ابھی سے درخواست بھیجنے والے آبحیات کے خریداروں کو یہ کتاب صرف بارہ آنہ میں دیجائے گی۔ ستمبر ۱۹۳۷ء میں شائع ہو جائیگی +

مینیجر رسالہ آبحیات۔ ٹوہانہ۔ ایس پی رگو

کرشنا فارمیسی رجسٹرڈ ٹوہانہ ایس پی ریلوے

زیر نگرانی

عالیجناب حکیم و ڈاکٹر علامہ پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما
- معالج — یونانی، ایورویدک، ہومیو [illegible]
- مدیر — اخبار "آب حیات"، [illegible]
- مصنف — [illegible]

بہترین علاج — مشکل سے مشکل اور ہٹیلی سے ہٹیلی بیماریوں کا علاج بذریعہ ملاقات یا بذریعہ خط و کتابت۔

بےمثال شرطیہ و مجرب پیٹنٹ ہیں — جن کے پایہ کی دوائیں آپ کو اور کسی بھی دواخانہ میں نہ ملیں گی۔

ارزاں ترین کشتہ جات — قیمت میں ارزاں ترین لیکن فوائد کے اعتبار سے لاثانی و لاجواب۔

عنبر کستوری سلاجیت اور نایاب بوٹیاں — قیمت مقابلۃً کم لیکن اصلی ہونے کی گارنٹی۔

بہترین کتب و رسالہ جات — کرشنا فارمیسی کے نگراں کے سحر نگار قلم کے نتائج

فارمیسی کی خصوصیات
حذاقت — صداقت — دیانت
ہمدردی — خوش معاملگی — فوری توجہ

فہرستیں اس پتہ سے منگوائیے

کرشنا فارمیسی رجسٹرڈ۔ ٹوہانہ۔ ایس پی ریلوے

علم نباتات

از قلم جناب حکیم سید وکیل احمد صاحب —— حیدرآباد دکن

برادرم کرشن کنورت صاحب۔ تسلیم۔ آپکی فرمائشات سے بھی تنگ ہیں دم بہ دم آج آپنے جڑی بوٹی نمبر کے لئے مضمون طلب فرمایا ہے۔ کل سونا چاندی نمبر کیلئے طلب فرمائیے گا۔ انسانی خاصہ ہے کہ وہ اپنے کو اگرچہ ہمہ داں سمجھتا نہیں ہے تو ہمہ داں ثابت کرنا ضرور چاہتا ہے۔ میں بھی اس بیماری میں مبتلا ہوں۔ اگر جڑی بوٹی نمبر میں میرا انوکھا مضمون چھپ جائیگا تو خریداروں پر میری طبی دھاک بیٹھ جائیگی گو خود مجھ پر ذرا بھی میری دھاک نہیں بیٹھی۔ کیونکہ من آنم کہ من دانم۔ مگر خیر آپکے حکم تعمیل کرتا ہوں لیکن اگر کوئی صاحب مجھ سے سوال فرمائیں کہ جناب آپ تو علاج بالمثل کے قائل ہیں آپکو خواص الادویہ سے کیا تعلق۔ تو میں اسکے جواب کیلئے آپسے اپیل کرونگا۔

نباتات

نباتات انسانی صحت کے لئے ایک بے بہا خزانہ ہے۔ گو کہ چاندی، سونا، پارہ، تانبہ وغیرہ بھی انسانی صحت کے بہت کچھ ذمہ دار ہیں۔ لیکن فی الحقیقت فطرۃً انسان غذا یا دوا کے طور پر ان مذکور الصدر اشیاء کے خواص کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ لہذا قدرتِ خداوندی نے ایک نیا انتظام یہ فرمایا ہے کہ خود رو جڑی بوٹی کو مختلف قسم کی دھاتوں سے متاثر بنا کر دنیا کو مطلع فرما دیا کہ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا۔ اس آیۃ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نباتات سے انسان کا کس قدر گہرا اور عمیق تعلق ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ خود انسان ایک نبات کامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے جسم سے کوئی

نباتاتی مادہ خارج ہو جاتا ہے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے اور جب وہی نباتاتی مادہ انسان کو کھلا دیا جاتا ہے تو وہ کمی پوری ہو کر انسان تندرست ہو جاتا ہے۔

دوسری مناسبت انسان کے ساتھ نباتات کو یہ ہے کہ نباتات میں حس بھی اسی طرح موجود ہے اور خون کا دوران پایا جاتا ہے۔ نیز آب و ہوا سے مثل انسان کے نباتات کا متاثر ہونا مسلّم ہے۔ نیز نر و مادہ بھی نباتات میں موجود ہیں اور مادہ کا نر کے نطفہ سے حاملہ ہونا ناقابل انکار ہے۔ اور خدائے پاک نے فرمایا ہے کہ ہم نے آدمؑ کو ہر چیز کے نام بتلا دیے ہیں۔ اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نام مع خواص آدمؑ کو بتلائے گئے ہیں۔ گویا آدم کے اندر یہ استعداد ہے کہ اشیاء کے نام مع صفات دریافت کرے۔ اس کے بعد خدائے پاک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو آدم کا مسخر کر دیا۔ تسخیر اور غلامی ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔ گویا اگر انسان چاہے تو ہر چیز کو غلام بنا کر اپنی خدمت لے۔ سب سے بڑی خدمت جو انسان کو درکار ہے وہ تندرستی کی خدمت ہے۔ اگر کوئی شخص اس قوت کا حامل ہے کہ وہ انسان کو اشیاء اور نباتات کی تسخیر سے اچھا اور تندرست کر سکتا ہے تو حقیقت میں وہی انسان خَلِیْفَةُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ کہے جانے کا مستحق ہے۔ یہاں یہ راز کھل گیا کہ حکیم اور حاکم دونوں کا توازن ایک ہے۔ کیونکہ حکیم بھی اتنی ہی بڑی قوت کا مالک ہے جتنی قوت حاکم میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ ہزاروں حکیم ایسے گزرے ہیں اور اس زمانہ میں بھی موجود ہیں جنہوں نے حاکم کے سامنے کبھی دست احتیاج دراز نہیں کیا۔ مگر دنیا میں کوئی حاکم ایسا نہیں گذرا جس نے حکیم صاحب کے سامنے سر عجز خم نہ کیا ہو۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ زندگی میں ہزاروں مرتبہ۔

بہرحال نباتات کے ناموں سے واقفیت انسان کا ایک فطری حق ہے

ایسے ایک بات ہم آپ کو اور دکھاتے ہیں کہ نباتات اگرچہ اپنی پرورش میں بہت کچھ جمادات کی مرہون منت ہیں۔ تاہم بعض نباتات ہم کو ایسی بھی ملتی ہیں جن پر جمادات کا کوئی احسان نہیں ہے۔ مثل اکاش بیل وغیرہ جو کہ اپنی غذا میں زمین کی مادی غذا یا پانی کی خارجی امداد کی بالکل محتاج نہیں ہیں۔ صرف فضائے مطلق سے اپنی ضروری غذا جذب کر لیتی ہیں۔ اکاش بیل اپنی ضروری غذا فضائے مطلق ہی سے نہیں بلکہ اس درخت سے بھی حاصل کرتی ہے جس پر وہ پھیلتی ہے۔ چنانچہ غائر نظر سے آپ دیکھیں گے تو درخت کی شاخوں میں اکاش بیل کی جڑیں جا بجا گھسی ہوئی نظر آئیں گی۔ ایسے ہی بعض بیلیں ایسی بھی موجود ہیں جن میں بصارت کی حس موجود ہے مثلاً ان کا رخ مغرب کی طرف ہے اور آپ مشرق کی طرف ایک کھونٹی گاڑ دیں تو دوسرے روز ان کا رخ مشرق کی طرف ہو گا اور آہستہ آہستہ وہ اس کھونٹی تک پہنچ جائیں گی۔ کھونٹی خواہ لوہے کی ہو یا لکڑی کی۔

اسی طرح لاجونتی جو کہ تین قسم کی دریافت ہو چکی ہے انسانی خواص کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ ایک قسم چھونے سے شرما جاتی ہے۔ دوسری قسم سایہ پڑنے سے مرجھا جاتی ہے اور تیسری قسم جو کہ ایک ہاتھ بلند کھڑے درخت کی شکل میں ہوتی ہے اس میں انسان کی آواز ایک انقباضی اثر اور کیفیت پیدا کرتی ہے۔ امریکہ کی مردم خوار بیل بھی انسان اور حیوان کے جسم کو لپیٹ کر اور مضبوط جکڑ کر اس کا خون چوس لیتی ہے جب وہ مر جاتا ہے تو بدستور اپنے مستقر کو واپس چلی جاتی ہے۔ غرضیکہ نباتات باعتبار اپنے عجائب الخواص ہونے کے جمادات پر فوقیت رکھتی ہیں۔ یہی نباتات ہیں جو آن کی آن میں جمادات کو کشتہ کر دیتی ہیں۔

اس کرۂ زمین کو باعتبار پیداوار ادویہ و اغذیہ مختلف الخواص متعدد

حصص میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی تجربہ ہے کہ جس ملک یا سرزمین میں جس قسم کی رطوبات زیادہ یا عنصر غالب کے طور پر پائی جاتی ہے وہاں کی ادویہ میں اس قسم کی جلاوی تاثیرات غالب ملتی ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں کے عوام میں ان نباتاتی اجزا کا اثر غالب ہوتا ہے۔ یہ امر بھی مشاہدہ میں آچکا ہے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں وہاں ہمارے معالجہ کے لئے کافی خودرو ادویات موجود ہوتی ہیں۔ گو ہم سناء مکی اور گل بنفشہ کشمیری اور انجیر ولایتی اور ہرڑ کابلی آملہ بخاری وغیرہ کے رہین منت ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ ان کا کوئی بدل اور غیر ملکی ادویات سے مستغنی کرنے والی دوائیں ہمارے ملک میں موجود نہیں ہیں۔ یہ کلیہ نہ صرف ہندوستان کے لئے ہے بلکہ تمام دنیا کے لئے۔ صرف سوال تحقیق اور تلاش کا ہے۔ زندہ قومیں اپنے ملک کا روپیہ باہر نہیں جانے دیتیں اور مردہ اقوام اس سوال کو مجنوں کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں دیتیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں نیل کی کاشت بند ہوتی جاتی ہے اور مغربی ممالک ہندوستان کو نیل سپلائی کرتے ہیں۔ والی بہادر کی بازاری حکومت کے زمانہ تک ہمارا نظریہ یہ تھا کہ کوہ ہمالیہ ہندوستان کے ابر کو روکے ہوئے ہے ورنہ تمام ابر روس کے علاقہ میں چلا جائے۔ اور اس میں گندم کی کاشت ہونے لگے۔ اور ہندوستانی فاقہ کشی سے مر جائیں۔ سیاسی لیڈروں نے غلہ روکنے کا ارادہ کیا تھا کہ روس نے غلہ کی کاشت شروع کر دی اور چند ہی سال میں روس کے غلہ نے ہندوستان کی منڈیوں پر قبضہ کر لیا۔ یہ صرف تلاش تحقیق اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ انسان کی قدرتی ڈیوٹی ہے کہ وہ کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ بھی کوشش کرنے والوں کو محروم نہیں کرتا۔ جہاں تک ادویہ کے خواص کی تلاش و تحقیق کا سوال ہے مخزن الادویہ۔ محیط اعظم اور دیگر مفردات کی کتب نے اور بھی ناک میں دم کر دیا ہے۔ ہاں جہاں تک ناموں کا اختلاف ہے اس پر

دوائی احتراس کرنا چاہیے اور دوا اس میں کوئی انجمن مستقل ہے۔ کیونکہ اس کا حل ممکن ہے۔ لیکن اس کا کوئی حل نہیں ہے کہ رازی۔ ارسطاطالیس۔ جالینوس۔ شیخ الرئیس بعض ادویات کے خواص میں اختلاف رکھتے ہیں۔ جن حضرات نے ان کتابوں پر تبصرہ کیا ہے انھوں نے صرف نقل کرنے کو اپنی قابلیت کا معیار تصور فرمایا۔ کاش گھر سے باہر نکل کر انھوں نے کتاب اور ادویہ کا مقابلہ کرکے ایک صحیح نتیجہ پیدا کیا ہوتا۔ اور مقامی صحیح نام لکھدیا ہوتا۔ گو "یادگار رضائی" مطبوعہ حیدرآباد انجمن اطباء حیدرآباد نے اس کار خیر میں اس درجہ حصہ لیا ہے کہ شاید مصنف کی بخشش کا بھی ذریعہ ہو جائے۔ مگر جدید طباعت میں انجمن اطباء حیدرآباد نے صرف اپنی تکلیف بچانے اور ریاست کی امداد سے کتاب چھپنے کی وجہ سے اس کو گوارا نہ کیا کہ اس سہولت پسند زمانہ میں جبکہ دنیائے ہند کی طبی کتابوں کے ترجمے اردو میں ہو گئے اور درس و تدریس اردو زبان میں شروع ہو گئی اور ریاست حیدرآباد نے یونیورسٹی کا کورس اردو میں کر دیا۔ جس کے لئے لاکھوں روپیہ سالانہ کا صرفہ برداشت کرنے کے علاوہ ایک دار الترجمہ کھولا گیا ہے جس میں دنیا کی بہترین کتب کا ترجمہ ہو رہا ہے اور کورس میں داخل ہو رہا ہو جیسے کہ ایلوپیتھک (ڈاکٹری) کتب کا ترجمہ ہو کر اردو میں کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں۔ مگر ہمارے دوستوں نے "یادگار رضائی" کے فارسی زبان میں چھپنے چھپانے کو اپنے وقار قائم رہنے کا ذریعہ تصور فرمایا ہے۔ اس میں راز صرف اتنا ہے کہ اگر اپنی دولت صرف کرکے اس کی واپسی کا انتظار ہوتا تو ضرور مارکیٹ کی مانگ پر مارکیٹ کے مذاق پر ہم کو لڑنا پڑتی۔ بہرحال میرا مشورہ تو یہ ہے کہ اس کو عربی میں ترجمہ کرکے شائع کیا جاتا تو کم سے کم ہندوستان میں جہاں جمعہ کا خطبہ عربی میں سنتے وقت لوگ اونگھا کرتے ہیں یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی۔ خیر اب بھی کچھ نہیں گیا اگر

رضا خاں صاحب پہلوی شاہ ایران سے رحم و کرم کی درخواست کری وہ اس کتاب کو کورس میں داخل کریں اور حیدرآباد سے "نام چسنے" نمبر علم گذشتہ ، نمبر تین آئندہ ، نمبر دی گذشتہ ، تھیا کا پرسو گذشتہ منگا کر وہ میں رکھیں۔ میں صرف یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ ان ادویات کا تذکرہ ہم سے فارسی زبان میں کرایا جاتا ہے۔ عرصہ کہ "یادگار رضائی" سے ادویات کے نام نکالنے کے لئے ایک فارسی داں ماسٹر نوکر رکھ لیجئے تو یہ کتاب بہتر ہے۔

اس تمام سمع خراشی کے بعد میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ جب تک ہندوستان کے اطبا متفقہ طور پر ایک "جامع عقاقیر ہندیہ" نہ لکھ لیں گے، یہ کبھی سرسبز نہیں ہو سکتے۔ ایلوپیتھک ادویات کا استعمال اس وجہ سے کامیاب ہے کہ ان کے عطار ناواقف اور جاہل نہیں ہیں۔ ہم تو عطاروں اور جنگلی لوگوں کے رحم و کرم پر اپنی طبابت کو زندہ سمجھتے ہیں۔

آنکھ کھولو غافلو مصروفِ تحقیقات ہو

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ آمدم برسر مطلب۔ بعض بوٹیاں صبح سے شام تک اور بعض شام سے صبح تک تر و تازہ اور شگفتہ رہتی ہیں۔ اسی وقت ان میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔ مثال کے لئے دیکھو کوئین آف نائٹ (رات کی رانی) بیلا۔ چنبیلی وغیرہ اور بعض بوٹیاں ۲۴ گھنٹہ ایک ہی حالت پر شگفتہ رہتی ہیں۔ فن حصول ادویہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہر بوٹی اپنی شگفتگی اور تازگی کے وقت اکھاڑی جائے ورنہ اس کے خواص میں بہت کچھ تبدیلی پیدا ہو جاتی پھر ان بوٹیوں کا سفوف، شنگرف، عرق، لعوق سب کے سب ساقط الاعتبا ہو جاتے ہیں۔ البتہ سدا بہار بوٹیوں کو جب چاہو اکھاڑ لو۔

حکیم مطلق نے تمام بوٹیوں کو نر اور مادہ پیدا کیا ہے۔ اسی لئے یہ بوٹیاں اپنے اندر ایک خاص آرزو رکھتی ہیں۔ یعنی جہاں وہ آپس میں ایکدوسرے سے وظیفۂ زوجیت کا تولیدی عمل مکھیوں، بھنگوں، بھروں اور شہد کی مکھیوں کے ذریعے کرتی ہیں وہاں نر بوٹی مادہ کی متلاشی رہتی ہے اور مادہ بوٹی نر کی متلاشی رہتی ہے۔ اگر علاج میں اطباء اس کو ملحوظ رکھیں کہ عورتوں کے علاج میں نر بوٹی اور مردوں کے علاج میں مادہ بوٹی استعمال کرائیں تو صحیح دوا تجویز ہو جانے پر سو فی صدی کامیابی ہے۔

نر و مادہ کی شناخت میں اکثر لوگ غلطی کرتے ہیں۔ چھوٹے درخت کو مادہ اور اس بوٹی کے بڑے درخت کو نر کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ تحقیقات کی سائنٹیفک غلطی ہے۔ نر کبھی برگ و بار سے آراستہ نہیں ہوتا۔ پھولنا پھلنا اور بار آور ہونا مادہ ہی کا حصہ ہے۔ اس لئے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو درخت برگ و بار میں کم اور بے ثمر ہوگا وہ نر ہوگا۔ اور اس کے برعکس مادہ۔

جس طرح مفردات میں ہم کو نر اور مادہ کا خیال ضروری ہے۔ مرکبات میں بھی اس کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ نیز کشتہ جات میں بھی اس اصول کو ملحوظ رکھنا بہت کچھ طبیب کی ذمہ داریوں کو پورا کر دیتا ہے۔ جبکہ ہم ان بوٹیوں کی قوت فاعلیہ سے کام لے کر پارہ، سنکھیا، شورہ، تانبا، سونا وغیرہ کو کشتہ کرنا چاہیں یا محلول اور روغن بنانا چاہیں تو اول جس مرض کے لئے محلول یا روغن بنانا چاہتے ہیں اس مرض کے مناسب حال بوٹیاں تجویز کر کے نر و مادہ کا خیال رکھتے ہوئے کشتہ تیار کریں تو زیادہ موزوں ہوگا۔ کسی روغن۔ محلول یا کشتہ کی تیاری کے وقت حسب ذیل امور کو ملحوظ رکھیں۔

(۱) بوٹی کی قوت فاعلیہ اور کشتہ یا محلول کی قوت منفعلہ کا صحیح توازن۔

(۲) مریض کے مزاج اور بوٹی اور کشتہ یا محلول کا تناسب۔

(۳) بوٹی اور دوا کشتہ شدہ یا محلول کا مفید مرض ہونا۔

اس بوٹی کے ساتھ جو کشتہ یا دوا تیار کی جائے گی وہ اس مریض یا اس قسم کے مریض کے لئے مفید ہوگی جس کے لئے تیار کی گئی ہے۔ البتہ طبیب حاذق، تبدیل بدرقہ یا بوجہ تبدیل آب ہوا ہر حالت میں استعمال کرا سکتا ہے۔ مگر بدرقہ اور آب ہوا کی پابندی لازم ہوگی۔

ترکیب اجزا

کیا سائنس قدیم کیا سائنس جدید بوٹیوں کے پورے پورے تجزیئے (کیمسٹری) اب تک نہ کر سکی۔ البتہ بعض بوٹیوں کے بعض خاص اجزا معلوم ہو گئے ہیں مگر ان کے اوزان متناسبہ کا حال تا ہنوز مروجہ طب یونانی میں صرف قیاس پر مبنی ہے۔ اسی طرح ترتیب نسخہ اور قدر شربت اور امتزاج نسخہ صرف قیاس اور تجربہ پر مبنی ہیں۔ جن مرکبات میں تجربہ اور قیاس سے کوئی نقصان نہ دیکھا وہی نسخے رواج پذیر ہو گئے۔ اسی طرح قیاس قانون کی رو سے درجہ ہائے برودت۔ یبوست و رطوبت بھی قائم کر دئے گئے۔ ان تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے لئے نسخہ کی پیشانی پر **ہوالشافی** لکھنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اب طبیب پر کوئی ذمہ داری نہیں بلکہ خدائے تعالے پر تمام ذمہ داریاں عائد ہو گئیں۔ جیسے حیدرآباد میں مسافر کے بازو پر امام ضامن باندھنا مسافر کو تمام ارضی و سماوی آفات سے بچاتا ہے۔ خواہ مسافر بغیر ٹکٹ ہی کیوں نہ سوار ہو جائے۔

اجزا۔ سائنس جدید نے ایسے آلات پیش کر دیے ہیں جن سے اُن کے اوزان کے مسئلہ اور غیر مسئلہ اصول مشاہدے کی روشنی میں آ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمیں طب قدیم کو مزاج دانی کا ادعا و دعوے کرنا فضول ہے۔

اوزانِ نسخہ میں استاد مرحوم کا مقولہ

یہ بھی ایک دلچسپ تماشہ ہے کہ جالینوس نے تمام عمر میں صرف ایک جوارش جالینوس تیار کی جس کے اجزا ترکیب عجیب اور مزاج اچھا آپ بے نظیر ہے۔ مگر ہم ہیں کہ ہزاروں جوارشات اور معاجین تیار کرتے جاتے ہیں اور زمانہ ہمارا اس قدر سائنٹفک بنتا چلا جاتا ہے کہ ہم کو کسی مزاج اور تناسب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی نیز قدر شربت اور مقدار خوراک میں بھی ایک اہم ترین مسئلہ ترمیم طلب ہے: مثلاً خطمی۔ بنفشہ۔ گاؤزبان۔ عناب۔ اصل السوس۔ مویز منقے۔ شب در آب تر کردہ صباح مالیدہ صاف نمودہ بنوشند۔ یہ تو تھا خیساندہ۔ اب لیجیے جوش دادہ صاف نمودہ بنوشند یہ ہو گیا جوشاندہ۔ دیکھنا یہ ہے کہ قدر شربت مفردات میں جو بتلائی گئی ہے وہ یہاں بھی اس مقدار میں موجود ہے۔ اس صورت میں یہ نسخہ چھ آدمیوں کی خوراک ہو گیا۔ مگر ہم پلاتے ہیں ایک بیمار کو۔ بظاہر وہ کچھ نقصان نہ کرے مگر جب ہم ادویہ کی تحلیل و ہضم پر نظر ڈالتے ہیں تو اصل السوس دیر ہضم اور بنفشہ زود ہضم ان دونوں کا بیک وقت کسی ایک دقیقہ پر ہضم و حل ناممکن ہے۔ گو اصل السوس اچھی طرح سے کوٹ ہی کیوں نہ لیا جائے وَقِس عَلیٰ ھٰذا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ حل ہونے کے بعد ہر چیز آگے بڑھتی چلی جاتی ہے اور کیفیات میں جو فرق مسلسل جاری ہوتا ہو وہ یکایک محسوس نہ ہو مگر ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ اس لیے کہ وہ مل کر ایک دوسری چیز بن جاتی ہے۔ اور ہر دوا کے اوقات استحالیہ مختلف ہیں۔ لہٰذا صحیح طور پر وہی نسخہ استعمال ہو سکتا ہے۔ جو نقطۂ تحلیل پر

حاذق فن دوائی متعدد ہیں۔ اسی طرح ادویات ترکیبی کے دریافت کے بعد ان کے منافع نواقص باہمی کو رفع کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہو گا تو ضرور مدت لگانے قوت ادویہ کا اختلاف ہر وقت مزاج بدلتا رہے گا۔

بوٹیوں کے خواص باعتبار زمین اور آب و ہوا

شہدی بوٹی جس کو پنجاب میں مرزہ بوٹی کہتے ہیں۔ ضلع لکھیم پور اودھ میں ابھی ملتی ہے۔ اس سے مس کا کشتہ بنایا گیا ڈلی بغیر پھوٹے ہوئے ایک آنچ میں نہایت عمدہ کشتہ ہو گئی۔ جو جریان کے لئے اکسیر ثابت ہوئی۔ گو جوہر نبات کی تبدیلی باعتبار مزاج ضرور کرنا پڑی۔ وہی شہدی بوٹی ملیح آباد، لکھنؤ وغیرہ میں اس کشتے کے کام میں لائی گئی۔ مگر سات آنچوں میں بھی وہ بات پیدا نہ ہوئی۔ حالانکہ کیمسٹری دونوں جگہ کی بوٹیوں میں نوشادر کی مقدار برابر بتلا رہی تھی۔ لیکن تیزابیت و تریاقیت میں فرق تھا۔ اس لئے عمل تکلیس میں بھی ناکامیابی رہی۔ ایسی صورت میں معالجات طبی میں اس کا لحاظ ضروری ہے میں نے اوپر عرض کیا ہے کہ مقامی ادویہ سے بمقابلہ غیر ملکی ادویہ کے علاج کرنا مناسب اور قرین نظام فطرت ہے۔ میری ان دونوں بحثوں کو یکجا کرنے سے آپ کو الجھن پیدا ہوگی۔ میں یہاں اس کا حل پیش کر کے آگے بڑھتا ہوں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ میری تلاش کی غلطی ہے کہ میں ہر جگہ کی شہدی بوٹی میں لکھیم پور کی بوٹی کے خواص تلاش کرتا رہا۔ اگر میری تحقیق ناقص نہ ہوتی تو میں دوسری پچاس بوٹیاں اس شہدی بوٹی کی ہم پلہ حاصل کر لیتا۔ یہ بھی ایک انتظام قدرت ہے کہ ہر جگہ ایک نیا اثر، نیا خاصہ، نئے مفاد مضمر دئے گئے ہیں۔ اس میں صرف اقتصادی راز ہیں۔ خدا کا حکم ہے کہ زمین پر سیر کرو۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے یہاں کے نوادرات و مصنوعات دوسرے ممالک میں لے جاؤ۔ وہاں کی نئی

اور مفید پیداوار اپنے ملک میں لاؤ۔ اس لئے ہر جگہ، ہر ملک اور ہر خطہ زمین پر ہم کو مسلسل اور متواتر ایسی خصوصیات ملیں گی جن کی بناء پر بنی نوع انسان باہمی تبادلہ عمل کر سکے۔ غالباً میری بحث کا تناقض رفع ہو گیا۔

اسی طرح رودنتی بوٹی کو ہم نے خود بمقام کھاگا ضلع فتح پور اور بسیم گاؤں اور اجین میں دیکھا ہے۔ لیکن عمل تکلیس پر صرف کھاگا کی بوٹی سچا کام دیتی ہے (اوجین کی رودنتی سے میں نے پارہ کا کشتہ بنانا چاہا ہزار کوشش پر بھی کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن کھاگا کی رودنتی سے بہت حد تک کامیاب ہوا ——— ایڈیٹر)

یہ چیز بھی مشاہدہ میں آچکی ہے کہ بعض بوٹیاں آغاز نمو میں۔ اور بعض بوٹیاں زمانۂ شباب میں اور بعض اپنے موسم انحطاط میں پُر تاثیر ہوتی ہیں اس کے برعکس بے اثر یا کم تاثیر ہوتی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ ہر بوٹی کے کیمیاوی اجزا نسبت اوزان اور قوت تاثیری دریافت کریں۔ جس کے لئے تمام طبی دنیا کا ایک مرکز قائم کرنا ضروری اور لازمی ہے۔

ایک اور مصیبت ملاحظہ فرمائیے بعض ادویہ سرد پانی میں حل ہو جاتی ہیں بعض گرم پانی میں حل ہوتی ہیں۔ بعض نہ سرد میں حل ہوتی ہیں نہ گرم میں۔ بلکہ شراب یا روغن میں حل ہوتی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن بوٹیوں کا ہم جوشاندہ یا خیساندہ بنانا چاہتے ہیں ان میں قابلیت انحلال موجود ہے یا نہیں یا صرف حکیم صاحب کے جوش دادہ بجوشندہ سے وہ حل ہو جائینگی۔ اس لئے اس کی واقفیت ضروری ہے۔ اور تمام بوٹیوں کو کسی ایک کلیہ پر لانا بے محل ہے۔

بہت سی بوٹیاں ایسی ہیں جو کھلی ہوا میں رکھی جائیں تو ہوا سے رطوبت کو جذب کر کے نمناک ہو جاتی ہیں۔ اگر چند روز اسی حالت میں رہیں تو بے کار

ہو جاتی ہیں۔ مثلاً پانا چونی۔ رودنی۔ بعض بوٹیاں ایسی ہیں جن کا پانی ہوا خشک کرکے ان کو سوف بنا دیتی ہے۔ اور ان کی تاثیر میں کچھ خلل پیدا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ہوا سے خراب ہونے والی بوٹیوں کو شیشے کے برتن میں رکھا جائے اور ان کا سرپوش کیمیادی ساخت کا ہو۔ تاکہ اس میں ہوا نہ جا سکے۔ عقاقیر کے اجزائے مؤثرہ کیمیادی کا انحصار ان کے خلاصے اور جوہر پر ہوا کرتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک جوہر تجی کھار ہے۔ اس کی زیادہ مقدار درختوں کی جڑوں میں ملتی ہے۔ اس کا تجزیہ بتلاتا ہے۔ کہ یہ نمک: آکسیجن: ہائیڈروجن: نائٹروجن: کاربن سے مرکب ہے۔

اس طرح ہم کو مختلف سرزمین کی بوٹیوں میں مندرجہ ذیل اشیاء ملتی ہیں:

گندھک: فاسفورس۔ نمکیات۔ سمیات۔ یہی وجہ ہے کہ علم العقاقیر ہنوز غیر مکمل ہے۔ کیونکہ طب یونانی کا کوئی ادارہ اسکا ذمہ دار نہیں ہے اس لئے کہ نسخہ پر هُوَالشَّافِي لکھ دیا گیا ہے۔ جو کہ ہر طرح پر ذمہ داری سے بری ٹھہرتا ہے۔

اب میں دیکھتا ہوں فلسفیانہ بحث اور منطقی مضامین کی آمد رکتی ہے نہ کسی طرح اس سے میرا جی بھرتا ہے۔ گو تمام مضمون مجھکو خود تشنہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر خوف طوالت سے اس بحث کو یہیں ختم کئے دیتا ہوں۔ دعا ہے کہ خدائے تعالے اس مضمون کے پڑھنے والوں کو فکر و عمل کی توفیق دے۔ الٰہی تم آمین

(ایڈیٹر)

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

اور

ان کے عجیب و غریب فوائد

سرسری تم جہان سے گذرے
ورنہ ہر جا جہان دیگر تھا!

مرتبہ

حکیم پنڈت کرشن کنور دت شرما

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

اور

ان کے حیرت انگیز اور عجیب و غریب فوائد

از قلم جناب حکیم حاجی مولوی مولینا محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء ۔ روڑی

ناظرین آب حیات جس مضمون پر میں آج قلم اٹھا رہا ہوں یہ کوئی نیا انوکھا مضمون نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو وہی مضمون ہے جس کا سلسلہ رسالہ آبحیات کی پہلی ہی اشاعت سے شروع ہے اور امید ہے کہ ہمیشہ اسی طرح جاری رہے گا۔ مگر معاف فرمائیے ناظرین آبحیات میں سے بہت قلیل تعداد کو اس مضمون کی قدر ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ بہت کم لوگوں کو اس مضمون سے دلچسپی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوائے چند حضرات کے کسی نے اس کی خواہش ظاہر نہیں کی۔ مگر جن لوگوں کو اس علم (علم نباتات) سے کچھ بھی لگاؤ ہے۔ یا جو جڑی بوٹیوں کی کرامات کو دیکھ چکے ہیں وہ ہر وقت اس بات کے متمنی نظر آتے ہیں۔ کہ کہیں سے کوئی استاد کامل ملے تو اس علم کو حاصل کریں۔ مگر مصیبت تو یہ ہے کہ اس کا علم ہی کوئی نہیں رہا۔ کیونکہ یہ وہ درسگاہ ہے جس کا تمام عملہ اسٹوڈنٹس (اور پروفیسر) سے کالج تک مبرا من المسکن (بے گھر بے در) ہے اس پر طرہ یہ کہ تعلیم کی کوئی بھی میعاد مقرر نہیں اور مصیبت پر مصیبت یہ کہ معلمین بھی ماشاء اللہ اول نمبر کے ہیں وہ بے رحم۔ کبھی سالوں کی خوشامدوں اور خدمتوں سے اگر دل میں آ جائے تو کبھی کوئی سبق پڑھا چھوڑا ورنہ خیر......... کونڈے ڈنڈے اور دواؤں کے انبار لگانے کا مطالبہ فرماتے ہیں۔ حاصل کلام یہ وہ علم جس کا وجود آجکل تھا۔ عنقا کی طرح بالکل معدوم تو نہیں البتہ اس کے کاملین معدوم ہونے میں شبہ نہیں۔ ان وجوہات ہی کی مہربانی سے اس علم کے جاننے والے خال خال رہ گئے ہیں۔ اور انہیں مشکلات کی وجہ سے متعلمین اس علم

سے زخمی ہو گیا۔ گو وہ زخمی ہونے پر زہر کا اثر ہونے لگا وہ فوراً وار بچا کر بھاگ گیا۔ خیال تھا کہ چونکہ نیولا شکست کھا کر بھاگا ہے نامعلوم کہاں جا کر دم لے گا۔ مگر خلاف امید نیولا زیادہ دور نہیں گیا بلکہ تھوڑی دور جا کر رک گیا اور ایک بوٹی کو توڑ کر کھانے لگا اور تھوڑی دیر میں پھر وہیں اسی سانپ سے مقابلہ کرنے کو آ دھمکا۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح دو تین بار مغلوب ہو کر بھاگا اور ایک بوٹی کے پتے کھا پھر مقابلہ کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے اس زہریلے سانپ کو جان سے مار ڈالا اور جاتے ہوئے یعنی اپنی مکمل فتح کے بعد بھی اسی بوٹی کو کھا کر کسی نامعلوم جگہ کو چلا گیا۔

مجھے خیال ہوا کہ ضرور یہ بوٹی سانپ کے زہر کا تریاق ہوگی۔ اسی خیال سے میں نے اس بوٹی کو جا کر دیکھا اور ادھر ادھر سے چند پودے اکھاڑ کر اپنے جھولے میں ڈال لئے۔ تاکہ بوقت ضرورت بنی نوع انسان پر بھی تجربہ کر کے دیکھا جائے۔ یہ تھی مختصر کیفیت جو انہوں نے بتائی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے ان سے اس بوٹی کا حلیہ وغیرہ پوچھ کر اس بوٹی کو تھانہ مونگ علاقہ چیلیانوالہ کے گرد و نواح سے تلاش کر لیا۔ مگر ابھی شوق تجربہ باقی تھا۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ میں اس بوٹی کو لیکر ریلوے اسٹیشن جالکھل سے گاڑی پر سوار ہوا تو اسی ڈبہ میں ایک ایسا مریض دیکھنے میں آیا جس کے ہر موئے تن سے خون جاری تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کو سخت زہریلے سانپ نے کاٹ کھایا ہے۔ اس کو کسی ڈاکٹر کے پاس لے گئے تھے مگر اس ڈاکٹر صاحب نے بھی اس کو جانبر ہوتے نہ دیکھا تو مایوس ہو کر کہہ دیا کہ اس کو گھر لے جاؤ تاکہ اپنے متعلقین سے تو مل لے کیونکہ اب یہ بچنے کا نہیں۔ میں نے کہا کہ گو اس کی حالت اب آخری ہے۔ مگر جب تک سانس تب تک آس۔ اس والے مقولے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دوا میں دیتا ہوں اگر خدا کا فضل شامل حال ہوا تو ممکن ہے کہ اس کی جان بخشی ہو جائے۔ انہوں نے بھی بقول ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ میری بات کو منظور کر لیا۔ چنانچہ میں نے ذرا علیحدہ ہو کر اس بوٹی کو پیسا اور اسکی تین گولیاں بنا دیں۔ اور کہہ دیا کہ ایک گولی ابھی دیدو باقی چند

بوٹی کے ذکر سے دوچنا۔ چونکہ مختصر راستے میں ان کا سٹیشن آ گیا اور وہ وہیں اتر گئے اور میں بقیہ راہ سوچتے ہوئے ـــــ پہنچ گیا۔ مگر اس کا نتیجہ معلوم کرنے کا شوق دل ہی دل میں رہ گیا

دوسرے روز میں اپنے مطب میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک جوانمرد نے سلام کیا اور بعد منت گویا ہوا کہ آپ کے احسان کا میں بڑا ہی شکرگذار ہوں۔ ابھی آپ نے تو مجھ پر وہ احسان کیا ہے جس کا مجھ سے کماحقہ شکریہ بھی ادا نہیں ہو سکتا وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ اس قسم کی باتیں کرتا تھا کہ گویا میرے اور اس کے درمیان کوئی گہرا معاملہ ہو چکا ہے مگر میں حیران تھا کہ یہ کون شخص ہے کیونکہ میں نے اپنے خیال میں اس شخص کی کبھی شکل تک بھی نہ دیکھی تھی۔ آخر الامر میں نے پوچھا کہ میں نے تم سے کیا احسان کیا ہے؟ مجھے تو یاد نہیں آتا۔ تو وہ کہنے لگا کہ شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔۔۔۔ میں وہی کل والا مریض ہوں جس کے زندہ رہنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی بس آپ کی طفیل سے میری جان بچی ہے۔ وہ دوا کیا تھی اکسیر تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد مجھے اس دوا پر پورا پورا بھروسہ ہو گیا اور اسی دن سے میں نے اسکو معمول مطب بنا لیا اور اس کو گولیوں کی شکل میں بنا کر رکھنے لگا۔ ان گولیوں نے اب تک خطا نہیں کی۔

ملاحظہ

پس جب یہ حکایت ڈاکٹر صاحب سے سنی تو مجھے بھی اس بوٹی کے دیکھنے کا شوق ہو گیا چنانچہ صاحب موصوف نے مجھے جناب مولوی حکیم حافظ خیرالدین احمد صاحب کے مکان پر یہ بوٹی لا کر دکھائی۔ میں نے اس کے حلیہ کو خوب ذہن نشین کر لیا اور علاقہ مونگ میں جا کر تلاش کرنے لگا مگر اتفاقاً ان ایام میں نہ ملی مگر واپس لوٹنے پر اپنے ہی علاقہ میں بافراط مل گئی۔

اس نسخہ کی حکما کے بھرے مجمع میں تصدیق:۔ حکیموں کے سالانہ اجلا
کے موقعہ پر میں نے یہ نسخہ مع حکایت کے بیان کیا تو سب بھائی بوٹی کا حلیہ اور نا

وغیرہ وہ پوچھنے لگے۔ جب جب کچھ عرض کر دیا تو ایک بوڑھے حکیم صاحب جن کا نام نامی شبہ صاحب رسالہ کی شان ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس نسخہ کی تصدیق کرتا ہوں بلکہ مجرب ہے۔ اگر زبان بند ہو کر مارگزیدہ کی حالت بہت ہی جاں بلب ہو گئی ہو یا کہ وہ دوا لینے کے قابل ہی نہ رہا ہو تب بھی مایوس نہ ہونا چاہیئے بلکہ اس بوٹی کو پانی میں بھگو کر اس کے ناک یا کان یا آنکھ میں ڈال دیں تب بھی مریض کا زہر دور ہو جاتا ہے۔ خوش قسمتی سے یہ بوٹی سانپ کاٹے کا بے نظیر تریاق ہے اور یقینی علاج ہے اور پھر لطف یہ کہ ملک کے اکثر حصہ میں عام مل سکتی ہے۔ اور بقول سعدی کا مرحوم ؎

تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مارگزیدہ مردہ شود۔ والا معاملہ نہیں ہے۔

بوٹی کا نام حلیہ ہے۔ میں آج یہیں بیان کر دیتا مگر نہیں۔ میں اس طرح بے قدری سے نسخہ کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ اگر ناظرین کو اس نسخہ کی خواہش ہو تو آج ہی دفتر رسالہ آب حیات نواں کو لکھ دیں لکھنے کی ضرورت نہیں نسخہ اسی اشاعت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ایڈیشن میں بڑی خوشی سے رسالہ آئندہ میں پیش کر دوں گا ورنہ مجھے کیا ضرورت پڑی کہ خواہ مخواہ وضع الشئ علیٰ غیر محلہ کے جرم کا مرتکب ہوں ہاں البتہ ایک بار پھر آپ کو اس بوٹی کا وصف ایک شعر میں بیان کر کے اس حکایت کو ختم کرتا ہوں ؎

اُدھر ڈس اور اِدھر مرت اٹھے اس دوائی کا
جڑی بوٹی مجرب ہے نہیں دعوے خدائی کا

حکایت دوم

بعض سادھو لوگ سخت گرمی کے موسم میں دھوپ میں بیٹھ کر آگ کو کیسے تاپتے ہیں؟

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض جوگی سخت گرمیوں میں بیٹھے سادھو لوگ آگ تاپا کرتے ہیں۔ کبھی آپ نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ یہ کس طرح کیا جاتا ہے۔

ب کہیں کہ یہ پریکٹس ہے اور کچھ نہیں تو میں اس کو ہر طرح تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں البتہ یہ مان سکتا ہوں کہ بعض شخصوں کی پریکٹس بھی ہوگی۔ مگر مجھے اس کا راز مسٹر بابو رام نے سمجھایا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ علاقہ ڈیول کے علاقہ میں ایک سادھو رہا کرتے تھے۔ وہ سخت گرمیوں میں اپنے چاروں طرف آگ کی انگیٹھیاں لگا کر درمیان میں بیٹھا کرتے تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ سادھو کامل ہیں۔ اس لئے ہم بھی کبھی ان کے درشنوں کے لئے چلے جاتے مگر آگ کی وجہ سے ذرا کنارہ کر کے بیٹھنا پڑتا۔ ایک روز سادھو جی فرمانے لگے تم ذرا ٹھہرو۔ ہم تمہیں بھی آگ سینکواؤں گا۔ یہ کہکر سادھو جی تو جنگل کی طرف چلے گئے مگر ہمیں ان کی یہ بات مہمل سی معلوم ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد سادھو جی ایک بوٹی کو ہاتھ میں لئے آئے اور اس کو دھونی کے طور پھینکر ہم کو جلا دیا۔ ابھی چند منٹ ہی گذرے تھے کہ ہمیں تو سردی محسوس ہونے لگی اور اس سردی نے یہاں تک ترقی کی کہ ہم آگ کے قریب بیٹھنے کو مجبور ہو گئے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سخت سردیوں کا موسم ہے۔ اس لئے ہم مزے سے اپنے ہاتھ پاؤں آگ سینکوا رہے تھے۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ یہی وجہ ہے جو سادھو جی کو آگ کے قریب بیٹھنا تکلیف دہ معلوم نہیں ہوتا۔ اس واقعہ کے بعد ہمیں اس بوٹی کا حلیہ معلوم کرنے اور اسے شناخت کرنے کا شوق چرایا اور سادھو جی کی منتیں وغیرہ کرنے پر انہوں نے یہ بوٹی دکھا دی۔

ملاحظہ

یہ حکایت سنتے ہی مجھے بھی اس بوٹی کے تلاش کرنے کی خواہش ہوئی چنانچہ میں نے مسٹر بابو رام صاحب کی بتلائی ہوئی علامات کے موافق تلاش کی اور دریائے گھگھر کے کنارے (جو کہ ہم سے صرف تین میل کے فاصلہ پر ہے) دو چھوٹے چھوٹے پودے مل گئے مگر میرے بڑھتے ہوئے تجربہ کے شوق نے بقول "وعدۂ وصل چوں شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد" کے مصداق ہمیں اسے گھر تک لے جانے اور گھوٹنے چھاننے کی مہلت ہی نہ دی۔ بلکہ یہ تمام

کام برف دانتوں ہی سے لیا گیا۔ یعنی ایک پارے کو میں نے چبا لیا اور ایک پارہ ولی محمد بیرے ہمشیرہ زادہ عزیز رحمت اللہ نے وہیں کھا لیا اور دونوں نتیجہ کو بڑی بے صبری سے انتظار کرنے لگے۔

نتیجہ

چونکہ ہم نے جو کچھ کیا تھا وہ خلاف اصول اور بے قاعدہ تھا۔ اس لئے ہمیں ایسی سردی تو محسوس نہیں ہوئی کہ آگ کے بغیر گذارہ ہی نہ چلے۔ البتہ اثر ہوا اور خوب ہوا۔ ہمیں کافی سردی محسوس ہوئی جس کو گلابی سردی کہنا بجا ہے۔ غرضیکہ ہمیں اطمینان ہو گیا کہ واقعی یہ بوٹی اپنی تاثیر سے نہیں چوکتی۔ میرا خیال ہے کہ اس سے کافی کام لے جا سکتے ہیں۔ مثلاً اگر اس کا شربت تیار کر کے استعمال کیا جائے تو کیا کہنا۔ برف اولے وغیرہ تمام ہی ماند ہو جائیں اور امید غالب ہے کہ وہ شربت گرمی کی تمام مرضوں کیلئے اکسیر ہو گا۔

بوٹی کا نام اور حلیہ:۔ میں یہاں لکھ دیتا اور یہی زیبا تھا۔ مگر نہیں جب تک ناظرین کو کامل خواہش نہ ہو میں بتانا ایسا ہی خیال کرتا ہوں جیسے کہ کسی سیر شکم شخص کو روٹی کھلانا۔ اگر ناظرین نے خواہش ظاہر کی تو اس بوٹی کی شناخت اور حلیہ، نام وغیرہ لکھ دیا جائیگا۔ امید غالب ہے کہ تلاش کرنے سے ضرور آپکو ملے گی کیونکہ وہ نایاب نہیں ہے۔ اس بوٹی کا نام اور حلیہ وغیرہ میں نے حکیم صاحب سے کسی اشاعت میں لکھوا دینا ہے۔

(ایڈیٹر)

حکایت سوم

سادھو کڑاکے ہوئے جاڑے میں علی الصبح ٹھنڈے یخ پانی سے کیسے اشنان کرتا ہے؟

اکثر سادھوؤں کا ہمیشہ سے یہی معمول ہے کہ وہ سخت سردی کے موسم میں علی الصبح برہنہ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور پانی کے کورے گھڑوں میں سوراخ کر کے ان میں سے جس طرح پانی مقطر کیا جاتا ہے اسی طرح قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے

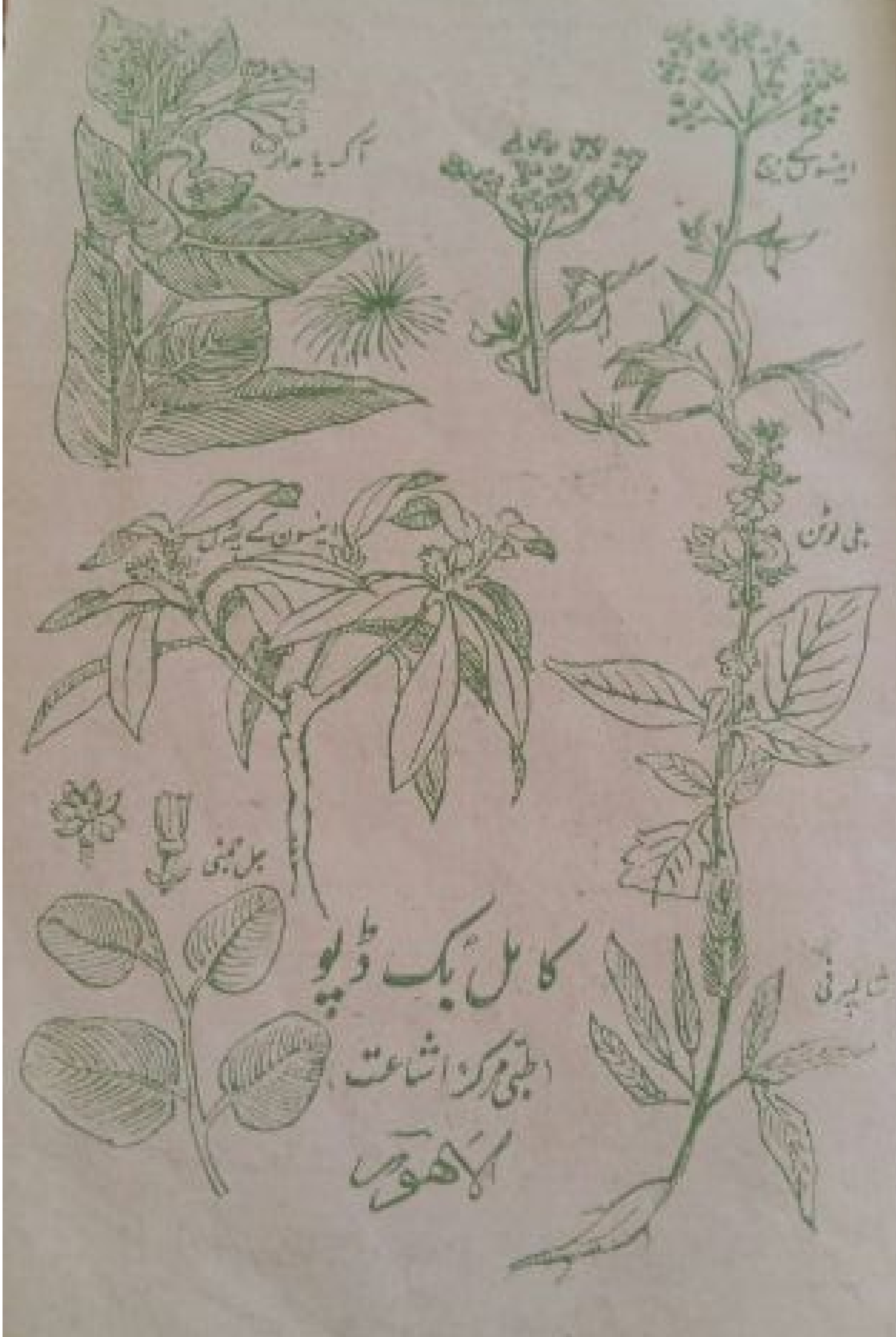
اجوائن کی بوٹی
آک یا مدار
ہل لونی
اجوائن کے پتے
بل بوٹی
شاہترہ

کامل بک ڈپو
(طبی مرکز اشاعت)
لاہور

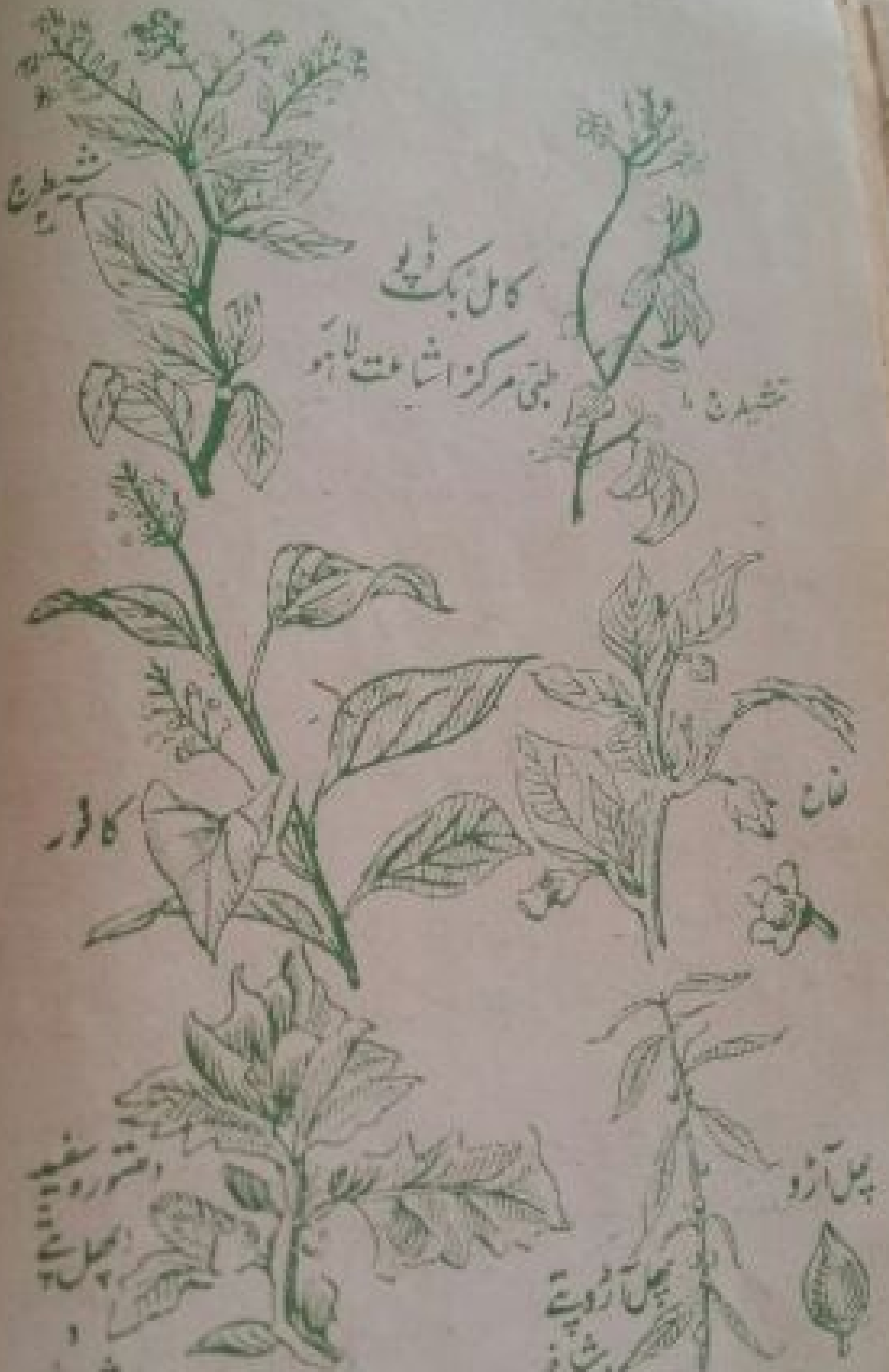
شیطرج
تشیدری
کاڈور
نخ
دھتورہ سفید
پھل پتے
و
شاخ
پھل آڑو
پھل آڑو پتے
و شاخ

کامل بک ڈپو
بی مرکز اشاعت لاہور

اور وہ اس کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور سردی سے ذرا نہیں جھجکتے۔

اس عمل کو کرنا بھی پریکٹس خیال کیا جاتا ہے۔ مگر تھوڑے عرصے مجھے ایک بوٹی کا پتہ چلا ہے جس کا یہ خاصہ ہے کہ اس بوٹی کی جڑ میں سے محض ایک باجرے کے دانہ کے برابر کھا لیا جائے تو خواہ کتنی ہی شدید سردی کیوں نہ ہو مطلق محسوس نہیں ہوتی بلکہ گرمی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حکیم محمد اسحق صاحب نے بھی ایک بار لکھا تھا کہ میرے پاس وہ شخص سیاح شب باش ہوئے دوران گفتگو میں بوٹیوں کا ذکر چل پڑا تو انہوں نے یہی بوٹی دکھائی اور کہا کہ اس بوٹی کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اس میں سے ذرا سی کھا لی جائے تو مطلق سردی معلوم نہیں ہوتی ہے کہ کپڑے اوڑھنے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ میں نے تجربہ کے طور پر اس میں سے اس کی مقدار سے زیادہ کھالی حالانکہ سخت سردی کا موسم تھا اور اس پر طرہ یہ بارش بڑے زور سے برس رہی تھی مگر وہ بوٹی اپنے خواص سے چوکنے والی کب تھی چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں مجھے گرمی معلوم ہونے لگی۔ یہاں تک کہ میں نے پہلے اپنا کوٹ۔ واسکٹ اتار دیا اور پھر قمیص تک اتار پھینکی مگر ابھی تک گرمی کی رفتار بدستور بڑھ رہی تھی اس لئے میں چھت سے باہر نکل کر بارش میں نہانے لگا ....

الغرض قصہ مختصر یہ بوٹی اپنے اندر نہایت طلسماتی اثرات پنہاں رکھتی ہے۔ جن سے بیشمار حیرت انگیز کام لئے جاتے ہیں۔

بوٹی کا نام اور حلیہ:- بوٹی کا نام اور حلیہ بھی مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ اگر خواہش ہو تو عرض کرنے میں تامل نہیں۔ لیکن یہ کبھی ممکن نہیں کہ بغیر خواہش آپکے حلق سے نوالے اتارے جائیں۔ حضرات یہ وہ سینہ کے راز ہیں جنہیں کوئی سنیاسی برسوں کی خدمت لینے کے بعد بھی بتانا گوارا نہیں کرتا۔ مگر آپ تو یہ سمجھتے ہیں کہ بس آبحیات کا سوا روپیہ سالانہ چندہ ادا کر کے گویا آپ نے اس بات کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ کہ ایڈیٹر آب حیات اور اس کے دوستوں کے وہ تمام راز حاصل کر لیں۔ جو انہیں برسوں کی محنت، خدمت، خرچ اور تجربہ سے حاصل ہوئے ہیں۔

[illegible]

ملاحظہ

اس رسالہ [illegible] چند [illegible] ان میں عجیب و غریب وظیفوں کو [illegible] ہے۔ [illegible] صاحب سے حکایات کی صورت میں لیا ہے۔ عاملوں کے [illegible] میں [illegible] حیرت انگیز وظیفوں کے سینکڑوں حیرت انگیز [illegible] عمل پیش کر رہے ہیں۔ وظیفوں کے مختلف نام اور ان کا [illegible] وغیرہ [illegible] تفصیل سے لکھی گئی ہیں۔ بعض وظیفوں کی [illegible] بھی دے دی گئی ہیں۔ عاملوں کو [illegible] ہیں کسی قسم کی [illegible]

ایڈیٹر

سربستہ رازوں کا انکشاف

[illegible] تو ہوگا کہ چند ماہ تک رسالے میں سربستہ [illegible] کا انکشاف نہ کیا جائے۔ بلکہ جب آپ لوگ ان کی صداقت و اہمیت کے قائل ہو جاتے۔ تو اپنے سینہ کے بھیدوں کو ظاہر کرتے اور رسالہ کی اشاعت بڑھانے [illegible] کے وعدہ کرتے [illegible] خط لکھ کر تنگ کیے تب کہیں جا کر [illegible] محبت کے [illegible] سے [illegible] عملیات کے [illegible] میں ان رازوں کو کھول کر [illegible] رسالہ کی اشاعت بڑھانے [illegible] عجیب [illegible] کو آپ [illegible] بہت [illegible] سے بہت [illegible] ہوں گے [illegible]

عبداللہ عفی عنہ

تریاقِ مار بوٹی

اس بوٹی کا نام "گرما" ہے جو کہ ویدک کی ایک نادر بوٹی ہے۔ جس کی بابت ویدک کی کتاب میں یوں لکھا ہوا ہے کہ اگر مریضانِ بخار کو بوٹی "گرما" سے بھرے ہوئے گدے پر لٹا دیا جائے تو بغیر کسی دیگر دوا کے بخار اتر جاتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ بخار شکنی میں یہ بوٹی کونین سے بڑھ کر ثابت ہوتی ہے۔

بوٹی کی شناخت:۔ موسم برسات میں پیدا ہو کر ماہ اسوج و کاتک تک رہتی ہے۔ ذائقہ سخت۔ پودا جھاڑ دار۔ پھول برنگ سبز بشکل چھتر کے چھتے کے مثل اور خاص نشانی یہ ہے کہ ایک پھول میں ڈنڈی نکل کر دوسرا تیسرا بلکہ چار چار پھول اوپر نیچے لگ جاتے ہیں۔ چھ ماشہ سے تولہ تک کی مقدار یہ بوٹی لیکر گھوٹ کر پلانے سے سانپ کے زہر کو اتار دیتی ہے۔ زیادہ زہریلا سانپ ہو تو دو، دو بار دیں۔

مزید واقفیت کے لئے ہماری کتاب "ہندوستان کی جڑی بوٹیاں" کا انتظار فرمائیں جس کے لئے اس کی سہ رنگی تصویر تیار کرائی جا رہی ہے۔ ابھی ہمارے جڑی بوٹی نمبر چھپنے کے وقت تک اس کا بلاک تیار نہ ہو سکا۔ ورنہ عزیزم علامہ کرشن کنور دت شرما کے پاس خاطر سے جڑی بوٹی نمبر میں دے دیا جاتا (یہ بوٹی مشہور بوٹی ہے۔ اکثر واقف کار حکیم اور وید اسے بخاروں اور گرم شکم کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ خود معلوم نہ کر سکیں تو کسی واقف کار کو ساتھ لے کر شناخت کر لیں۔

———— ایڈیٹر

گرمیوں میں سردی پیدا کرنے والی بوٹی

اس بوٹی کا نام تپانے والے مہاتما جی جھنکے مکھی بنایا ہو کر اس کے پھولوں کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے پھول خورد خورد برنگ سفید مدے نیلگوں لیبنہ سنکھ کی صورت کے ہوتے ہیں۔ بلندی ایک بالشت سے زیادہ نہیں دیکھی گئی۔ پانی کے کنارے پائی جاتی ہے۔ اس کے دوسرے نام باوجود تجسس کے

معلوم نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اس کا ذکر کسی کتاب یا رسالہ کے اندر نہیں ملتا۔

سردیوں میں گرمی پیدا کرنیوالی بوٹی

اس بوٹی کو ہم نے [illegible] جو کشمیر اور پونچھ کے پہاڑوں میں اسی نام سے ملتی ہے۔ یہ ایک جڑی ہے جس کی شکل و صورت زردی مائل جدوار سے تقریباً ملتی ہوئی ہے۔ میں نے ایک سائیں جی [illegible] دیگوار طوالاں سے منگوائی تھی۔ دیگوار طوالاں کوئی موضع ہے جو کہ ریاست پونچھ میں واقع ہے۔

چونکہ میں نے اس کو اگی ہوئی حالت میں نہیں دیکھا بلکہ محض اس کا جزو مستعملہ جڑ ہی دیکھا ہے۔ لہٰذا اصحاب ضرورت کشمیر اور پونچھ کے دوستوں کی معرفت تلاش کریں۔

یہ بوٹی مقوی باہ بہت ہے مگر مقدار خوراک باجرہ کے دانہ سے نہ بڑھائی جائے ورنہ باہ کے محل کو سرسبز کرنے کے بجائے تبر جلد بازی سے شجر حیات کو ہی قطع کر بیٹھیں گے۔ یہ الفاظ اسی لئے لکھے گئے ہیں کہ بالعموم شائقین باہ حریص ہونے کی وجہ سے اپنی مرضی کو رہبر بنا کر دوگنی تگنی خوراک کھا لیا کرتے ہیں۔

ہم اسی قسم کی عجیب و غریب بوٹیوں کا تذکرہ "ہندوستان کی جڑی بوٹیاں" نامی کتاب میں بڑی تفصیل سے کر رہے ہیں۔ شائقین علم عقاقیر کتاب مذکور گپتا اینڈ کمپنی سے طلب فرما کر شوق پورا کر سکتے ہیں۔

(عبد اللہ حقی عفی عنہ)

ملاحظہ:- اس بوٹی کے جو فوائد بتائے گئے ہیں وہ درست ہیں۔ ۳۰ سال پیشتر جناب حکیم صاحب کے دواخانہ میں یہ بوٹی آتی تھی [illegible] مرحوم حکیم رحمت اللہ صاحب نے تلاش کی تو [illegible] جولائی [illegible] کے [illegible] میں اس کا صحیح [illegible] پونچھ و کشمیر کے [illegible] ہیں۔ [illegible] اس کے تفصیلی حالات فراہم کرنے کی [illegible] تھی لیکن شائقین کے مجبور کرنے [illegible] کشمیر و پونچھ کی ریاست کے [illegible] ان سے گزارش ہے کہ اس بوٹی [illegible] جس سائیں صاحب نے [illegible] جناب حکیم [illegible] صاحب [illegible] بوٹی منگوائی تھی [illegible] تو پھر [illegible] کشمیر کے [illegible] تشریف لائیں۔

—— ایڈیٹر

نئی زندگی بخشنے والی جڑی

از قلم جناب حکیم ننھو لال صاحب سونی شمس الحکما ——— لدھیانہ

کرمفرمائے برحال بندہ جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم - میری مکمل بارہ روز کی غیر حاضری میں آپ کا وارنٹ بغیر ضمانت پہنچا پھر تعمیل نہ ہو کیا معنی۔ آپ اور جناب کا حکم اٹل۔ ادھر بندہ اور تعمیل حکم۔ لیجئے۔ میری کہانی اور وہ بھی میری زبانی سنئے۔

۱۹۲۵ء میں میرے والد صاحب جو قصبہ بوڑیہ تحصیل جگادھری ضلع انبالہ میں رہتے تھے سخت بیمار ہوئے۔ میں مدت مدید سے لودھیانہ میں رہتا ہوں۔ ان کی تار آئی۔ وہاں پہنچا علاج معالجہ میں مشغول ہوا۔ اثنائے علاج میں دوسرے مریضوں کی طرف بھی متوجہ ہونا پڑتا تھا۔ چونکہ ان کی سیوا کرنے والا میں اکیلا ہی تھا اسلئے ان کے پہلو سے تیمارداری کی پہلوتہی مشکل تھی۔ البتہ کسی کسی روز میرے حقیقی چچا کا لڑکا جگادھری سے شام کے وقت آجایا کرتا تھا۔ جس سے بعض دن رات کے وقت چند منٹ کی مہلت ہو جاتی تھی کہ میں بازار میں پھر آؤں۔ ایک روز ایسا واقعہ ہوا کہ بوڑیہ میں لالہ جیون رام کھتری رہتے تھے ان کے بڑے لڑکے بنارسی داس ہیں۔ انکی عورت حاملہ تھی۔ جب وضع حمل کا وقت نزدیک آیا تو بچہ باہر نہ آسکا۔ دائیاں مجبور تھیں۔ ان کو بچہ نکلنے کا کوئی رستہ نظر نہ آتا تھا آخر کار تنگ آکر انہوں نے جگادھری سے مس (Miss) کو بلایا مگر وہ بھی کچھ نہ کر سکی۔ پھر کیا تھا۔ مریضہ حال بے حال تھی۔ گھر کے آدمی پریشان تھے۔ کوئی سہارنپور اور کوئی انبالہ دوڑا۔ جگادھری میں دو ہسپتال ہیں ایک مشن۔ دوسرا گورنمنٹ۔ آخر کار مشن ہسپتال

کا انگریز ڈاکٹر آیا۔ اس نے مریضہ کا معائنہ کرکے کہا کہ ایام حمل میں یہ عورت گر ہوگی۔ اس سے ایک ہڈی ٹوٹ کر رحم کے منہ کے اوپر اس طرح آگئی ہے کہ کے باعث بچہ ہرگز باہر نہیں نکل سکتا۔ گھر والوں نے اقرار کیا کہ وہ پ سیڑھیوں پر سے گر پڑی تھی اور ایسا ہی ہوا۔ آخر ڈاکٹر صاحب کے چھ سو روپیہ طے پایا۔ کہ بچہ جو اندر مر گیا ہے نکال دیا جائے۔ جب ڈاکٹر صاحب نے اوزار لگائے تو فرمانے لگے کہ اگر عورت مر گئی تو ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ جس پر گھر والوں نے کہا کہ حضور فرماتے ہیں کہ بچہ تو اندر مرا ہوا ہے۔ اگر عورت بھی مر گئی تو پھر چھ سو روپیہ کیسا بس جانے دو۔ قصہ کوتاہ ڈاکٹر صاحب چلے گئے اور مریضہ آخری سانس لینے کے لئے تیار ہونے لگی۔

اس روز میرے حقیقی چچا کا لڑکا دن چھپے آگیا مجھے بازار جانے کا موقعہ ملا۔ ہر کسی کی زبان پر مریضہ کے متعلق گفتگو تھی میرے ایک دوست بھاگیرت رام حلوائی نے کہا کہ ایسا وقت دو ہاتھ دکھلانے کا ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے سب ماجرا سنایا اور سامنے دوکان پر لالہ جیون رام کو اشارہ کر دیا۔ وہ آکر میرے پیروں کو ہاتھ لگانے لگے۔ مگر میرے دوسرے دوست کہنے لگے کہ تم جان بوجھ کر اپنی شہرت کیوں خراب کرتے ہو۔ جبکہ سول سرجن صاحب نے کہہ دیا کہ ایک ہڈی ٹوٹ کر رحم پر دونوں طرف وتر کی طرح اکھڑی ہوئی ہے۔ تو پھر بچہ پیدا کیسے ہوگا۔ مگر میں نے کہا ہمت مرداں مدد خدا جو ہو سو ہو۔ اب تو ایشور کا نام لیکر ارادہ کر لیا ہے کہ علاج ضرور کریں گے۔ اندھیری رات تھی۔ بوڑیہ بالکل اجاڑ سی جگہ ہے۔ ایک محلے میں اگر چند گھر بستے ہیں تو اسی محلے میں بیسیوں ویران کھنڈر پڑے ہیں۔ رات کا وقت تھا۔ میں نے ان کو کہا کہ ابھی لالٹین دو اور میرے ساتھ اور کوئی نہ آئے۔ میں

مکان کے قریب پہنچا اور ایک بوٹی مع جڑ کے جڑ سے نکال لی۔ اور وہ جڑیں پھاڑیں۔ اس کے پتے وغیرہ اس غرض سے صاف کئے کہ کسی کو کوئی پتہ نہ لگے۔ صرف جڑیں رہ گئیں۔ جو وزن میں تقریباً پانچ تولہ کے قریب ہونگی۔ جنہیں بازار میں لاکر ایک پتھر پر رکھکر دوسرے پتھر سے ٹھکوب دی۔ اور لالہ جیون رام کو دے دیں۔ کہ نصف کو آدھ سیر پانی میں پکا کر جب پانی باقی رہے مل چھان کر اسی پلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ وہ بے ہوش ہے۔ مردہ بچہ کا زہر چڑھا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ جلدی چمچے سے اس کے اندر پہنچاؤ۔ اگر قے سے نکل جائے تو دوبارہ ایک گھنٹہ کے وقفے سے پلاؤ۔

جس طرح ان کو ہدایت کی گئی تھی ٹھیک اسی طرح پہلے بارہ بجے رات دوا پلائی گئی۔ مگر پندرہ منٹ نہ کے بعد وہ نکل گئی۔ یعنی قے ہوکر باہر ہوئی۔ مریضہ سخت بے چین تھی۔ بولتی نہ تھی ہوش و حواس بجا نہ تھے۔ آخر دو بجے رات پھر چمچہ چمچہ کرکے پلائی گئی۔ اور چار بجے صبح مردہ بچہ باہر آیا۔ تریاق کی بھی ضرورت نہ پڑی۔ لڑکا تو پہلے ہی مرچکا تھا مگر عورت آجتک زندہ ہے وہ ایک معمولی جڑی ہے۔ دیہات میں۔ شہروں کے باہر عام ملتی ہے چار آنہ ایک مزدور کو دے دیجئے اور ایک گاڑی بھر لیجئے۔

اس بوٹی کے فوائد بہت ہیں مگر میں نے سب سے بڑا فائدہ آپ کے قدموں میں حاضر کردیا ہے بعض صاحبان فن اس بوٹی کی جڑ کو پانی سے گھسکر ناف کے گرد لیپ کردیتے ہیں جس سے زندہ یا مردہ بچہ جس حالت میں ہو بآسانی باہر آجاتا ہے۔ آپ اس کے نام کا انتظار کروگے۔ پہلے تو میرے دل میں یہ آئی تھی کہ جڑی بوٹی نمبر کے بعد جو نمبر چھپے گا اس میں اسکا نام ظاہر کردیا جائے گا مگر ایڈیٹر صاحب کے آرڈی نینس سے ڈر لگتا ہے۔ اسلئے نام بتا دیتے ہیں۔ تحریر میں کوئی غلطی ہو تو معاف کیجئے ورنہ آپ کی مرضی۔ ہم کوئی پبلک کے نوکر نہیں ایڈیٹر صاحب کے حکم کی تعمیل بھی سو کردی۔ مگر خیر چلتے چلتے بوٹی کا نام بھی سنتے جائیے —— اِٹ سِٹ ✦

اندھوں کو بینائی بخشنے والی عجیب و غریب بوٹی

از محترم جناب دیوان [illegible] رام صاحب حکیم [illegible] ——— ٹانک

سرمے کی بابت یہ عام طور پر مشہور ہے کہ اس کے استعمال سے اندھے بھی بینا ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ [illegible] کے پہاڑوں کی سیر کرتے ہوئے مجھے اتفاقاً اصلی سرمہ دستیاب ہوا۔ میں نے اسے چند دیگر اجزا کے ساتھ ملا کر سرمہ تیار کیا اور مختلف امراض چشم پر برتا۔ اس میں شک نہیں کہ اکثر امراض چشم کے لئے مفید ضرور ہے لیکن اندھوں کو بینائی بخشنے کی طاقت اس میں نہیں۔ لیکن پیارے ناظرین میں آج آپکو ایک ایسی حیرت انگیز بوٹی سے روشناس کرنے لگا ہوں جو میرے بہ تجربہ مفید اور سچ مچ اندھوں کو سوانکھا کرنے کی تاثیر رکھتی ہے۔ لطف یہ کہ اس کی تلاش میں نہ تو پہاڑوں میں سرگرداں پھرنا پڑتا ہے اور نہ اس قدر قیمتی ہے کہ صرف امیر ہی خرید سکیں بلکہ یہ ہر جگہ سے دستیاب ہونے والی بوٹی ہے۔ بلا مبالغہ منوں جمع کی جا سکتی ہے اور بالکل مفت اس بوٹی کے حصول کی داستان مختصر طور پر عرض کرتا ہوں۔

لالہ پیارا مل کھٹر منہاری فروش ٹانک کی لڑکی کو ککروں کی سخت تکلیف تھی اور علاج کے لئے ہسپتال لیجایا گیا۔ بدقسمتی سے کمپونڈر نا تجربہ کار تھا اس نے کوئی تیز دوائی آنکھوں میں ڈالدی جس سے آنکھوں کی پتلیاں بالکل سفید ہو گئیں اور بینائی جاتی رہی۔ چھ سات سال کی معصوم بچی جس کے ابھی کھیلنے کودنے کے دن تھے بجائے کے لئے گھر کی چار دیواری کے اندر بیٹھنے پر مجبور ہو گئی۔ اور اپنی مرضی سے ادھر اُدھر چلنا پھرنا تو کجا پیشاب جانے کیلئے بھی دوسروں کی محتاج ہو گئی۔ اگرچہ لڑکی کے والد نے کئی مشہور ماہرین چشم سے علاج کرایا۔ مگر آنکھیں درست نہ ہوئیں آخر وہ مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ اس بات کو تین سال کا عرصہ گذر گیا۔ اتفاقاً ایک سیاح میرے پاس تشریف لائے۔ نسخہ جات کا ذکر چھڑنے پر

انہوں نے ایک بوٹی کے متعلق فرمایا کہ یہ جالا مرض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ شام کے وقت جب ہم پھر سے باہر گھومنے گئے تو انہوں نے وہ بوٹی مجھے دکھائی اسوقت مجھے اس نابینا لڑکی کا خیال آ گیا۔ میں نے واپس آنے پر ہی لالہ پیارا مل کے پاس گیا اور دوسری صبح لڑکی کو لانے کے لئے کہا چنانچہ دوسرے دن وہ اسکو میرے مکان پر لے آئے سیاح صاحب نے بوٹی لاکر اس کا رس نکالا اور ڈراپر سے دو دو قطرے لڑکی کی آنکھوں میں ڈالے۔ دس منٹ کے بعد لڑکی درد سے کراہنے لگی۔ لحظہ بلحظہ یہ درد بڑھتا گیا حتے کہ شدت درد سے بیتاب ہو گئی۔ ہم سب لڑکی کی بے چینی اور کرب کو دیکھکر گھبرائے کہ کہیں کوئی اور مصیبت بیچاری پر نہ آ جائے، لیکن سیاح مذکور اطمینان سے نتیجہ کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے فرمایا کہ اب اس لڑکی کو گھر لیجا کر بستر پر آرام دینا۔ چنانچہ لڑکی کا والد اسے گھر لے گیا۔

گرمی کا موسم تھا اور چاندنی رات تھی۔ تمام گھر والے حسب معمول مکان کی چھت پر سوئے ہوئے تھے معاً لڑکی نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا۔ "لالہ جی وہ چاند ہے" لڑکی کے منہ سے یہ انوکھا فقرہ سن کر سب چونک پڑے اور حیرانی سے دریافت کیا۔ کیا تمہیں چاند نظر آتا ہے؟ لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے دوبارہ چاند کی طرف انگلی اٹھائی اسوقت جو خوشی گھر والوں کو ہوئی اس کا بیان کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے قصہ مختصر دوسرے دن لڑکی خود چل کر ہمارے مکان پہ آئی اور بدستور دوائی آنکھوں میں ڈالی گئی۔ اس دن دوائی کی تیزی چنداں محسوس نہ ہوئی۔ چند روز متواتر دوائی استعمال کرانے سے لڑکی کی آنکھیں بالکل تندرست ہو گئیں اور وہ پرماتما کی بنائی ہوئی سرشٹی کو پھر سے دیکھنے بھالنے لگی۔ چنانچہ آج کل وہ لڑکی آریہ کنیا پاٹھشالہ میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ وہ حیرت انگیز بوٹی جس نے تین سال کی اندھی کو پھر سے نور بخشا۔

بسکھپرا

ہے۔ سیاح مذکور نے اس بوٹی کے چند اور خواص بھی بیان کئے مثلاً بسکھپ

اس بوٹی کو کوٹ کر رس نکالیں اور اس میں سرمہ سیاہ کھرل کریں دو چار روز تک کرنے کے بعد جب سرمہ خشک ہو جائے تو شیشی میں ڈال رکھیں روزانہ استعمال کرنے سے آنکھوں کی بینائی از حد تیز ہو جاتی ہے اور بڑھاپے میں بھی شخص مذکور کی بینائی قائم رہتی ہے۔

اس کی جڑ پانی میں گھسکر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ ابتدائی موتیابند کیلئے اکسیر ہے۔ اس کی جڑ [illegible] میں گھسکر سلائی سے لگانا شب کوری کیلئے مفید ہے اس کی جڑ کو گھی میں گھسکر آنکھوں میں لگائیں تو چند روز میں پھولا کٹ جاتا ہے

ملاحظہ

یہ بہت مشہور اور معروف بوٹی ہے۔ برسات میں عام ہوتی ہے۔ اس قدر عام کہ چھپڑوں کے کنارے ہر جگہ۔ زمین پر بھی ہوتی ہے۔ شکل اٹ بٹ سے ملتی جلتی۔ پتے بیضاوی بغیر دندانوں اور لونگ کے پھولوں کی رنگت کے کالے یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ اس کے دوسرے نام [illegible] دھولی اساڑی، باندی وغیرہ ہیں ——— **ایڈیٹر**

ریشمی لونگی
[illegible]
پنجاب ایجنسی سٹورز لدھیانہ

ایک وٹی کی چند کونپلوں کا کرشمہ

ازقلم جناب حکیم [illegible] لال صاحب [illegible] لدھیانہ

جناب ایڈیٹر صاحب معدن حکمت ومنبع طبابت مخزن ودیک

تسلیم!

آپ کے زبردست کاغذی ہرکارے نے دل میں ہول پیدا کر دی۔ مجبوراً قلم اٹھانا پڑی ورنہ میرے پاس چند رسالوں کے ایڈیٹروں کے خط پڑے ہوئے ہیں کیونکہ میں آزاد آدمی ہوں۔ اگر قابل تحریر طبیعت ہوتی تو لکھ دیا ورنہ چھٹی۔

خیر اسنئے آپ لدھیانہ اکثر آتے ہیں اس لئے آپکو بھی معلوم ہی ہے کہ لدھیانہ میں کوٹھی والے رئیس اعظم کہلاتے ہیں ان کے رشتہ دار بھی رئیس ہی ہیں۔ یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ یہ خاندان منگت رائے فقیر چند کا ہے۔ ایک واقعہ سنہ ۱۹۲۶ء کا ذکر ہے کہ لالہ منگت رائے صاحب کے بڑے لڑکے لالہ کشوری لال بمرض بواسیر سخت بیمار ہوئے اور چھ مہینے تک ہر روز خون جاری رہا۔ جس سے نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہاتھ پاؤں اور تمام بدن سفید ہوگیا۔ کھانا پینا چھوٹ گیا۔ غشی پر غشی پڑنے لگی۔ ہوش وحواس وداع ہوگئے۔ حالت یہ ہوئی کہ اگر ایک چمچہ پانی کا منہ میں ڈالا تو فوراً خون کے ساتھ باہر ہوا۔ رئیس آدمی تھے۔ ڈاکٹر اور حکیم جگہ جگہ کے بلائے سب نے متفقہ کوشش کی۔ فرداً فرداً بھی علاج کئے مگر ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق جو حکیم یا ڈاکٹر آتا وہی ڈھاک کے تین پات۔ دیکھکر جواب دے کر چلا جاتا۔ یہ کہتا ہوا کہ اب اس مریض میں کچھ نہیں رہا۔

لالہ کشوری لعل کی ماتا ہر وقت سرہانے بیٹھی روتی رہتی تھی۔ کیونکہ پیشتر ازیں دو نوجوان لڑکوں کی موت کا سانحہ دیکھ چکی تھی۔ الغرض تمام خاندان رات دن مغموم اور گھر ایک قسم کا ماتمکدہ بنا ہوا تھا۔

جب دیکھا کہ کسی صورت میں اس کا بچنا ممکن نہیں ہے اور زندگی آخری
گھڑیوں پر ہے تو حکیم اور ڈاکٹر سب کپڑے جھاڑ کر چلے گئے اب گھر والوں
نے اپنے تمام رشتہ داروں کے ان خط ڈال دئے کہ اگر [illegible] کا [illegible]
دفعہ دیکھنا ہے تو آکر دیکھ جاؤ ورنہ .... الغرض، تمام
رشتہ دار آ پہنچے۔ ان کے ساتھ بعض حکیم و ڈاکٹر بھی تھے۔ ڈاکٹر [illegible] سے
ڈاکٹر ریاست بوندی کوٹہ وغیرہ موجود تھے۔ مگر مریض کو دیکھ کر سب [illegible] دم پرکاش
مایوسی کیا۔

اس وقت میں آریہ ہائی سکول لدھیانہ میں ہیڈ ٹیچر تھا اور ساتویں جماعت کو
جیومیٹری پڑھا رہا تھا کہ لالہ صاحب کی موٹر سکول کے دروازے پر آکھڑی
ہوئی۔ میرے پاس سکول کا چپراسی آیا۔ کہ آپکو ہیڈ ماسٹر صاحب بلاتے ہیں
میں گیا تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ لالہ کشوری لعل سخت بیمار ہیں ان کی
موٹر کھڑی ہے جاکر دیکھ آؤ۔ جب میں حویلی میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک
جم غفیر لالہ صاحب مذکور کی چارپائی کے گرد جمع ہے۔ سب پر خاموشی طاری
ہے۔ کشوری لعل کی ماتا سرہانے بیٹھی رو رہی ہے۔ تین شخصوں نے لالہ
کشوری لعل کو پکڑ کر بٹھلا رکھا ہے۔ جس طرح مٹی کی مورت کو بٹھلا دیتے ہیں۔ مگر
خود اس کو کوئی ہوش نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں اور یہاں کون کون موجود
ہیں۔ ایک آدمی اس کے منہ میں چمچے سے پانی گراتا تھا وہ فوراً منہ کے ایک طرف
سے نکل جاتا تھا۔ چونکہ میں ہمیشہ سادگی پسند ہوں اس لئے کسی نے نہ پہچانا
یہ کون ہے۔ ان کے لئے میں اور میرے لئے بیرونجات سے آمدہ اشخاص
جنبی تھے۔ جب میں نے قریب جاکر اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ اس کو چمچے
سے پانی کیوں نہیں پلاتے۔ کیا تم اسکے ساتھ مخول کرتے ہو۔ اس پر مجھے
ملا کہ آپ کو مخول معلوم ہوتا ہے۔ سب حکیموں ڈاکٹروں نے تو قطعی
دے دیا ہے۔ میں نے کہا کیا تم نے بھی جواب دے دیا ہے؟ وہ بولا کہ

[illegible] صاحب اس سے آگے کا مضمون چھپنے کے لئے [illegible] [illegible] گیا اور ایک جڑی بوٹی کی چند کونپلیں لا کر [illegible] کشتہ میں جو سونے کی بھسم سے بنایا گیا تھا گھول کر [illegible] اور اوپر سے چاولوں کا دھوون پلا دیا۔ اگلے روز صبح خون [illegible] آدمی متحیر ہوئے اور عش عش کرنے لگے۔ اس کے بعد باقاعدہ علاج کیا گیا۔ آج کل خوب مزے اڑاتے ہیں۔ مگر [illegible] شہری تنخواہ جو دینے کا وعدہ کیا گیا تھا آج تک مجھے نہیں دیا۔ اس [illegible] صاحب لالہ گنگا رام جی نے ایک سرٹیفیکیٹ روانہ کیا جسکے [illegible] کرانے کا وقت نہیں ہے وہ جڑی بوٹی جامن کا درخت ہے۔

سر سفید کی ترکیب بالکل عام ترکیب ہے پھر بھی جسے معلوم نہ ہو وہ ایڈیٹر معجزات کی کتاب کشتہ جات کی پہلی کتاب میں دیکھ سکتا ہے۔ یہاں اسلئے نہیں لکھی گئی کہ اس ترکیب کا جڑی بوٹی نمبر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سگرٹ یا چلم کے دو کش لگایئے اور ہچکی کا دورہ دور

ایڈیٹر کے قلم سے

میری عمر بمشکل چار سال کی تھی جب میں نے پہلا طبی نسخہ سیکھا۔ یہ نسخہ مجھے ذاتی مشاہدہ نے سکھایا تھا

والد صاحب پلنگ پر بیٹھے کوئی کتاب دیکھ رہے تھے والدہ صاحبہ مرحومہ خدا ہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کھانا تیار فرما رہی تھیں۔ سالن کیلئے ہلدی پیسنے کی ضرورت تھی مگر پیسنے والا کوئی نہ تھا۔ میں فرش پر بیٹھا اپنے پاس پڑی ہوئی ہلدی کی ٹھیوں کو الٹ پلٹ کر کے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں کوئی مریض آ جسے ہی بلا لیا گیا۔ مریض کے ساتھ والے آدمی نے بتایا کہ اسے تین روز سے ہچکی لگ رہی

اور کسی قسم دوا ہونے میں نہیں آتی۔ والدہ صاحبہ بھی مریض کے حالات سن رہی
والد صاحب تو ابھی خاموش ہی تھے مگر والدہ صاحبہ کو چونکہ ہلدی پسوانے کی ضرورت
پہلے انہوں نے والد صاحب کی طرف مخاطب ہوکر ہندی کا ایک شلوک پڑھا جو
ابھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے اور جس کا مطلب یہ ہے کہ پسی ہوئی ہلدی ہچکی
کا دورہ دور کرنے کے لئے ایسی اٹل دوا ہے کہ برہما کے حکم سے بھی بند نہ ہونیوالی ہچکی
اس سے بند ہو جاتی ہے (والدہ صاحبہ آیورویدک معالجات کا وسیع مطالعہ رکھتی تھیں) اور
صاحب نے اشارہ سمجھکر مریض کے ساتھ والے آدمی کو ہلدی پیسنے لگا دیا۔ ہلدی پس
گئی تو والد صاحب نے والدہ صاحبہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ایک پڑیہ عنبر شما
زرد رنگ کی بھجواؤ تاکہ چلم میں رکھکر مریض کو پلائیں۔ اور ساتھ ہی مجھے اشارہ کیا کہ
لاؤ۔ والدہ صاحبہ پسی ہوئی ہلدی اٹھاکر ساتھ والے کمرے میں چلی گئیں میں بھی ان
پیچھے ساتھ ہی گیا۔ والدہ صاحبہ نے دو چٹکی پسی ہوئی ہلدی لی اور اسے پانی کا چھینٹا
دیکر مجھ سے کہا لو یہ لے جاؤ اپنے پتا جی کے پاس میں نے ڈرتے ڈرتے کہا
اس پر سات نمبر کی چٹ تو ہے نہیں والدہ صاحبہ نے فرمایا خاموش۔ چنانچہ میں وہ
مٹ۔ (وہی پسی ہوئی ہلدی) لے کر والد صاحب کے پاس آگیا۔ جسے انہوں نے
چلم میں رکھکر مریض کو پلایا۔ دو چار کش کے بعد ہی ہچکی بند ہوگئی۔ اس کے بعد والد
صاحب نے پانچ چھ پڑیاں کسی اور دوا کی دیں۔ اور مریض اور اس کا ساتھی والد صاحب
کے پاؤں ہاتھ لگاکر اور دو روپے دے کر چلے گئے مگر میں سوچ میں پڑ گیا کہ والد
صاحب نے خوب تماشا دکھایا کہ ذرا سی ہلدی پلا کر دو روپے لے لئے۔

اس کے چند روز بعد میرے ساتھ کھیلنے والے ایک لڑکے کو ہچکی آنے لگی۔ میں چپکے
سے اندر گیا اور ذرا سی ہلدی لے آیا۔ چلم ایک بڈھے مسلمان نوکر میاں جھنڈو
(جو ہمارے ہاں کی گائیں چرایا کرتا تھا) کی اٹھائی اور ذرا سی آگ رکھکر اپنے ساتھ
کھیلنے والے لڑکے کو پلائی۔ ہچکی بند ہوگئی۔ تو میں نے کہا لاؤ دو روپے۔ وہ بیچارہ
دو روپے کہاں سے دیتا۔ جب اس نے انکار کیا تو میں نے

سم تھا اور اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا۔ چیخ و دھاڑ کی آواز سن کر گھر کے سب ری جمع ہو گئے اور حقیقت واقعہ معلوم ہونے پر مارے ہنسی کے سب لوٹ ٹ ہو گئے۔

والد صاحب نے شدت محبت سے مجھے چومتے ہوئے کہا کہ "میرا بیٹا تو بڑا وراج، وید یا شاہی حکیم بنے گا"۔ مگر اس مرحوم کو کیا معلوم کہ وہ کمبخت ہو کر صرف آب حیات کا ایڈیٹر بن کر ہی رہ جائے گا! اور آب حیات بھی سے وجوہات چند در چند ظاہری اور باطنی طور پر اپنے حسب خواہش آراستہ نہیں کر سکتا۔

پسی ہوئی ہلدی دو ماشہ کے قریب چلم میں رکھ کر پلائیں۔ یا سگرٹ کی طرح کاغذ میں لپیٹ کر اس کا دھواں کشید کرائیں تو شدید سے شدید ہچکی کا دورہ دو تین چار کش میں دور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اصول علاج کرنا چاہیے۔ ورنہ ہچکی پھر دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ فوری تسکین دینے والا مگر عارضی علاج ہے۔ مستقل علاج الگ کرنا چاہیے۔

سگرٹ بنا کر پلانے کی صورت میں بعض دفعہ ہلدی آسانی سے نہیں جل سکتی صرف کاغذ ہی جلتا ہے جس کے دھوئیں سے دو چار کشوں میں تو کیا دس بیس کشوں میں بھی ہچکی دور نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ہلدی کو جلانے کے لئے اس کا چھٹا حصہ قلمی شورہ ملا لیا جائے تو اور بھی بہتر ہو گا ——— چلم میں رکھ کر پلانا ہو تو قلمی شورہ ملانے کی ضرورت نہیں۔

تمباکو سے پرہیز کرنے والوں کو پلانا چاہیں تو تمباکو کے بغیر ہی پلائیں ورنہ تمباکو میں رکھ کر بھی پلا سکتے ہیں ——— سگرٹ میں سے نصف تمباکو نکال کر اس کی جگہ ہلدی کا سفوف بھر کر پلایا جا سکتا ہے۔

مکرر التماس ہے کہ یہ نسخہ شدید دورہ کو روکنے کیلئے صرف وقتی علاج ہے۔ ضروری نہیں کہ اس سے مستقل فائدہ بھی ہو۔ ہاں فوری تسکین دینے کیلئے یہ ایسی عجیب چیز ہے کہ ممکن نہیں کہ اسکا دھواں اندر جانے پر بھی ہچکی آتی رہے +

برگِ سبز است تحفۂ درویش

از جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— لاہور

علل اورام۔ برگ اکسن تازہ گرم کرکے تیل سے چپڑ کر باندھیں ورم تحلیل ہو جائیگا۔ یا پھوٹ کر بہہ جائے گا۔

دافع جریان و سرعت۔ برگ سبز گھوڑ سمی ایک تولہ پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔ مجرب چیز ہے۔

خارش گلو و بندش گلو۔ برگ گلو خالی پان کے پتہ میں رکھکر چبائیں اور چوسیں گلا صاف ہو جائیگا۔

خناق و ورم گلو۔ برگ گلو پانی میں جوش دیکر غرارے کریں۔

حرارت جگر و معدہ۔ برگ گلو پانی میں گھوٹ کر پلائیں۔

جریان۔ برگ گلو کا پانی تین تولہ نکال کر اور مصری ملا کر پلائیں۔

قے۔ گلو سبز کو پانی میں جوش دیکر شہد ملا کر پلائیں۔

مقوی جگر و معدہ۔ دافع تپ۔ سِل۔ جوش خون۔ برگ بانسہ کو رات بھر پانی میں بھگو رکھیں صبح چھان کر پی لیا کریں۔

اکسیر ملیریا۔ برگ شاہترہ سبز سایہ میں خشک کرکے باریک کرکے تین رتی صبح و شام بدرقہ مناسب سے دیں۔ ملیریا بخار کی حکمی دوا ہے۔

اکسیر ہیضہ۔ برگ مدار جو خود بخود گرے ہوں تین عدد لیکر خاکستر بنا کر پندرہ تولہ پانی میں حل کریں۔ اس کے تین حصے کریں۔ ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دیں عموماً ایک ہی خوراک کے بعد خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

دنبل۔ برگ حرمل گھوٹ کر باندھیں۔ دنبل پھوٹ کر بہہ جائیگا۔ اسی طرح ہر قسم کے پھوڑے پھنسیاں۔ گھمراں۔ طاعون وغیرہ کے لئے تیل کنجد ملا کر گرم کرکے باندھیں۔

قولنج۔ نارک۔ برگ مدار ۵ ماشہ کو ہمراہ نمک تین ماشہ گھوٹ کر تین حصہ کریں۔ اور

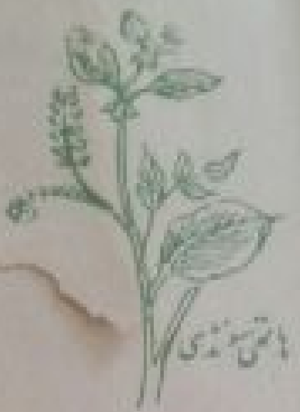
ہاتھی سونڈی

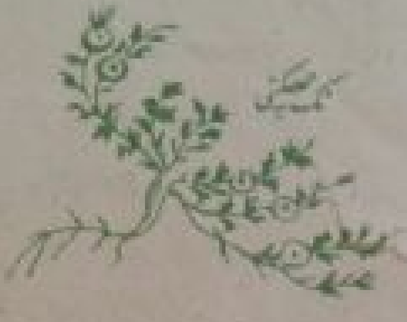

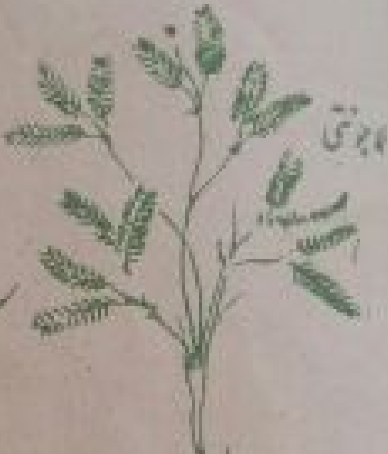

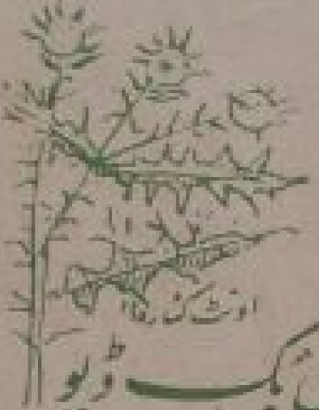

کامل بک ڈپو

(طبی مرکز اشاعت)

لاہور

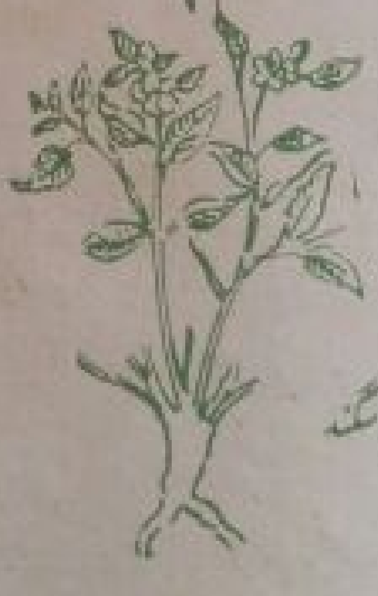

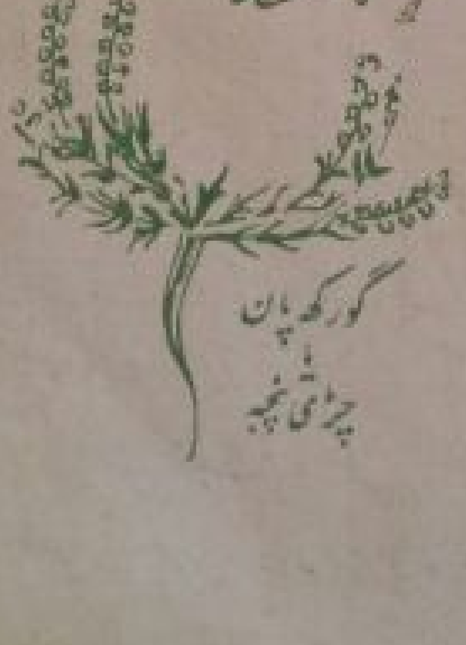
گورکھ پان
یا
چرٹی پنجہ

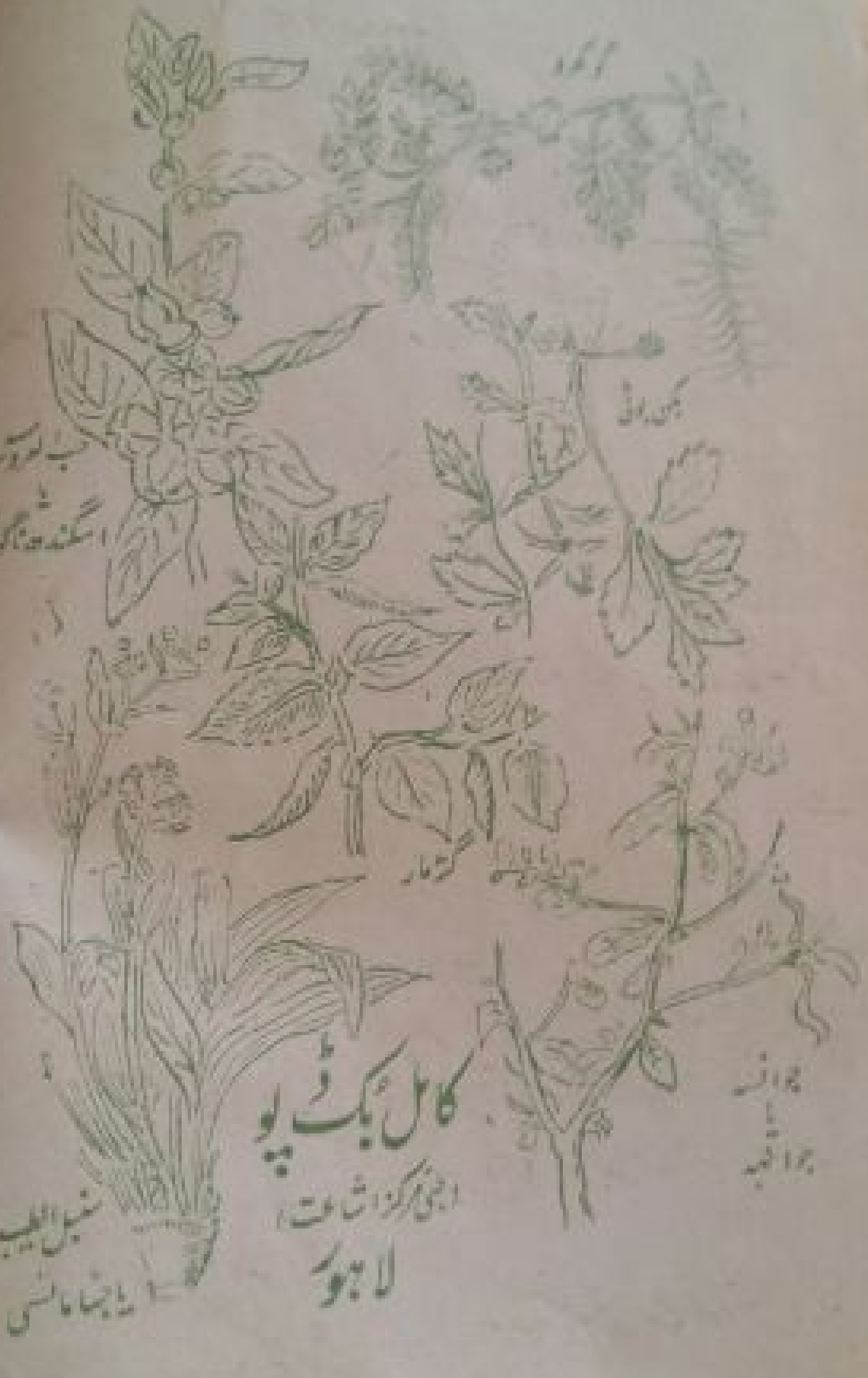
اسگندھ ناگوری
سنبل الطیب
یا جٹاماسی

کامل بک ڈپو
([illegible])
لاہور

[illegible] گھنٹے کے بعد نیم گرم پانی سے دھوئیں۔ چند روز کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔

سوزاک کہنہ و جدید۔ برگ سبز ہوگل تین تولہ ہمراہ پھٹکری سرخ ½ ماشہ گھوٹ کر پلائیں آرام ہوگا۔

نکسیر۔ برگ سبز کاہو ایکتولہ سرکہ انگوری میں گھوٹ کر پیشانی پر لیپ کریں نکسیر فوراً بند ہوگی۔ صفراوی دردسر کو بھی مفید ہے۔

نقص بے ترشی۔ برگ مولی ایکتولہ گھوٹ کر کوزہ مصری تین تولہ ملا کر شربت کو پلائیں نشہ فوراً اتر جائیگا۔ اور کثرت سے ترشی سے اگر جگر خراب ہوگیا ہو تو چند یوم کے استعمال سے درست ہوگا۔

خناق و درد گلو۔ برگ شہتوت کو پانی میں جوش دیکر غرارے کریں۔

یرقان۔ برگ نیم نازک تازک ایکتولہ گھوٹ کر سوڈا بائیکارب تین ماشہ ملا کر پلائیں تین چار یوم میں یرقان دور ہوگا۔

کھانسی خشک۔ برگ پالک دو تولہ گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں مدتوں کی کھانسی دور ہوگی۔

آشوب چشم۔ برگ مرس ایکپاؤ کچل کر دو سیر پانی میں جوش دیں جب ½ سیر رہ جائے چھان کر کورے پیالہ میں رکھیں اور کپڑے کی تہ بھگو کر ٹکور کریں۔

دفعیہ قمل۔ اگر جوئیں زیادہ پڑتی ہوں۔ آب برگ مولی نکال کر اس میں پارہ کھرل کریں پارہ فوراً مل جائے گا۔ دھاگہ خام اس میں اچھی طرح تر کر کے سایہ میں خشک کریں اور کمر میں باندھیں۔ انشاءاللہ جوئیں کبھی نہ پڑیں گی۔ مرض سے پیداشدہ جوئیں مرجائینگی۔

عقم۔ برگ پودینہ باریک کر کے ۹ ماشہ ہمراہ آب۔ جماع سے پیشتر پھانکیں تو وہ عورت ہرگز حاملہ نہ ہوگی۔

کثرت حیض۔ برگ سبز ہوگل ایکتولہ ہمراہ سرمہ سیاہ تین رتی گھوٹ کر پلائیں حیض کی کثرت سے نجات ہوگی۔

کرم شکم۔ برگ سبز سرس ایکتولہ ہمراہ مرچ سفید سات عدد گھوٹ کر پی لیں ہر قسم کے

کرم شکم مردہ ہو کر خارج ہوں گے۔

خارش و پتی۔ برگ سبز بینگن باریک کرکے ترش دہی میں ملا کر بدن پر ملیں سو
بار کے لگانے سے خارش و پت دور ہوگی۔

جریان۔ برگ ناشپاتی ایک تولہ گھوٹ کر پلائیں۔ جریان الرحم کو مفید ہے۔

ضیق النفس۔ برگ سبز بانسہ دو تولہ گھوٹ کر شہد ملا کر پلائیں۔

کرم شکم۔ برگ سبز حنظل ایک تولہ پاؤ سیر پانی میں گھوٹ کر جوش دیں۔ نصف رہنے پر
اتار کر چھان کر نیم گرم پلائیں۔ ایک ساعت کے بعد تمام کرم مردہ ہو کر خارج ہوں گے
کھل کر دست آئے گا۔

سوزش بول۔ برگ سبز ڈھاک دو تولہ پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔

کرم گوش۔ برگ مدار برنگ زرد بھوبل میں دبائیں تاکہ نرم ہو جائیں۔ نچوڑ کر پانی
نکالیں اور کان میں ٹپکائیں تو کان کے کیڑے مر جائیں گے۔

قے۔ دست۔ برگ کشنیز ۹ ماشہ ہمراہ اجوائن چار ماشہ۔ نمک چھ ماشہ گھوٹ کر پلائیں۔
قے یا دست خواہ کسی قسم کے ہوں بند ہو گے۔ ہیضہ کو مفید ہے۔

جریان۔ سرعت۔ ضعف باہ۔ برگ برگد پانچ تولہ تین سیر پانی میں جوش دیکر ½ سیر جل
کریں۔ اچھی طرح چھان کر شہد ملا کر بوقت صبح پلائیں۔

عظم طحال۔ برگ جھاؤ یعنی پیچھی چار تولہ پانی دو سیر میں جوش دیکر ½ پاؤ حاصل کریں
اور سکنجبین ملا کر پلائیں۔

ملیریا و بخار ہر قسم۔ برگ سورج مکھی ایک تولہ کو ہمراہ مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر
پلائیں کونین سے بڑھکر فائدہ ہوگا۔

مقوی معدہ۔ دماغ۔ دل۔ جگر وغیرہ۔ برگ برہمی ایک تولہ۔ مرچ سیاہ سات عدد
گھوٹ کر پلائیں۔ نہایت اعلےٰ مفرح ہے۔ موسم گرما کی تکالیف سے نجات ہوگی اور حافظہ
اس قدر تیز ہوگا کہ حیران رہ جائیں گے۔

یرقان۔ برگ کاسنی سبز کا پانی نکال کر شربت بزوری ملا کر پلائیں۔

بخار ہر قسم۔ برگ تلسی چھ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۵ عدد کے ہمراہ گھوٹ کر پلائیں۔

نزلہ زکام۔ کھانسی۔ برگ بانسہ دو تولہ پانی میں جوش دیکر صبح و شام مصری ملا کر پلائیں تین یوم میں کلی صحت ہوگی۔

بواسیر۔ برگ مدار پانی میں جوش دیکر آبدست لیا کریں اور تھوڑا شیر مدار مسوں پر لگایا کریں

درد حیض۔ برگ نیم گرم کر کے پیڑو پر باندھیں درد دور ہوگا۔

ہچکی۔ برگ آم خشک کر کے چلم میں رکھکر بطور حقہ پئیں۔

مضیق۔ برگ آم گھوٹ کر پوٹلی بنا کر صبح و شام رحم میں رکھائیں۔ بعدہٗ عورت ایسی مثل باکرہ کے ہوگی۔

درد چشم۔ برگ انار گھوٹ کر ٹکیہ بنا کر آنکھ پر باندھیں۔

سنگ گردہ و مثانہ۔ برگ انگور گھوٹ کر پلائیں پتھری ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہوگی۔

بخار ہر قسم۔ برگ کرنجوہ تین ماشہ ہمراہ مرچ سیاہ سات عدد گھوٹ کر پلائیں۔

پھولوں کا تحفہ

گل ـــــ قند

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ـــ لاہور

ناظرین آبحیات میں سے جو میٹھی ادویہ استعمال کرنے کے خواہشمند ہوں اور کڑوی ادویات نیز گولیاں اور سفوف نگلنے سے نفرت کرتے ہوں ان کیلئے یہ پھولوں کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے اور اس میں مختلف پھولوں کی گلقند بنانے کے طریق لکھے جاتے ہیں۔ پھول اور کھانڈ کے مجموعہ کا نام گلقند ہے۔ عام طور پر گل گلاب اور کھانڈ سے تیار شدہ مرکب کو گلقند کہا جاتا ہے۔ لیکن ہر پھول اور کھانڈ کے مجموعہ کا نام بھی گلقند ہو سکتا ہے چنانچہ چند جڑی بوٹیوں کے پھولوں کی گلقند بنانے کے طریقے بمعہ فوائد درج کئے جا ہیں امید ہے کہ ناظرین ان سے ضرور فائدہ حاصل کرینگے۔

گلقند گلاب - بڑے درجہ کی مقوی معدہ، ہاضم قبض کشا ہے - مقوی دل ودماغ وغیرہ - مفرح قلب ہے - مراق اور سل تک کے مریضوں کو بھی فائدہ دیتی ہے اگر اسہال کمزوری معدہ کی وجہ سے آئیں تو ان کو بند کرتی ہے اور اگر قبض ہو تو اجابت بافراغت لاتی ہے - چنانچہ گل سرخ حسب ضرورت لیکر سبزی وغیرہ دور کرکے دوگنی چینی کھانڈ ملا کر ہاتھوں سے خوب ملیں تاکہ یکجان ہو جائیں - مرتبان میں ڈال کر ایک ماہ دھوپ میں رکھیں - بعدہ استعمال کریں ۲½ تولہ ہمراہ دودھ سوتے وقت دیں - اگر گرم استعمال کرتی ہو تو ہمراہ عرق سونف استعمال کریں -

گلقند کپاس - ایام ماہواری کی بیقاعدگی اور احتباس الطمث کی عجیب وغریب دوا ہے - ایام کے دنوں میں کھلائیں - بانجھ عورتوں کو استعمال ضرور کرنا چاہیے - اور جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں اور لڑکا پیدا نہ ہوتا ہو تو فریقین استعمال کرکے سرور قلبی حاصل کر سکتے ہیں - گل کپاس حسب ضرورت لیکر پنکھڑیاں الگ کرکے ۲½ گنی چینی میں بدستور ملیں اور ایک ہفتہ دھوپ میں رکھ چھوڑیں - چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہمراہ دودھ استعمال کریں -

گلقند اسپند - دردکمر - وجع المفاصل - عرق النساء - دمہ - زیادتی بلغم اور زکام وغیرہ کیلئے اکسیر ہے - گل اسپند لیکر دوگنی کھانڈ میں تیار کرکے چھ ماہ دھوپ میں بند کرکے رکھ چھوڑیں - اسکے بعد استعمال کریں - اس سے پہلے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے - چھ ماشہ تک ہمراہ دودھ دیں -

گلقند سہانجنہ - اختناق الرحم - ضعف ہضم - سقوط اشتہا - درد شکم اور وجع الفواد کیلئے نہایت مجرب چیز ہے - گل سہانجنہ لیکر بطریق شرح صدر تیار کرکے چھ ماشہ ہمراہ آب گرم دیں -

گلقند ببول - جریان اور احتلام کے لئے مفید ہے - قاطع بلغم اور سرفہ بلغمی - نیز آواز کو صاف اور درست کرتی ہے - گل ببول لیکر بطریق مذکورہ تیار کرکے تین ماشہ سے ایک تولہ حسب مناسب دیں ؛

جوگیوں اور گھومتے سادھوؤں کے کمالات

از قلم جناب صوفی رام روپ صاحب ورمن فروچیا — جہلم

ایک قطعی عام جنگلی درخت کا پھل جسکے لگانے سے بال عمر بھر نہ اُگیں گے

جانڈ:- تمام ہندوستان کی تو میں نہیں کہہ سکتا، مگر ہاں پنجاب کے ہر شہر اور گاؤں کے جنگلوں میں جانڈ یا جانڈی نام کا درخت ہوتا ہے۔ بساکھ جیٹھ میں اس کو خوب پھل آتا ہے۔ کچے پھل کو سانگر کہتے ہیں اور جب یہ پک جاتا ہے تو اسے پینجھو کہتے ہیں۔ یہ حد درجہ قابض ہوتا ہے۔

اسی درخت کے دوسرے فائدہ کو نظر انداز کرتا ہوا آج آپکے سامنے صرف وہ قیمتی راز رکھ رہا ہوں جس کی ہزاروں کو جستجو ہے۔ کالجوں کے لڑکے اور انگریزی فیشن کے دلدادہ بال عمر بھر پیدا نہ ہونے دینے والے صفا چٹ پوڈروں اور صابونوں کی تلاش میں مارے مارے پھرا کرتے ہیں آج! میں انہیں کھلی دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے بتائے ہوئے معمولی عمل کو صرف دو تین بار ضرور کریں اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنی گالوں کو استرے کی رگڑ سے محفوظ رکھیں یاد رہے کہ میں دوسرے حکیموں اور وئیدوں کی طرح نسخے بازی میں کبھی مبالغہ سے کام نہیں لیا کرتا۔ میں کسی چیز کی بابت اتنا ہی لکھا کرتا ہوں جتنا میرے تجربہ میں آچکا ہوتا ہے۔ لیجئے اب ترکیب کو پڑھئے اور اگر طبیعت میں آئے تو کام کر ڈالئے:-

نسخہ:- جس جگہ کے بال عمر بھر کے لئے ناپید کرنے ہوں پہلے اس جگہ کی خوب صفائی کے ساتھ حجامت بنائیں۔ پھر جانڈی کے پھل (سانگر) کا ضماد کر دیں۔

اس تک عمل کریں۔ بال عمر بھر نمودار نہ ہوں گے۔ یاد رہے کہ کئی شخصوں کے مرطوبے سے سو یا پچاس بال باقی رہ جاتے ہیں جو بعد میں موچنے سے اکھاڑ سک ہیں۔ اس اگر وہ بھی اڑانے مطلوب ہوں تو پھر پہلے ہی رگڑتے ہوئے صابن و شیرہ دار دودھ اک ڈال کر ضماد کریں تو پھر کسی شکایت کی وجہ ہی باقی نہیں

ملاحظہ

اس نسخے کے سلسلہ میں صاحب نسخہ سے خاکسار ایڈیٹر مجربات نے مزید تبادلہ خیالات بھی کیا تھا جو سوالات وجوابات کی شکل میں درج ذیل ہے۔

میرا سوال۔ صابن کے پہلی مرتبہ کے سادہ ضماد سے جو بال باقی رہ جائیں گے کیا وہ اس کو دوبارہ ضماد (سادہ) کرنے سے دور نہ ہوں گے؟

صاحب نسخہ کا جواب۔ باقی رہے ہوئے بالوں پر دوبارہ صابن کا ضماد کرنا بہتر رہے گا۔

میرا سوال۔ ضماد کتنی دیر کے بعد اتار دینا چاہیے؟ شیر مدار ملا ہوا ضماد مرکب اگر کافی دیر تک نہ اتارا گیا تو خراش، آبلہ اور زخم پیدا کریگا۔

صاحب نسخہ کا جواب۔ (ا) صابن کا ضماد شام کو کرا دیں اور صبح کو اتار دیں۔

(ب) شیر مدار کے ساتھ رگڑا ہوا صابن اکثر پیروں ہی پر لگایا جاتا ہے۔

میرا سوال۔ بال جسم کا فضلہ ہیں انہیں اگنے سے روک دیا گیا تو جلد سیاہ ہو جائیگی۔ اس نقصان کا کوئی علاج؟

صاحب نسخہ کا جواب۔ جگہ ضرور سیاہ ہو جاتی ہے مگر دس پندرہ روز میں وہ پھر اپنے اصلی رنگ پر آجاتی ہے۔

عضو مخصوص کے تمام بیرونی نقائص کو دور کرنیوالی عجیب و غریب بوٹی کی جڑ

[illegible] طلاقوں سے سیکڑوں جھگڑے پیدا کر دیئے بیگموں اور مریضوں کو کھلی چھوٹ دی جاتی ہے کہ اس ہر جگہ مل جانے والی بوٹی پیچے کی جڑ سے اعضاء تناسل کے تمام پیدائشی نقائص دور کریں۔ نامردی، سستی۔ اعضاء تناسل کا ٹیڑھاپن اور لاغری کی کمی کو دور کرنے کے لئے ایک حیرت انگیز جڑی ہے۔ تجربہ کرنے پر آپ کسی دوسری دوائی کا نام بھی نہ لیں گے۔ اگر یہ جڑ آپ کے استعمال کرنے پر ناکامیاب ہو تو مجھے ہزاروں میں جھٹلائیں۔ میری روز کی تجربہ شدہ چیز ہے۔

حلیہ:- یہ جڑ اسی پیچے (رچنا) کی جڑ ہے جسے آپ پنساریوں کے ہاں سے خرید کر چھروں میں ڈالا کرتے ہیں۔ عام جنگلی پودا ہے۔ ہمارے ہاں سیکڑوں من ہر سال یونہی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی ٹہنیوں کے اگلے حصہ پر کانٹے دار جو کی شکل کے دانوں سفید پھول آتا ہے۔

ترکیب استعمال- جنگل سے اسکی تازہ جڑ نکال لائیں اور شراب کے ساتھ اسکو پتھر پر گھسیں جب گاڑھا ضماد بن جائے تو انگلی سے اعضاء تناسل پر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لیپ کر دیں اور مناسب سمجھیں تو اوپر پان باندھ دیں ہر چوبیس گھنٹے کے بعد دوسرا تازہ لیپ کر دینا چاہیے۔ اسی طرح کل تین لیپ کافی ہونگے۔

اسکے استعمال سے غلط کاری سے تباہ شدہ پٹھوں اور کثرت کار سے تھکے ہوئے اعضا میں بجلی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور پہلے ہی لیپ سے اتنا تناؤ ہوتا ہے کہ رکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب برابر تین دن تک یہ عمل ہو چکے تو پھر لیپ والی جگہ پر سو دفعہ کا گائے کا دھویا ہوا مکھن لگائیں۔ تین دن میں آرام آ جائے گا۔

ضعف بینائی کیلئے اعلیٰ درجہ کا تحفہ

میرے عجیبات اور کرشن کے پیارو آج میں آپکو وہ چیز دے رہا ہوں جو سینکڑ

روپیہ خرچ کرنے پر بھی بڑی مشکل ہے۔ گو چیز نہایت معمولی ہے مگر فوا عجیب و غریب ہیں۔

دو سو ہندوستان کی جڑی بوٹیوں میں وہ وہ صفات بھرے پڑے ہیں انگریزی دوائیاں ان کے پاسنگ بھی نہیں ہیں۔ مگر کیا کریں ہم اپنے علم کو جا رہے ہیں اور دوسرے ملکوں کے لوگ ہمیشہ نئے تجربات کرنے میں اپنی تک تباہ کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ جب تک ہم اپنی پوری طاقت سے تن من دھن کی آہوتیاں (قربانیاں) نہ دینگے ہمارا آیورویدک جھنڈا کبھی کھڑا نہ ہوگا۔ انگریزی ادویات کا مقابلہ کرنے کیلئے ہمیں دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔

اوّل:۔ بوٹیوں کی پہچان اور ان کے فوائد سے واقفیت حاصل کرنا۔

دوم:۔ تازہ یعنی نئی بوٹیوں کا استعمال۔

آجکل جو بھی نسخے دیسی حکیم اور وید بتاتے یا تجویز کرتے ہیں ان سے فائدہ کیا ہونا تھا بلکہ الٹا نقصان اور مرض میں ترقی ہو جاتی ہے۔ آپ پوچھیں گے کیوں جواب یہ ہے کہ وجہ صاف ہو کہ آج ہر شہر اور ہر قصبہ کے پنساریوں اور عطاروں کے دس دس بیس بیس سال کی سڑی ہوئی دوائیاں پڑی ہیں۔ جن میں ہر دوائی سے آدھا وزن چوہے کی مینگنوں کا ہوتا ہے۔ روزانہ بکری کے عرق اور شربتوں کی بوتل پر کارک ہی نہیں ملتے۔ اگر پوچھا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ صاحب کیا کریں چوہوں نے بڑا تنگ کر رکھا ہے۔ اب کارک لگا کر رکھتے ہیں تو پانچ منٹ میں غائب بھلا اتنے کارک کہاں سے لائیں۔ یہ حالت ہے دوا فروشوں کی! عرصہ ہوا جب سے میں نے پنساریوں کے ہاں سے نباتی دوائی خریدنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں ہمیشہ تازہ دوائیاں ہر سال خود اکٹھی کرتا ہوں۔ ہاں میں تو کدھر سے کدھر نکل گیا لیجئے وہ آنکھوں کا نسخہ حاضر خدمت ہے۔ بینائی کیلئے ایک اور فقط ایک ہی چیز ہے۔

نسخہ ۹:- سہانجنہ ایک عام مشہور درخت ہے پس اس سہانجنہ کے سبز پتوں کا رس اور شہد خالص ہموزن ملاکر آنکھوں میں ڈالا کریں۔ دس روز کے استعمال کے بعد آپ خود دیکھیں گے کہ اس سے اعلے بصارت افروز دوائی آج تک نہیں دیکھی۔ سہانجنے کے پتوں کا رس ذرا وقت سے نکلتا ہے اسلئے چاہیئے کہ کچے کچے پتے لیکر انہیں اسی دم اسی درخت کے نیچے ہی بیٹھکر دوا دمی خوب خدیہ کونڈی اور سونٹے سے رگڑ ڈالیں۔ سوٹا نیم کا ہونا چاہیئے اور کھدر کے پارچہ میں نچوڑ کر رس نکال لیں۔ دوائی ہمیشہ تازہ بناکر استعمال کریں ورنہ فائدہ کی امید نہ رکھیں۔ اگر آپ اس دوائی کو آج بناکر ایک سال کے بعد استعمال کرینگے تو نقصان کریگی۔ کیونکہ سہانجنہ کا رس شیشی میں رکھا رکھا سڑ جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ اسمیں کیڑے بھی پڑ جائیں۔ سجوان چرک بھی لکھتے ہیں کہ ہر کاشٹک (نباتی) دوائی چھ یا نو ماہ کے بعد ویریہ ہین (کمزور) ہو جاتی ہے۔

صرف ایک خوراک میں نامردی دور

یہ نسخہ میرے محترم دوست لال چند سنیاسی نے مجھے بتایا تھا۔ آپ اس علاقہ کے نہایت باعزت وید ہیں۔ نسخہ بازی کی نگاہ سے جب میں اس نسخہ کو دیکھتا ہوں تو نسخہ نگاہ میں جچ جاتا ہے۔ مگر پھر الجھ جاتا ہے اب تجربہ کیلئے آپ لوگوں کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تجربہ کریں اور بذریعہ اخبارات اسکی تصدیق یا تکذیب فرمائیں۔ وید جی نے نسخہ بتانے سے پیشتر فرمایا تھا کہ دیکھنا کر نسخہ چھپا کر رکھنا مگر وستو یہ ہونا مجھ سے ناممکن ہے وید جی کھری کھوٹی سنالیں گے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ بلا خون کے پھانسی کا حکم تو کسی کو ہو ہی نہیں سکتا۔

نسخہ کا جزو نہ ملنے کے سبب میں اسکو آزما سکا کیونکہ آجکل یعنی ماہ بیساکھ میں نہری علاقوں میں اسکی بیلیں اگتی ہیں۔ ساڑھ۔ ساون میں کہیں جاکر سخت ہونگی۔ چیز نہایت معمولی ہے۔

نسخہ :- کرنج جو ایک بہت ہی مشہور و معروف بیل ہے اسکی جڑ کا سفوف ایک
دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ بس ایک ہی خوراک کافی ہے۔

فوائد :- ضعف باہ کیلئے نہایت اعلےٰ درجہ کی اکسیر ہے۔ صرف ایک ہی خوراک سے
بقول ویدجی ہر قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے۔ اعلےٰ درجہ کا امساک پیدا ہوتا ہے۔
ب سے غضب کی بات ویدجی یہ بتلاتے تھے کہ دوائی کھانے کی رات ہی آدمی
مباشرت کئے نہیں رہ سکتا۔ نہایت غضب کی جادو اثر دوائی ہے۔

میرے اعتراضات :- میں نے ویدجی سے کہا کہ عضو مخصوص کی بیرونی کمی خوردنی
دوائے دور ہوتی بڑی مشکل ہے (میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا یہ اعتراض درست نہ تھا۔ تجربہ شاہد ہے
عضو مخصوص کی بیرونی کمی تو خوردنی دوا سے دور ہو سکتی ہے مگر خارجی دوائے جسم اور اعضائے
رئیسہ کی کمزوریاں کبھی دور نہیں ہو سکتیں۔ خوردنی دوا سے پیدا ہونے والی طاقت ہمیشہ پائیدار ہوتی
اور طلاؤں سے پیدا ہونے والی تیزی ہمیشہ مقامی خراش کا نتیجہ اور عارضی ہمیشہ چند روزہ۔ ایڈیٹر)
تو انہوں نے فرمایا جب تک آپ اس دوائی کو آزما کر نہ دیکھ لیں میرے سامنے ایک بھی
اعتراض نہ اٹھائیں۔ انہوں نے دعوے کے ساتھ کہا کہ اگر دوائی کسی بھی پہلو سے نکمی
ثابت ہو تو میں گنہگار!

ناظرین آب حیات سے میری عرض :- تازہ جڑ ملنے پر میں تو اسے ضرور آزماؤں گا مگر
آپ میں سے ہر ایک بھائی بھی کوشش کر کے اس کا تجربہ کرے اور بذریعہ آبحیات نتیجہ
سے سب کو مطلع کرے تاکہ جلد از جلد اس نسخہ کی سچائی یا جھوٹ کا فیصلہ ہو سکے۔ اس جڑ
کو آزمانے کے لئے کسی نامرد کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر ایک آدمی اپنی ذات پر آزما
کر دیکھ سکتا ہے۔

عشرت اندوزی کی جھپٹوں میں لطف کی انتہا

یہ نسخہ مجھے ریل کے سفر میں ایک چمار سے ملا تھا۔ عیاش لوگوں کیلئے عیاشی کا مزہ دوبالا

[illegible] اس سے، عجیب و غریب لطف خوب فرحت ہوتا ہے اگر کوئی حیل بکری ہی [illegible] چیزوں کی روشنی سے، میاں اور رات کا آزمودہ ہے۔ سب سے نرالی بات اس نسخہ میں یہ ہے کہ اس کے استعمال سے مرد و عورت دونوں کو یکساں لطف حاصل ہوتا ہے کہ ایسی کم دیکھی گئی ہے۔ تیس سالہ جوانی سے ڈھلی ہوئی عورت اس کے استعمال سے گرم ہو کر جوان ہو جاتی ہے۔ دوسرے مرد کو امساک بھی خوب ہوتا ہے۔ میرے دوست چمار نے تو اس نسخہ کو بتلاتے وقت بڑی تعریفیں کی تھیں۔ (چونکہ وہ ذات کا چمار تھا اور چند ٹوٹکے ہوتے ہی گمشدہ سی ہیں) مگر میں نے اپنے تجربہ کی بنا پر صرف اتنا ہی لکھا ہے جتنا کہ میں نے اسے خود پایا ہے۔

نسخہ :- مغز تخم املی۔ مازو بے سوراخ ہر دو ادویات ہم وزن لیکر خوب باریک غبار کی مانند کھرل کریں اور شیشی میں سنبھال رکھیں۔ وقت خاص سے ۱۵ منٹ پیشتر اس سفوف میں سے ایک چٹکی نکال کر پانی سے یا لعاب دہن سے ذکر پر پتلا سا ضماد کریں۔ خشک ہونے پر شریک مباشرت ہوں۔ خدا کی خدائی یاد آ جائیگی۔

ملاحظہ

کے ایک جزو مازو بے سوراخ کی لذت و مسک اور مضیق خاصیتوں پر پہلے کام دیو نمبر میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ دیکھئے کام دیو نمبر ایڈیشن اول کا صفحہ ۱۲۱ دوسرے ایڈیشن میں یہ نسخہ صفحہ ۱۲۴ پر ہے ——— ایڈیٹر

نوٹ :- چمار نے تو یہی دو درختوں کے پھل بتائے تھے۔ عرصہ دو تین سال تو میں اس دوا کو یونہی بناتا رہا۔ مگر کئی سال سے میں دو ایک دواؤں کا اور اضافہ بھی کرتا ہوں۔ جن کے اثر سے عورت بہت جلد منزل ہو جاتی ہے اور ان دواؤں کے اضافہ سے عورت کو لطف بھی غضب کا آتا ہے۔ اب پورا نسخہ جو اس وقت تیار کرتا ہوں سن لیجئے۔ مگر یاد رہے کہ پہلا دو پھلوں والا نسخہ اس سے بے ضرر ہے۔

نسخہ ۵۔ مغز تخم املی۔ بادام بے سوختہ۔ ہیرا بیل بتی۔ مقوزہ۔ سہاگہ۔
۱ تولہ ۱ تولہ ۳ رتی ۶ ماشہ ۳ رتی

باریک پیسکر محفوظ رکھیں اور حسب ضرورت لعاب دہن سے لگائیں۔

گوشت کا مکمل بدل

بوٹی کا سالن جو گوشت سے بدرجہا عمدہ تیار ہوتا ہے

غور فرمائیں وہ لوگ جو گوشت کھانا چاہتے ہیں مگر اہنسا پرمو دھرم کے عقائد سے ڈرتے ہیں۔ ہندوستان کی سرزمین میں خداوند تعالے نے وہ وہ بوٹیاں پیدا کی ہیں جن سے ہم اپنی تمام ضروریات زندگی اچھی طرح پوری کرسکتے ہیں آج میں آپکو اس حیرت انگیز بوٹی کا ذکر سناتا ہوں جو ملک امریکہ میں ہزاروں بیگھے کاشت کیجاتی ہے۔ اس کے متعلق میں آپ کو نہایت عجیب و غریب واقعہ سناتا ہوں۔ پچھلی برسات کے دنوں میں میں اپنے مہربان دوست چوہدری دھرت رام صاحب سب انسپکٹر نہر جالندھر کے ہاں ٹھیرا ہوا تھا۔ ایکدن شام کو کھانا کھاتے وقت جب روٹی کا ٹکڑا ساگ سے لگاکر منہ میں لے گیا۔ تو ساگ کی پھاڑیاں نہایت چکنی اور کچھ عجیب ہی قسم کی معلوم دیں۔ میں نے چوہدری صاحب سے پوچھا کہ آج دال کس چیز کی بنائی ہے تو انہوں نے بتایا کہ "آج یہ ساگ کھمبی (جو مشہور چیز ہے) کا ہے۔ گوشت میں اور اس سالن میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں ہوتا۔ اگر کسی گوشت کھانیوالے کو آپ اندھیرے میں کھمبی کا ساگ کھلا دیں تو وہ ہرگز ہرگز نہیں پہچان سکتا۔" مگر خیر میں نے تو آجتک کبھی گوشت نہیں کھایا جو میں آپ کے سامنے اس کی بابت کہوں۔ ہاں کھمبی کے تجربات پھر خوب کئے گھر آتے ہی ادھر اُدھر سے کھمبیاں لایا اور خوب مصالحہ ڈال کر سالن تیار کرایا اور کئی گوشت کھانے والوں کو بطور تجربہ کھلایا۔ سب کی زبان سے یہی نکلا کہ "کیا آپ بھی

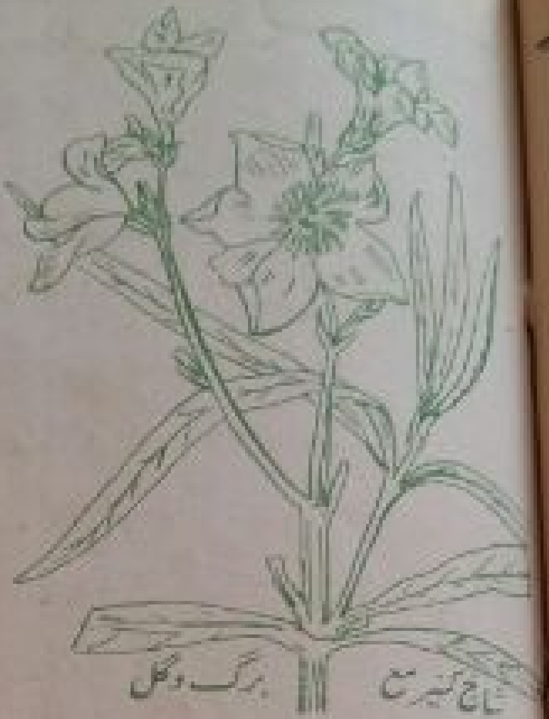

شاخ کنیر مع برگ و گل

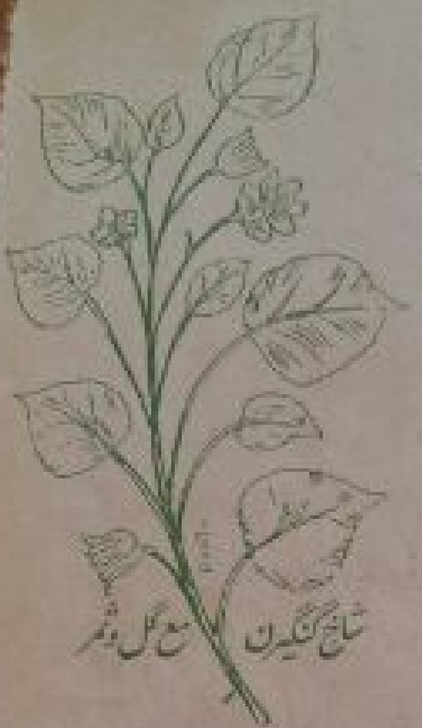

شاخ نگیرن مع گل و ثمر

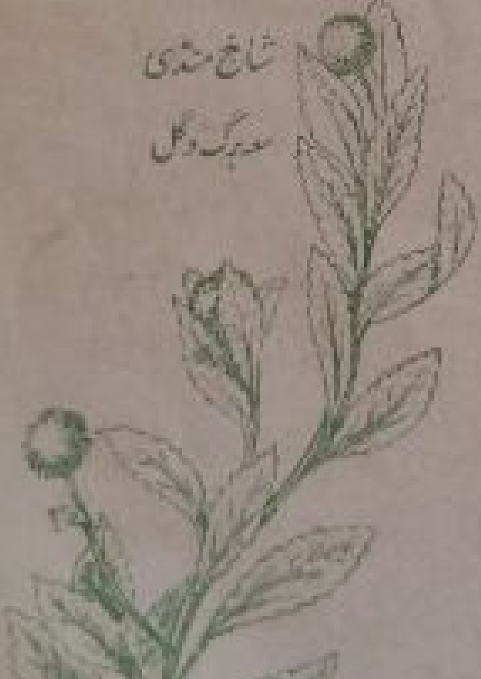

شاخ مہندی مع برگ و گل

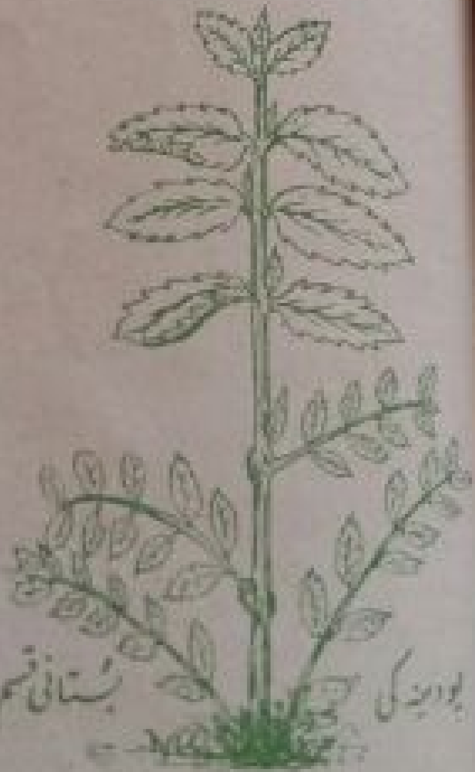

پودینہ کی بستانی قسم

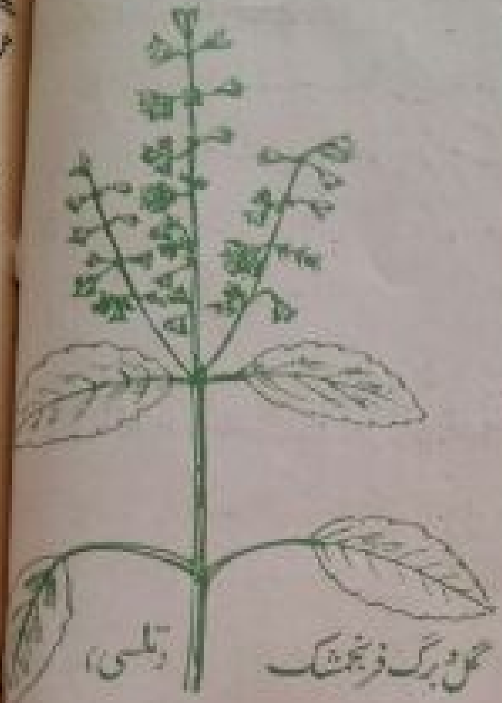

گل برگ فرنجمشک (تلسی)

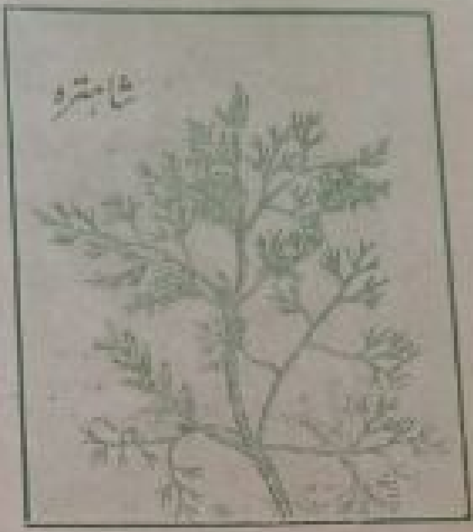

شاہترہ

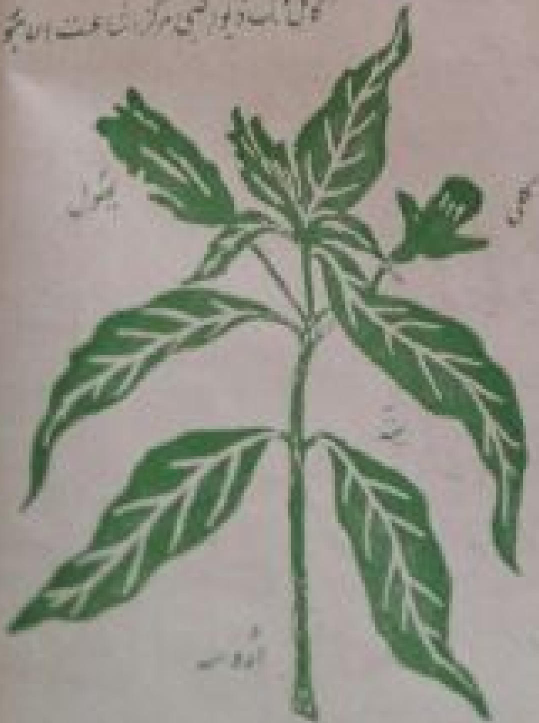

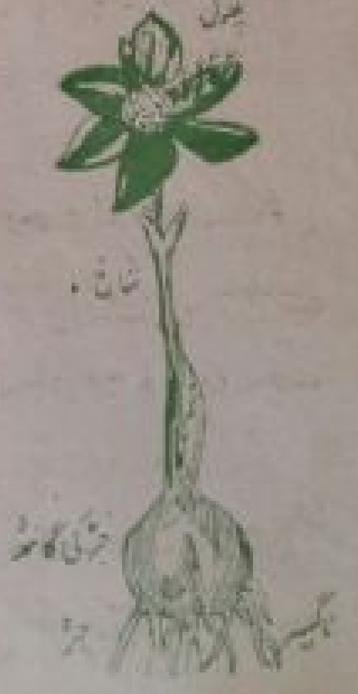
پھول
شاخ
جڑ کی گانٹھ

ت کھانا شروع کر دیتا ہے۔

کہ یہ ایک نہایت عجیب و غریب خود رو بوٹی ہے جسے عام طور پہ شہری۔ یہاتی سب لوگ جانتے ہیں۔ وہ بھائی جو گوشت کو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر چھوڑ نہیں سکتے۔ موسم برسات میں اس بوٹی کو استعمال کر سکتے ہیں۔ خود جانتے ہوں تو کسی کو بات کریں وہ عام چیز ہے۔

دہی بڑے بیچنے والے کی ایجادات پٹاکڑیں

لکھنؤ میں ایک دہی بڑے بیچنے والا ایک بوٹی کے پتوں سے پانی کے بتاشے بنایا کرتا تھا۔ بتاشے بڑے خوبصورت اور خوش ذائقہ بنتے تھے کہ آنکھیں دھوکا کھاتی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مشین میں بنائے گئے ہیں۔ بتاشے کے بیچ کی طرف بوٹی کا پتہ ہوتا تھا اور اسی پتہ کی وجہ سے ذائقہ ایسا لذیذ ہوتا تھا کہ بس کچھ نہ پوچھئے یہ تھا کہ یہ نسخہ کیسے اور کس طرح ملا فضول ہے اب آپکو اس بوٹی کا نام اور بتاشے بنانے کی ترکیب بتلائے دیتا ہوں۔ ہر ایک بھائی گھر میں تیار کر کے بوٹی کے بتاشوں کا ذائقہ دیکھ سکتا ہے

نام و حلیہ:۔ اس بوٹی کو علاقہ ہریانہ میں کنہوار (Kaunahava) بوٹی کہتے ہیں۔ لکھنؤ اور جگدیش پور کے علاقہ میں اسکو ٹپاڑا کہتے ہیں۔ زمین پر پھیلنے والا بیل نما پودا ہوتا ہے۔ پتے شیشم کے پتوں کے مشابہ مگر جسامت میں دوگنے تگنے بڑے ہوتے ہیں۔ باغات اور کوؤں پر میں نے اسے ہر جگہ دیکھا ہے۔

بتاشے بنانے کی ترکیب:۔ برگ کنہوار پر دونوں طرف بتاشوں والا بیسن لگا کر پکتے تیل میں چھوڑ دیں پتہ بیچوں بیچ دو حصوں میں منقسم ہو کر ایک کے دو بتاشے بنا دے گا۔ عجیب چیز ہے۔

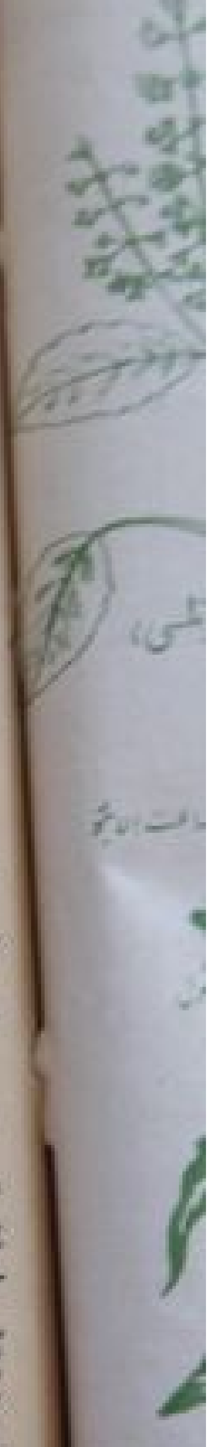

مرض برص کا نہایت کامیاب علاج بذریعہ جھولو بوٹی

جھڑا یا ہاتھو ایک قطعی عام بوٹی ہے۔ ہر ایک شخص نے اسکا ذائقہ کھایا ہوگا واقعی نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ مرض برص پر میرا تجربہ ہے اور مجھے اس پر پورا یقین ہے بیسیوں آدمیوں کو استعمال کروایا ہو۔ لگاتار دو ماہ کے استعمال سے برص قطعی جڑ سے چلا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال میں بھی کوئی الجھن نہیں ہے۔ یعنی دن میں پانچ بار ہاتھو کے پتوں کو برص کے سفید داغوں پر مل دیا کیجئے اور اسی بوٹی کا خشک ساگ (بھجیا) دونوں وقت سیاہ مرچ اور سیندھا نمک ملا کر کھایئے۔ انشاء اللہ دو ماہ میں کامل شفا ہو جائیگی۔ نہایت سادہ مگر حیرت انگیز نسخہ ہے بڑے بڑے قیمتی نسخوں سے بازی لے جاتا ہے۔

جگ بیتی کیا کہیئے آپ بیتی ہی کہیئے گا

9

ہماری مایوسی اور ایک سادھو کا گٹھیا توڑ نسخہ

مدت کا ذکر ہے میرے چچا صاحب چودھری کشن چند بہاولپور سے مرض گٹھیا میں نہایت بری طرح سے بیمار ہو کر گھر آئے۔ ان کے جوڑ جوڑ میں نہایت سخت درد تھا اور تمام اعضا میں سوزش تھی۔ ہم موٹر سے اتار کر چارپائی میں ڈال کر گھر لائے۔ عرصہ تین ماہ تک ہر طرح کے دیسی یونانی اور انگریزی علاج کروائے مگر افسوس کہ ذرا بھی فائدہ نہ ہوا وہی حالت رہی۔ بیچارے زندگی سے تنگ آگئے۔ وہ خود کیا تمام گھر والے دکھی ہو گئے۔

ایک دن وہ پڑے پڑے بانس کی نے سے جو گھڑے میں ان کے پانی پینے کے لئے رکھی ہوئی تھی پانی پی رہے تھے۔ کہ ایک فقیر آٹا مانگنے آیا۔ بیمار کے تمام حالات

دا کیوں گھبراتے ہو۔ آپکو دو دن میں راضی کر دوں گا۔ اُسوقت تو وہ آ گئے مگر یا اور میری دیگچی سے کہہ گیا کہ میں شام کو آؤنگا تم کھیت سے ایک تازہ تمہ (تمہ یعنی جنگل کا پھل) منگوا لینا۔

آدمی بھیج کر تمہ منگوا لیا گیا اور بابا جی بھی شام کو آ پہنچے۔ انہوں نے ایک قلعی دار لگا کر تمام تمہ کا گودا اس دیگچی میں ڈالا اور پھر اس میں ایک سیر پختہ پانی ڈال کر اتنا کہ پانی قریب دو چھٹانک کے رہ گیا۔ پھر اس میں چینی ملا کر اس کے تولہ تولہ کے لڈو بنائے اور اگلے روز صبح کو ایک لڈو کھلایا۔ ایک لڈو سے پیٹ میں درد ہونا شروع ہوا۔ پھر بابا جی نے دوسرا لڈو دیا۔ دوسرے نے پہلے سے بھی زیادہ درد کر دیا اور چچا جی مارے پیٹ کے درد کے بیتاب ہو گئے۔ پھر بابا جی نے تیسرا لڈو دیا جسکے دینے سے پیٹ کا درد دھیما ہونا شروع ہوا اور ایک گھنٹہ میں درد قطعی بند ہو گیا۔ ایک گھنٹہ کے بعد دست شروع ہوئے۔ کل ۱۵ دست آئے۔

ان دستوں کا یہانتک اثر ہوا کہ اٹھ پھر خوب چلنے پھرنے لگ گئے۔ اگلے دن ایک دفعہ بابا جی نے تین لڈو ایک دم دے دیئے۔ ان لڈوؤں سے ان کو آٹھ دست آئے۔ تیسرے دن دوائی پھر نئی تیار کی گئی کیونکہ پہلی ختم ہو چکی تھی۔ اب خوراک تیسرے دن بھی اتنی ہی دی گئی۔ دست چار پانچ آئے۔ اس طرح چار پانچ روز میں مرض گٹھیے سے چھٹکارا مل گیا۔

اب دیکھئے اس تمہ کی کرامات انگریزی انجکشنوں اور آیورویدک رسوں سے فائدہ نہ ہوا۔ اور اس معمولی سے پھل سے فائدہ ہو گیا۔ اب آپ خود سوچ لیں کہ یہ کتنے فیصدی مرض گٹھیئے کی کامیاب دوا سمجھیں گے۔ اب میرے چچا صاحب کا تو دستور ہی یہ بن گیا کہ جہاں کسی نے جوڑوں کا درد بتایا۔ فوراً اسے ایک ٹکی اس دوائی کی دے دی۔ اپنے پاس ایک مٹی کی برنی بھرے رکھتے ہیں۔ جب بھی ختم ہو جاتی ہے فوراً بنا لیتے ہیں۔

حیرت انگیز بوٹی جو مچھردانی کا کام دیتی ہے

مکھی اور مچھروں کا شکار کرنیوالی شکاری بوٹی

موسم برسات میں بعض علاقوں میں تو مچھر سونا تک حرام کر دیتے ہیں۔ کہیں مچھردانیاں لگائی جاتی ہیں۔ کہیں دھواں کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ جان ایک آفت میں آجاتی ہے میں اپنے دوست کرشن کے جڑی بوٹی نمبر کے لئے یہ راز اپنے سینے سے نکال رہا ہوں ورنہ میرا ارادہ اس راز سے پیسے کمانے کا تھا۔

خیر اب سنئے وہ حیرت انگیز بوٹی چیتہ بوٹی ہے۔ جس کا ذکر آپ میرے قلم سے اسی نمبر میں کسی دوسری جگہ عضو مخصوص کے تمام بیرونی نقائص دور کرنے کے بارے میں پڑھیں گے۔ اس کی ٹہنیاں بانس کی لکڑی کی طرح ہوتی ہیں۔ علاقہ ہریانہ میں نہری علاقوں میں ہزاروں من پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک شکاری بوٹی ہے۔ مچھر اور مکھیوں کا شکار اس بوٹی کا من بھاتا شغل ہے۔ مچھر اور مکھی وغیرہ ادھر اس بوٹی پر بیٹھے نہیں کہ ادھر چت ہو کر گرے نہیں۔ بزرگوں نے اس کا چیتہ نام بھی اس شکاری خاصیت کو دیکھکر رکھا ہے

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ مچھروں کو مار ڈالتی ہے تو پھر مچھردانی کا کام کیسے دے سکتی ہے؟ اب میں بتاتا ہوں کہ اس معمولی سے پودے کے ہوتے ہوئے مچھردانی کی ضرورت کیوں نہیں رہتی۔ بات یہ ہے کہ مچھر سب سے پہلے سبز پودے سے جاکر ٹکراتا ہے اسلئے اگر سونے کی جگہ پر یا گملوں میں اور چھتوں پر اسکے پودے لگا دیے جائیں تو مچھر اس سے ٹکرا کر مرجائیں گے۔ اور وہاں سونے سے ہم مچھروں سے قطعی محفوظ رہینگے۔ مزید لطف یہ کہ مچھر جان سے مرجاتے ہیں۔ جو مچھردانی سے ناممکن ہے اسلئے ملیریا کو روکنے کیلئے بھی یہ بوٹی ہیلتھ آفیسر کا کام دیتی ہے جبکہ اسکے ہوتے ہوئے ماسکیٹو آئل اور مچھر مارنیوالی پچکاریاں خریدنیکی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ کیوں ہے نہ عجیب چیز؟

لاکھ لاکھ روپیہ کا ایک ایک نسخہ

اس عنوان کے ماتحت ان تمام سربستہ رازوں کا انکشاف کیا جاتا ہے جن کا ہجات کی گذشتہ اشاعتوں میں اسی عنوان کے ماتحت اشتیاق دلایا جاتا ہے۔۔۔ اعلان کردہ نسخہ جات میں سے کوئی نسخہ باقی آئندہ کے وعدہ پر نہیں اٹھا رکھا گیا۔ ایک ایک کرکے شمار کر لیجیے تمام نسخہ جات کا راز ذیل میں افشا کر دیا گیا ہے۔

اعلان کردہ نسخہ جات کے علاوہ باقی جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ بن مانگے موتی ہیں

ایڈیٹر

(۱) وہ حیرت انگیز بوٹی جسکی پہلی ہی خوراک سے شورش انگیز جنون کے مریض کو گہری نیند آنی شروع ہو کر چند ہی روز میں مرض (پاگل پن کو پورا پورا فائدہ ہو جاتا ہے)

یہ بوٹی چھوٹی چندن ہے۔ اسکے متعلق تفصیلی واقفیت ایک الگ مضمون میں بہم پہنچائی گئی ہے یہ مضمون اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ پر دیکھیے۔ نیز اس کی تصویر بھی اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ پر دی گئی ہے۔

(۲) وہ بوٹی جسے ایک چاول بھر کی مقدار میں کھا لینے سے سخت سے سخت سردیوں میں بھی شدت کی گرمی محسوس ہونے لگتی ہے۔

یہ بوٹی تندورا ہے۔ اس کا ذکر جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں پہلے آچکا ہے وہاں دیکھ لیجیے۔ یہ بوٹی کشمیر میں پیدا ہوتی ہے۔ اسکے جو دو فائدے جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں بتائے گئے ہیں وہ مجرب اور درست ہیں۔

(۳) وہ بوٹی جس کی ایک ہی خوراک سے جون کی گرمیوں میں بھی دسمبر کا جاڑا لگنے لگتا ہے۔

یہ بوٹی شنکھ پھلی ہے۔ جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں اسکا ذکر پہلے آچکا ہے۔

(۴) وہ بوٹی جسے جانے کرنے سے زہریلے سے زہریلا سانپ بھی اندھا اور بے بس ہو جاتا ہے۔

یہ بوٹی ناگدون ہے۔ لیکن ناگدون کی وہ قسم جسکی شکل و صورت بالکل سانپ سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے پتوں پر سانپ کے جسم کے سے چتکبرے نشان ہوتے ہیں اور اس کی ڈنڈی بھی بالکل سانپ کے جسم کی طرح چتکبری ہوتی ہے۔ پھول شوخ سُرخ پودا بہت خوشنما اور ایک گز تک بلند سرسبز پہاڑوں اور جنگلوں میں ملتی ہے۔ یہ سانپ کاٹے کا بہترین تریاق بھی ہے۔ چھ ماشہ بوٹی تازہ پانی کے ساتھ گھوٹ کر پلادینے سے سانپ کا زہر بالکل اتر جاتا ہے۔

(حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب روڑوی)

(۵) وہ بوٹی جسے ہاتھ میں لیکر زہریلے سے زہریلا بچھو پکڑ لیجئے مگر وہ ڈنک نہ مار سکے گا۔

یہ پھکنڈہ کی جڑ ہے۔ پھکنڈہ کا دوسرا نام چرچٹہ بھی ہے۔ یہ مشہور بوٹی ہے۔ عام چیز ہے اسلئے حلیہ وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو معلوم نہ ہو تو کسی اور سے پوچھ لیجئے گا۔ اس کی متذکرہ بالا خصوصیت کی سینکڑوں دفعہ تصدیق ہو چکی ہے۔ نباتات کے ایک مضمون نگار جناب صوفی رام روپ صاحب ورمن اس پر کچھ اضافہ بھی تجویز فرماتے ہیں۔ اس عنوان کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کسی خط میں انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ بچھو پکڑنے کی جڑی چرچٹہ کی جڑ ہے۔ یہ نسخہ بالکل درست ہو۔ مگر جڑ

ذکر کیے ہیں چار رسول کے ذیل میں جگہ لینا ضروری ہے۔ میرا جیسوں رمز کا لوگوں کو دکھانا بڑا تماشہ ہے۔ —

ایڈیٹر

(۵) وہ بوٹی جس کی پہلی ہی خوراک سے سیروں دودھ بآسانی ہضم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔

یہ بوٹی گپ تُنی کے نام سے کشمیر کے بعض مقامات پر ملتی ہے۔ اور کوئی دوسرا نام اس کا معلوم نہیں ہو سکا۔ پہاڑی اسی نام سے جانتے ہیں۔ حلیہ تصویر سے ظاہر ہے اس کی جڑ کو لے کر سایہ میں خشک کر کے اس کا سفوف تیار کریں۔ ایک تولہ سفوف اور آٹھ دس تولہ گوشت کا قیمہ لیکر دونوں کو پکائیں اور صبح نہار منہ یہ قیمہ کھائیں — قیمہ کھانے کے بعد پیاس لگتی ہے۔ آدھ آدھ سیر دودھ پیاس لگنے پر پیتے رہیں جسے ایک سیر دودھ ہضم ہو سکتا ہو اسے اس بوٹی کے استعمال سے تین چار سیر دودھ بآسانی ہضم ہو جاتا ہے۔ قوت باہ پر یہ دوا خاص طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ضعف باہ اور خصوصاً وہ ضعف باہ جو ضعف معدہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہو اس کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتا ہے — بوٹی کا فائدہ مسلم ہے۔ مگر مشکل یہ ہوئی کہ بوٹی مجھے زیادہ مقدار میں مل نہیں سکی۔ کشمیر میں آبحیات کے پچاسوں خریدار ہیں کوئی صاحب یہ بوٹی تلاش کرا کے مجھے بھجوا دیں تو شکریہ ادا کرنے کے علاوہ مناسب قیمت بھی دینے کو تیار ہوں — جو لوگ گوشت نہ کھاتے ہوں میرا خیال ہے کہ وہ سالم نخود میں یہ بوٹی پکا کر استعمال کریں تو بھی اتنا ہی فائدہ ہونے کی امید ہے جتنا کہ گوشت سے۔ یہ بوٹی آنے پر گوشت کے قیمہ کے بجائے سالم نخود کے ساتھ اس کا تجربہ کر کے اس کا نتیجہ آبحیات میں شائع کر دیا جائے گا۔

(۶) وہ بوٹی جس کے ذریعہ ایک تولہ کچی شنگرف ایک ہی خوراک میں کھلائی جا سکتی ہے۔

یہ بوٹی ناڑی ہے۔ اس کا دوسرا نام رواڑی بھی ہے۔ گیہوں کے کھیتو میں اور اس سے بھی زیادہ مسور کے کھیتوں میں یہ بوٹی عام طور پر پائی جاتی اس کا تخم مسور کے دانہ کے ہم رنگ ہوتا ہے۔ لیکن مسور کے دانہ کی طرح درمیان سے ابھرا ہوا اور کناروں سے پتلا نہیں بلکہ گول ہوتا ہے۔ اور مسور کے دانہ جیسی قدر بھی۔ مسور کی دال میں اکثر راڑی مل جاتی ہے تو دال کے ساتھ گلتی نہیں اس لیے عقلمند اور واقف کار کسان اسے مسور کی دال میں سے چن کر نکال دیتے ہیں ـــ یہ مشہور چیز ہے۔ اب بھی آپ نہ جانتے ہوں تو کسی بوڑھے کسان سے یہ حلیہ بتا کر اس کی شناخت کرا لیں ـــ تخم رواڑی کے ہموزن شنگرف رومی لیجئے (شنگرف مصفیٰ ہو تو بہتر ہے) دونوں کو باریک پیس کر محفوظ رکھیئے۔ اس کی پہلی خوراک چھ ماشہ کی دی جائے۔ جس میں تین ماشہ شنگرف ہوگی۔ خوراک گائے یا بھینس کے تازہ بتازہ کچے دودھ کے ساتھ دینی چاہیئے۔ دودھ میں میٹھا وغیرہ ملایا جاسکتا ہے۔ دوسری خوراک سردیوں میں تیسرے دن اور گرمیوں میں چھٹے روز دینی چاہیئے۔ اس دوران میں غذا دودھ چاول گھی۔ میٹھے پھل۔ اور میٹھے پھلوں کے رس کے سوا اور کچھ نہ ہونی چاہیئے۔ موٹے بدن کے آدمیوں میں اس دوا کی برداشت کی زیادہ قوت ہوتی ہے اور دبلے پتلے آدمیوں میں کم۔ سردی کا موسم ہو اور دوا لینے والا بلغمی مزاج کا موٹا تازہ آدمی ہو تو اسے پہلی ہی خوراک ایک تولہ کی دی جاسکتی ہے۔ جس میں چھ ماشہ ہی شنگرف ہوگی۔ اس کے برخلاف دوا لینے والا دبلا پتلا گرم مزاج کا ہو اور موسم بھی گرمی کا ہو تو پہلی خوراک چھ ماشہ سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے ـــ پھر جب موافق آجائے نہیں آتی تو اس سے متلی، قے، اور اسہال وغیرہ کی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں ـــ جب موافق تو رفتہ رفتہ خوراک بڑھاتے جائیں۔ حتیٰ کہ دو تولہ تک پہنچ جائیں (جس میں ایک تولہ

کی شگرف ہوگی) ——— چھ سات خوراکوں کے استعمال سے جریان، رقت انزال، اور ضعف باہ وغیرہ مردانہ امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ بقیہ

(۸) وہ حیرت انگیز بوٹی جو پارے کے کچے کشتہ کو ایک ہی ہفتہ میں پیشاب کے راستے خارج کر دیتی ہے۔

میرے تجربے میں اس قسم کی پچاسوں بوٹیاں ہیں لیکن سب سے آسانی سے ملنے والی بوٹی تلسی ہے۔ تلسی بہت ہی مشہور و معروف پودا ہے تاہم کسی صاحب کو معلوم نہ ہو تو کسی پوجا پاٹھ کرنے والے برہمن سے دریافت کر سکتے ہیں۔ اس بوٹی کے دو تولہ پتے کر پانی ملا کر خوب گھوٹ چھان کر روزانہ نہار منہ پلائیں۔ ایک ہی ہفتہ میں پارہ کا کچا کشتہ پیشاب کے راستہ خارج ہو جائے گا۔ تلسی کے ساتھ مکو (عنب الثعلب یہ بھی بہت مشہور و عام بوٹی ہے) کے پتے دو تولہ بھی ملائے جائیں تو اور بھی بہتر ہوگا۔ بدستور گھوٹ کر پلائیں

(۹) وہ بوٹی جسکے استعمال سے لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہوتا ہے

ایسی پچاسوں بوٹیاں ہیں جن کے استعمال سے لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ کو وہ بہت آسانی سے مل جانے والی بوٹیاں بتائے دیتا ہوں۔ اور وہ بھنگ اور شیولنگی ہیں۔ دونوں کے تخم مطلوب ہیں۔ بھنگ کے تخم بھنگ کے ٹھیکہ سے اور شیولنگی کے تخم تمام مشہور و معروف آیورویدک دواخانوں سے عام طور پر مل جاتے ہیں۔ جب حمل ٹھہرے ہوئے دو ماہ ہو جائیں تو عورت کو ہدایت کر دیں کہ بھنگ کے بیج سالم (باریک پیسنے کی ضرورت نہیں) تازہ پانی کے ساتھ صبح نہار منہ پھانک لیا کرے۔ اور شیولنگی کے بیج سالم شام کا کھانا کھانے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اسی طرح تازہ پانی سے پھانک لیا کرے۔ یہ عمل پورے ایک ماہ تک جاری رکھیں

ـــــ رنگی کی بجائے دکھ پیدا ہو گا ـــــ ایڈیٹر

(۱۰) وہ بوٹی جس کی ایک ہی خوراک سے سخت سے سخت طاعون دور ہو جاتا ہے۔

یہ بوٹی لاجونتی ہے جو باغات میں عام ملتی ہے اس کے تخم دوا فروشوں کے ہاں سے بہت ہی سستی قیمت پر مل سکتے ہیں۔ یہ تخم لے کر آپ خود ہی گملوں میں اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ میں نے اس کے کئی پودے لگا رکھے ہیں ـــــ اس بوٹی کے پتوں کو کوٹ کر ان کا رس چار تولہ نکال کر ایک ہی مرتبہ پلا دیں۔ اور نتیجہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ ـــــ باقی سب کچھ برائے طبیب ـــــ ایڈیٹر

(۱۱) وہ بوٹی جسے نبض پر باندھ دینے سے تین ہی چار گھنٹہ میں پلیگ کی گلٹیاں دب جاتی ہیں اور بخار اتر جاتا ہے۔

یہ بوٹی جل دھنیا ہے۔ جسے کوڑ بوٹی اور لنگڑی بھی کہتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے عموماً ملتی ہے۔ دہلی میں جمنا کے کنارے میں نے اسے اس کثرت سے دیکھا ہے کہ چھکڑوں کے چھکڑے اس سے بھرے جا سکتے ہیں۔ پتے دھنیے کے پتوں سے بالکل ملتے جلتے۔ پودا دو تین بالشت اونچا۔ جسے پھل بالکل فلفل دراز (مگھ پیپل) جیسا لگتا ہے۔ پتوں کو چبائیں تو مرچوں کی طرح زبان کو کاٹتے ہیں۔ ان کا رس کسی نرم جگہ پر لگا دیا جائے تو وہاں خارش پیدا کرتا ہے۔ ان کو کوٹ کر جسم کے کسی حصہ پر باندھ دیا جائے تو وہاں جلن ہو کر آبلہ پڑ جاتا ہے ـــــ یہ بوٹی طاعون کیلئے اکسیر ہے۔ لائق طبیب اسے بیسیوں طریقوں سے استعمال کرا کے فائدہ اٹھا سکتا ہے ـــــ

اس بوٹی کو تازہ بتازہ لے کر کوٹ کر ٹکیہ بنا کر مریض کی نبض پر باندھ دیں۔ چند گھنٹوں میں وہاں آبلہ ہو جائے گا۔ اسے سوئی سے چھید کر کے پانی نکال دیں۔ پھر اس پر مکھن لگا دیں ——— بس گلٹی دب جائے گی اور بخار اتر جائے گا ——— لیکن گلٹی دب جانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ لمحہ بہ لمحہ افاقہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بوٹی طاعون کے زہر کو فنا کر دیتی ہے ——— باقی برائے طبیب ——— ایڈیٹر

(۱۲) وہ بوٹی جسے گھوٹ کر پلا دینے سے ایک تولہ سنکھیا کھایا ہوا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یہ بوٹی ارنڈ ہے جو ایک عام مشہور پودا ہے۔ اس کی کونپلیں ایک تولہ لے کر گھوٹ چھان کر پلائیں ——— پھر پلائیں ——— اور پھر پلائیں حتےٰ کہ قے کے راستے تمام سم الفار معدہ سے نکل جائے ——— اسہال بھی ہو جائیں تو کوئی اندیشہ نہیں ——— زیادہ سم الفار خود بھی معدہ میں نہیں ٹھیرتا ——— باقی کے لئے یہ بوٹی کافی ہے ——— اسی قسم کی اور بھی بیسیوں بوٹیاں ہیں مگر ان کے ذکر کی گنجائش یہاں نہیں ہو۔ ناظرین خواہش کرینگے تو جڑی بوٹی نمبر کے کسی دوسرے حصہ میں ان بوٹیوں کا ذکر کر دیا جائے گا ——— ایڈیٹر

(۱۳) وہ بوٹی جسے نبض پر باندھ دینے سے شرطیہ طور پر تیسیہ بخار نہیں چڑھتا۔

بیسیوں بوٹیوں میں یہ تاثیر ہے کہ اگر انہیں تیسیہ بخار چڑھنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے نبض پر باندھ دیا جائے تو بخار نہیں چڑھتا۔ مگر یہاں موضع

صرف ایک ہی کا طلبگار ہے۔ باقی کا ذکر اس کتاب کے کسی اور حصہ میں ہوگا ———

بیل جو ایک بہت ہی مشہور و معروف بوٹی ہے اسے تازہ بتازہ لے کر کوٹ کر ٹکیہ بنائیں اور بخار چڑھنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پیشتر نبض پر باندھیں وہاں آبلہ ہو جائے گا۔ سوئی سے چھید کر پانی نکال دیں۔ اور وہاں مکھن لگا دیں۔ ایک دن میں ٹھیک ہو جائے گا ———

تپ بخار کو روکنے کے لئے یہ شرطیہ نسخہ ہے ——— اڈیٹر

(۱۴) وہ بوٹی جس کے پھول جتنی تعداد میں کھاؤ شرطیہ طور پر اتنے ہی سال تک آنکھ نہ دکھے۔

یہ بوٹی منڈی ہے۔ جسے گورکھ منڈی بھی کہتے ہیں۔ بہت مشہور بوٹی ہے برسات میں پیدا ہوتی ہے۔ نہار منہ اس کی ڈوڈی (پھول) تازہ بتازہ جتنی تعداد میں نگل لیں (چبانے کی ضرورت نہیں) شرطیہ طور پر اتنے ہی سال تک آنکھ نہ دکھے گی ———

اڈیٹر

(۱۵) وہ بوٹی جس کے دو تین پتوں کے صرف ایک دو دفعہ پشت پر مل دینے سے سوکھتا ہوا بچہ شرطیہ طور پر موٹا تازہ ہونے لگتا ہے۔

ایسی کئی بوٹیاں ہیں۔ لیکن موضوع صرف ایک کا طلبگار ہے ———

دو تین بنگلہ پان لے کر اچھی طرح کتھا چونا وغیرہ لگا کر کنگھی بوٹی کے دو تین پتوں کے ساتھ منہ میں رکھ کر چبائیں اور پیک بچہ کی پشت پر (ریڑھ کی ہڈی پر) لگائیں اور ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملیں۔ چند منٹ بعد باریک باریک کرم نمودار ہوں گے ان کو چن دیجئے پھر دوبارہ پیک لگائیے اور کرم چن دیجئے۔

— تین چار روز تک ایسا کرنے سے سوکھتا ہوا بچہ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔

لاہور کے ایک بہت ہی مشہور و معروف دواخانہ ہے جس کے مالک ایک پنڈت جی ہیں۔ یہ دوا ایک بچے کے لئے ایک روپیہ میں ملتی ہے۔ — صرف دوا ایک روپیہ میں دی جاتی ہے۔ نسخہ نہیں بتایا جاتا۔ — ایک بچہ کے لئے دوا کی قیمت ایک روپیہ ہے تو نسخہ کی قیمت ایک سو روپیہ بھی ہو تو کیا زیادہ ہے؟ — اس سے آپ آبحیات کے اس خاص نمبر کی قیمت کا اندازہ لگا لیجئے جس میں ایسے سینکڑوں بیش قیمت راز افشا کر دئے گئے ہیں — قدر کیجئے تو یہ نمبر ہزاروں روپیہ قیمت کا ہے۔ ورنہ ڈیڑھ سو صفحہ کی ضخامت اور کئی بلاک کی تصویروں کو دیکھکر رائج الوقت بازاری قیمت ڈیڑھ روپیہ تو یقیناً اس کی کوئی قیمت نہیں ہے — اس نمبر کو اگر آپ پسند کرتے ہیں تو اس کے حصہ دوم کو اور بھی زیادہ پسند کریں گے۔ ابھی سے حصہ دوم کے لئے درخواست بھیجدیں تو حصہ دوم کی قیمت آب حیات کے خریداروں سے ڈیڑھ روپیہ کی بجائے صرف بارہ آنے لی جائے گی۔ اور عام خریداروں سے سوا روپیہ (عہ) شائع ہو چکنے کے بعد آبحیات کے خریداروں سے ایک روپیہ اور عام خریداروں سے ڈیڑھ روپیہ قیمت وصول کی جائیگی — جو بالکل برائے نام ہے۔

کنگھی بوٹی ایک مشہور بوٹی ہے اس کا پودا ڈیڑھ فٹ سے لیکر چھ سات فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ شاخیں گھنی اور پتے کنگرہ دار پھول کا رنگ شوخ زرد۔ پھل دندانہ دار کنگھی کیطرح لیکن گول (اس کا پھل چونکہ کنگھی کیطرح دندانہ دار ہوتا ہے اسلئے اسے کنگھی کہتے ہیں) اس پھل میں سیاہ رنگ کے بیج ہوتے ہیں + ایڈیٹر

صاحبانِ کمال کے سینے کے راز

اس عنوان کے ماتحت ان تمام عجیب و غریب نسخہ جات کا راز افشا کیا جاتا ہے۔ جن کا اعلان اسی عنوان کے ماتحت آبحیات کی گزشتہ اشاعتوں میں ہوتا رہا ہے ——— جو نسخہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ پر درج ہے اس کا حوالہ بھی اسی عنوان کے ماتحت دے دیا گیا ہے تاکہ ناظرین پر بخوبی ظاہر ہو جائے کہ اعلان کردہ نسخہ جات میں سے کوئی نسخہ پوشیدہ نہیں رکھا گیا ——— باقی جو کچھ اس نمبر میں پیش کیا گیا ہے وہ اعلان کردہ نسخہ جات سے سوا ہے۔ اسے بن مانگے موتی کہیے ——— موعودہ جواہرات یہ لیجیے یہ حاضر ہیں ——— ایک ایک کر کے گن کر پورے کر لیجیے

ایڈیٹر

(۱) ایک وہ بوٹی جسے ایک مرتبہ ہاتھ سے چھو لینے پر ہاتھ میں یہ تاثیر آجاتی ہے کہ جہاں بچھو کے کاٹے کے مقام پر اسے پھیرا وہیں تکلیف اور درد غائب اور بے زہر قطعی طور پر کافور

کئی سال ہوئے میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ مجھے ایک سنیاسی صاحب نے بکمال مہربانی ایک عمل عطا فرمایا ہے اور وہ عمل ایسا عجیب و غریب ہے کہ اس سے ہاتھ میں یہ تاثیر آجاتی ہے کہ بچھو یا بھڑ کے کاٹے کے مقام پر ادھر ہاتھ پھیرا نہیں کہ ادھر درد غائب ہوا نہیں۔ میں نے کہا کبھی رمل عمل کا تو میں قائل نہیں ہوں۔ تاہم اگر کوئی قابل قدر چیز

ہے تو دا ہیے۔ ابھی آپ کے سامنے اس کا تجربہ کرتا ہوں ——— کچھ دیر کے بحث مباحثہ کے بعد انہوں نے مجھے یہ عمل بتایا جو اس طرح ہے کہ آم کے درخت کا مور (مور جانور نہیں بلکہ آم کے درخت کا وہ پھول (بور) جو پھل لگنے سے پیشتر آم کی شاخوں کے سروں پر دیکھا جاتا ہے) جب پہلی مرتبہ دیکھو تو اسے اپنے ہاتھوں سے چھو لو تو بس ہاتھوں میں یہ تاثیر آجائے گی کہ ادھر بچھو کے کاٹے کے مقام پر ہاتھ رکھا اور ادھر درد غائب۔ لطف یہ کہ ایک ہاتھ سے مور کو چھوؤ گے تو ایک ہاتھ میں یہ تاثیر آئے گی اور دونوں ہاتھوں سے چھوؤ گے تو دونوں ہاتھوں میں ——— پھر انہوں نے یہاں تک مبالغہ کیا کہ چلتی ٹرین میں بیٹھے ہوئے اگر پہلی مرتبہ آم کا مور کہیں نظر آجائے تو وہیں مور کی طرف ہاتھ پھیلا دینے سے ہاتھوں میں مذکورہ بالا تاثیر آجاتی ہے۔

یہی نسخہ کچھ ردوبدل کے ساتھ میں نے پہلے بھی کئی کتابوں میں دیکھا تھا مگر اس کی صداقت کا یقین نہ مجھے کتابوں میں اس کا ذکر پڑھ کر آیا تھا اور نہ اب اپنے دوست کی زبانی اس کی ساحرانہ تاثیر کا قصہ سن کر آیا ——— تاہم اپنے دوست کی زبان سے اس کی ساحرانہ تاثیر کا ذکر سن کر میرے دل میں اس کی آزمائش کا شوق ضرور پیدا ہو گیا۔

اس عمل کی (جو بظاہر ایک مضحکہ خیز معلوم ہوتا تھا) آزمائش کا اشتیاق پیدا ہونے پر میں نے ضلع انبالہ میں جہاں آم کے درخت عام ہوتے ہیں اپنے بعض دوستوں سے اس عمل کا ذکر کیا اور ان سے اس کی آزمائش کا وعدہ لیا ——— آزمائش کی جو رپورٹیں پانچ چھ جگہ سے گذشتہ دو تین سال میں میرے پاس پہنچی ہیں ان سے یہ تو صاف ظاہر ہے کہ آم کے درخت کے بور میں یہ تاثیر تو ضرور اور یقیناً ہے کہ اسے ہاتھوں میں خوب اچھی طرح مل لینے پر ہاتھوں میں یہ تاثیر آجاتی ہے کہ بچھو کے کاٹے کے مقام پر ہاتھ پھیرنے سے درد قطعاً غائب ہو جاتا

ہے ——— کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ یہ عمل کر لینے سے دوبارہ کہرنے کے وقت تک ہاتھوں میں یہ تاثیر موجود رہتی ہے اور دوبارہ کہرنے پر زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کی صداقت یا عدم صداقت کے متعلق نہ تو تجربہ کرنے والوں کی رپورٹ سے کچھ معلوم ہو سکا اور نہ میں اپنے ذاتی تجربہ و قیاس کی بنا پر اس کے متعلق آپ کو کوئی صحیح بات بتا سکتا ہوں۔ لہذا اس کا آپ خود تجربہ کرکے دیکھئے اور اپنے تجربہ کے نتائج "آب حیات" میں ضرور شائع کرائیے۔

چلتی ٹرین میں بیٹھے ہوئے ہی دور سے آم کے پھولوں کی طرف ہاتھ پھیلا دینے سے ہاتھوں میں مذکورہ بالا تاثیر آجاتی ہے یا نہیں ——— اس کا بھی آپ خود ہی تجربہ کر دیکھئے۔ بغیر تجربہ کئے نہ تو میں اسکی مخالفت میں کچھ کہنا چاہتا ہوں اور نہ اس کی صداقت کو ماننے کیلئے تیار ہوں۔

پھر کہا جاتا ہے کہ اس عمل سے ہاتھوں میں یہ تاثیر بھی آجاتی ہے کہ ہاتھ سے چھونے سے سانپ کا زہر بھی دور ہو جاتا ہے۔ اس بات کا بھی آپ خود ہی تجربہ کیجئے۔ ہمارا تجربہ اس کے متعلق آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا تاثیر ہاتھوں میں صرف اسی صورت میں آسکتی ہے جبکہ آم کے کہرے کو پہلی نظر دیکھنے پر اسے ہاتھوں سے چھو لیا جائے ——— لیکن یہ بات ہمارے تجربہ میں درست ثابت نہیں ہوئی۔ ہمارا تجربہ ہے کہ آم کے کہرے کو جس وقت بھی آپ کا دل چاہے ہاتھوں میں خوب اچھی طرح سے مل لیجئے۔ تو ہاتھوں میں یہ تاثیر آجائے گی کہ بچھو کے کاٹنے کے مقام پر دو چار منٹ ہاتھ پھیرتے رہنے سے زہر بالکل اتر جائے گا۔ یہ بات خواہ کتنی ہی مضحکہ خیز کیوں نہ معلوم ہو لیکن اس کی صداقت میں کوئی کلام نہیں ہے ——— ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آپ خود

قوت کو دیکھیے۔

جناب وئید رام رچھپال صاحب ریکھی (راجپورہ) نے یہ عمل مندرجہ ذیل طریقہ سے پیش کیا ہے۔ اگر اس طریقہ کو ہمارے متذکرہ بالا تجربہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہتر معلوم ہوتا ہے ——— ایڈیٹر

بچھو کے زہر کا اثر زائل کرنے کیلئے کراماتی ہاتھ بنانا

یہ طریقہ ہمارا بارہا بار کا مجرب ہے آم کے درخت کا پھول (جس کے آم بنتے ہیں) جب کچا ہو مگر گٹھلی پڑنے لگ گیا ہو اور اس میں خوشبو پیدا ہو چکی ہو۔ دو چار درختوں سے تھوڑا تھوڑا توڑ کر کسی رومال میں ڈال لو۔ اور کام کاج سے فارغ ہو کر ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ تک اس پھول کو لگاتار آہستہ آہستہ دونوں ہاتھوں میں ملتے رہو۔ تاکہ اس کا پانی ہاتھوں میں جذب ہوتا ہے۔ اس سے بور جیسی خوشبو ہاتھوں میں سے آنے لگ جائے گی۔ اور بور کا میل جیسا ہاتھوں پر ملتے ملتے جم جائیگا بس محض تین چار گھنٹہ بعد تک اپنے ہاتھ نہیں دھونے چاہئیں۔ بعد ازاں جو چاہو ہاتھوں سے کرو۔ کوئی پرہیز نہیں۔ اب آپ کے یہ ہاتھ کراماتی بن گئے۔ جہاں پر بچھو یا بھڑ یا ڈیموں وغیرہ کاٹے اس جگہ پر محض ہاتھ رکھدو۔ خواہ اپنے بدن پر کاٹے یا کسی دوسرے کے۔ صرف چار پانچ منٹ بعد زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ گویا بچھو یا ڈیموں وغیرہ نے کاٹا ہی نہیں۔ کژدم گزیدہ خواہ کتنا ہی بے قرار کیوں نہ ہو ایسا معلوم ہو گا گویا جادو سے درد بند ہو گیا۔ لطف یہ ہے کہ محض ایکبار کے ملنے سے پورے سال بھر تک (جب تک کہ دوبارہ پھول نہ آجائے) اس بوٹی کا اثر قائم رہتا ہے۔

(وئید رام رچھپال صاحب ریکھی ——— راجپورہ)

(۲) ایک مشہور و معروف بوٹی جسے کسان بیلوں کو کھلاتے

ہیں آپ اس سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر ایک ہزار لیکٹو میٹر
دودھ میں پانی کی ملاوٹ پہچاننے کا آلہ تیار کیجیے۔ یہ لیکٹو میٹر جہاں
مفت تیار ہوتا ہے وہاں اس میں یہ خوبی بھی ہے کہ اس کے ذریعہ
آپ دودھ سے پانی کو بالکل جدا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ انگریزی لیکٹو
سے جو قیمتاً ملتا ہے ایسا ہونا ممکن نہیں۔

دودھ خالص ہے یا اس میں پانی ملا ہوا ہے۔ یہ پہچاننے کے لئے آج کل
بازاروں میں نئی سائنس کا ایجاد کردہ شیشے اور پارہ سے تیار کردہ ایک آلہ عام
طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جس کو لیکٹو میٹر کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ جس کی قیمت
کم سے کم چھادہ ہے۔ مگر آج صرف ناظرینِ آبِ حیات کی خاطر وہ حیرت انگیز راز افشا کرتا
ہوں جسے جان کر آپ بلا قیمت خود اپنے گھر پر لیکٹو میٹر تیار کر سکتے ہیں۔ آج بیسویں
صدی میں جہاں انگریزوں کو شیشے یا دیگر دھات کے کل پرزوں اور مشینریوں پر
فخر ہے وہاں آج ہم ان کے سامنے اپنے بزرگوں کا ایک چٹکلہ رکھ کر انہیں حیران
کر سکتے ہیں۔ سائنس کے دلدادہ آج نئی نئی ایجادوں کو دیکھ کر بھول چکے ہوئے ہیں۔ انہیں
یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ ہم بھول رہے ہیں غیر ممالک اس کو سیکھ کر ہماری عقلیں گم کر
رہے ہیں۔ دودھ پہچاننے کا آلہ آج سے کروڑ ہا برس پہلے تھا۔ اگر آپ کو یقین نہ
ہو تو آئیے آپ کو ایک منٹ کے لئے پراچین ویدک تہذیب کے اندر لے جاؤں
تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ وید تمام علوم و فنون کے منبع ہیں۔

عجیب راز کا انکشاف

جنگل میں جائیں اور جوار کے خشک پودوں کو جنہیں ہریانہ کی زبان میں
پھرڑے کہتے ہیں۔ چھیل کر نگاہ رکھیں۔ بس یہ آپ کے لیکٹو میٹر ہیں۔ چھیلنے

و نہایت آسان ہے۔ جس طرح تازہ جوار کے گنے کا چھلکا اتارا جاتا ہے بس اسی طرح جوار کے پھڑوں کو چھیل کر پوریاں کاٹ کر رکھ لیں۔ اس طریقے سے آپ گھنٹے میں پورے ایک ہزار لیکٹو میٹر تیار کر سکتے ہیں۔

دودھ دیکھنے کا طریقہ :۔ دودھ جس کا امتحان کرنا ہو اس میں یہ ایک دیسی لیکٹو میٹر ڈالیں اگر دودھ میں پانی کی آمیزش ہوگی تو لیکٹو میٹر پانی سے بھر جائے گا بھی پھیل جائے گا۔ اگر وہ دودھ خالص ہوگا تو لیکٹو میٹر بھیگے گا نہیں۔ اس حیرت انگیز لیکٹو میٹر میں سب سے زیادہ تعریف کی بات یہ ہے۔ کہ دودھ سے پانی الگ نکالا جا سکتا ہے۔ جو انگریزی اور جاپانی ساخت کے لیکٹو میٹر سے ناممکن ہے۔

(صوفی رام روپ صاحب ورمن لروپ — ہم)

(۳) وہ بوٹی جسے پانی کے گھڑے میں ڈالنے سے تمام پانی آپکے دیکھتے دیکھتے دہی کی مانند جم جائے۔

آپ نے بازاری دوا فروشوں کو دیکھا ہوگا کہ بوٹیوں کی کراماتیں بیان کرتے وقت ایک بوٹی کو ذرا کوٹ کر پانی میں گھولتے ہیں اور پھر اس پانی کو چھان کر تھوڑی دیر کے لئے ڈھانپ کر رکھ دیتے ہیں —— چند منٹ کے بعد جب اس پانی پر سے ڈھکنا اٹھایا جاتا ہے۔ تو پانی جما ہوا ملتا ہے —— ناظرین بوٹی کا یہ کرشمہ دیکھکر حیران رہ جاتے ہیں —— اور دوا فروش بڑے زوردار لفظوں میں کہتے ہیں کہ یہ بوٹی کھائی جائے تو پانی جیسی پتلی منی کو بھی اسی طرح سے جما دیتی ہے (گاڑھا کر دیتی ہے) جس طرح سے کہ آن کی آن میں یہ پانی جما دیا ہے اور وغیرہ وغیرہ —— اور پھر کچھ نہ پوچھئے۔ بازاری دوا فروش کا گھاس پھوس سونے چاندی کے بدلے میں فروخت ہو جاتا ہے۔ آئیے آج ہم آپ کو اس بوٹی کا نام اور حلیہ وغیرہ بتائیں۔

نام اور حلیہ :۔ اس بوٹی کا نام جل جمنی ہے۔ یہ ایک بیل ہے۔ جس کے پتے بھنڈی شکل کے ہوتے ہیں۔ پہاڑوں اور شاداب جگہوں میں عام ملتی ہے۔ تازہ بوٹی

زیادہ موثر ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا عرق نچوڑ کر پانی میں ڈالا جائے تو پانی فو
جاتا ہے ـــــ عرق اتنا ہونا چاہیے جس سے پانی کا رنگ گہرا سبز ہو جا
ـــــ اس بوٹی سے پانی گاڑھا ہو کر اس کی گانٹھ بندھ جاتی ہے۔ مگر اس
وجہ حرارت اتنا ہی رہتا ہے۔ پانی برف کے برابر ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ جن کو منی کی حرارت
کی وجہ سے جریان و احتلام کی شکایت ہو ان کے لئے یہ بوٹی واقعی مفید ہے۔
چھ ماشہ کی مقدار میں لے کر پانچ سات کالی مرچوں کے ساتھ گھوٹ کر پانی ملا کر صبح
وقت پلائیں۔ اس میں میٹھا بھی ملا سکتے ہیں۔ ترشی اور قبض کرنے والی چیزوں سے
پرہیز کریں۔

(صوفی رام روپ ۔ ودمن)

(۴) وہ بوٹی جس کو آپ ایک دفعہ چبا کر تھوک دیجئے اور کوئی میٹھی سے میٹھی چیز کھائیے تو اس کا ذائقہ ایسا معلوم ہوگا۔ گویا آپ نے خاک چاٹی ہے۔

یہ بوٹی گڑمار ہے۔ جسے سنسکرت میں میش سرنگی اور بنگالی میں میرسنگی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں دکن اور سی۔ پی (وسطی ہند) میں بکثرت ملتی ہے۔ یہ بوٹی ذیابیطس (پیشاب میں شکر آنا) کی شکایت کو دور کرنے کے لئے عالمگیر شہرت رکھتی ہے۔ اس کی پتیوں کا سفوف ایک ماشہ کی مقدار فی خوراک کے حساب سے دن میں چار دفعہ مریض ذیابیطس کو پانی کے ساتھ پھنکا دیا جائے یا گھوٹ کر پلا دیا جائے تو پیشاب میں شکر آنے کو بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔ اس کی جڑ کا یہ خاصہ ہے اور پتوں کا بھی کہ اسے خوب اچھی طرح چبا کر تھوک دیا جائے اور پھر کوئی میٹھی چیز گڑ وغیرہ کھائی جائے تو مٹھاس قطعاً محسوس نہیں ہوتی۔ اور اسی وجہ سے اسے گڑمار کہا جاتا ہے۔ یہ بہت بے نظیر بوٹی ہے۔ اس کے دوسرے خواص و فوائد اسی کتاب کے کسی اور حصہ میں لکھ دیئے جائیں گے۔ یہاں تو صرف عنوان بالا ہی کو پورا کرنے کی

تجارب حقی۔

(۵) ایک حیرت انگیز بوٹی جس کے رس کی پھریری ناک کے پاس لانے سے بے شمار چھینکیں آتی ہیں —

نزلہ و زکام کا واحد علاج۔

یہ بوٹی کنیر ہے۔ جس کی دو قسمیں ہیں۔ کنیر سفید گل۔ کنیر سرخ گل۔ باغات اور ریلوے سٹیشنوں پر عام ملتی ہے۔

اس کے پتوں کے عرق میں چھینکیں لانے کی بڑی زبردست تاثیر ہے۔ اس کے پتوں کے رس کے دو قطرے ہتھیلی پر رکھ کر سونگھیں —— یہ نزلہ زکام کا بہت کارگر علاج ہے۔ اس میں نزلہ و زکام کو مستقل طور پر دور کرنے کی تاثیر بھی ہے۔ اور فوری طور پر روکنے کی بھی —— اس کا درخت کئی گز اونچا ہوتا ہے۔ اس کے تمام اجزا طبی طور پر بے حد مفید ہیں اسلئے اس کے تفصیلی خواص اس کتاب کے کسی اور حصہ میں لکھدئے جائیں گے۔

(صوفی رام روپ ورمن روپڑ)

(۶) پھٹے ہوئے دودھ کو پھر سے اصلی حالت پر لانے والی عجیب غریب جڑی۔

یہ بوٹی کنگھی ہے۔ جس کا دوسرا نام گنگیرن بھی ہے۔ یہ بہت مشہور بوٹی ہے۔ ہندوستان کے تمام گرم اور کوہستانی علاقوں میں بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے ایک فٹ سے لیکر چھ سات فٹ تک بلند شاخیں گھنی۔ پتے انجیر کے پتوں کے ملتے جلتے اور کنگرہ دار پھول کا رنگ زرد۔ پھل کنگرہ دار کنگھی کیطرح چونکہ اسکا پھل کنگھی کی مانند کنگرہ دار (یعنی گول) ہوتا ہے اسلئے اسے کنگھی کہا جاتا ہے

بعض بھینسوں کا دودھ گرم کرنے سے پھٹ جایا کرتا ہے۔ ان کو بنولوں وغیرہ کے ساتھ ایک سیر کنگھی بوٹی روزانہ کھلائی جائے تو یہ نقص بہت جلد دور ہو جاتا ہے

پھٹے ہوئے دودھ کو گرم کریں اور اس میں کنگھی کی شاخ پھیرتے جائیں یہاں بس پھٹ ہو جائیں ——— اگرچہ یہ دودھ بالکل اصلی دودھ جیسا تو نہیں ہو لیکن لسے ہونے سے کسی اصلی دودھ جتنا ہی کام آتا ہے۔

یہ بہت ہی بے نظیر بوٹی ہے ضرورت ہے کہ ناظرین اس کے تفصیلی خواص سے آگاہ ہوں۔ اس لئے منی کو بڑھانے والے، سیروں دودھ ہضم کرانے والے، بدن کو طاقت دینے والے اور چہرہ کا رنگ سرخ کرنے والے اس بوٹی کے نسخہ جات اس کتاب کے کسی اگلے حصہ میں بتائے جائیں گے۔ یہاں صرف وہی نسخہ بتایا گیا ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

(صوفی رام روپ ورمن)

(۷) ننگے سیر بکنے والی وہ جڑی۔ جسکو بچھو کے منہ پر لگاتے ہی بچھو فوراً مر جائے

——— بچھو کاٹے کا شرطیہ علاج۔

یہ بوٹی مولی ہے۔ وہی مولی جو گاجر کی قسم کی ایک موٹی جڑ ہے۔ اور جس کی سبزی ترکاری بنائی جاتی ہے۔

مولی کو آپ اب تک ایک معمولی سبزی سمجھتے رہے ہونگے۔ لیکن ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ اس میں بے شمار خوبیاں ایسی بھی ہیں جن کا ابھی تک آپ کو خواب بھی نہیں آیا۔ یہاں اس کی صرف ایک خوبی جس کا عنوان بالا میں وعدہ کیا گیا ہے بتانے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیلی حالات سے آگاہی چاہو تو اسی کتاب کے باقی دوسرے حصے بھی ضرور دیکھو۔ کیونکہ ساری باتیں اس کتاب میں نہیں سما سکتیں۔

مولی میں پرماتما نے کچھ ایسی عجیب تاثیر رکھی ہے کہ اگر اسکی چیری ہوئی پھانک کو بچھو کے منہ پر لگا دیں تو وہ فوراً مر جائیگا ——— اسی طرح عرق مولی میں مغز جمالگوٹہ رگڑ کر رکھنے سے آپ بچھو کے تریاق اعظم کے مالک بن سکتے ہیں۔ میرے ہاں سے بھی تریاق چار آنہ فی شیشی کے حساب سے خوب نکلتا ہے۔ اور اس کو زیادہ تر حلوائی خریدتے ہیں۔ کیونکہ یہ عرق تتیہ اور بھڑ وغیرہ کا بھی شافی علاج ہے۔ جہاں بھڑ کاٹ کھائے وہاں اسکو لگاتے ہی آرام ہو جائیگا اور درد قطعی بند ہو جائیگا۔

(آنجہانی پریم آتما صوفی رام روپ ورمن)

(۹) وہ بوٹی جس کو ایک دفعہ استعمال کرنے سے پندرہ دن تک بھی بھوک نہ لگے بالکل عام ملنے والی بوٹی ہے۔

یہ بوٹی چرچٹہ ہے جسے چِٹکنڈہ بھی کہتے ہیں۔ موضع منصور پور ضلع مظفر نگر میں میں نے آج سے چار سال پیشتر اس کا تجربہ کیا تھا۔ اس کے تخم سے کر کوٹ کر کھیر بنا کر استعمال کی تھی۔ چار روز کے بعد قے کر کے یہ کھیر باہر نکالی اور انیما (حقنہ) کیا تب کہیں جاکر دوسرے روز بھوک لگی۔ سادھو اور سنیاسی اس کا استعمال کرکے مہینہ مہینہ بغیر کھائے پیے مگن رہتے ہیں۔

(آپ کا پریم آتما سوامی رام روپ داس)

وہ دوا جس کا جواب نہیں ہے

آتشینہ رجسٹرڈ

نہ دست
نہ جلاب لینے کی حاجت
نہ پرہیز کا جھگڑا
فائدہ مستقل
اکسیرانہ دوا
ایک ہی دوا جس سے مرض کی تمام علامات دب جاتی ہیں۔ پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک

نہ قے
نہ انجکشن کی ضرورت
نہ استعمال کرنے میں کوئی جھنجٹ
ہر موسم میں قابل استعمال
اکسیرانہ فوائد
مکمل کورس جس سے آتشک کے زہر سے بدن کلیتہً پاک ہو جاتا ہے قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک

فائدہ نہ ہونے کی صورت میں پوری قیمت واپس کر دینے کا قانونی معاہدہ۔
بس آتشینہ سے بہتر دنیا میں اور کونسی دوا ہو سکتی ہے؟ آتشینہ وہ دوا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

(۹) ایک مشہور عام درخت کی چھال کا کرشمہ۔

اسے چلم میں رکھ کر دو چار کش لگایئے۔ زہریلے سے زہریلے بچھو کے کاٹے کو فوراً آرام ہو گا۔

یہ نسخہ میں پہلے بھی آب حیات بابت ماہ جون و جولائی ۱۹۳۷ء میں لکھ چکا ہوں۔ اب دوبارہ عرض کیا جاتا ہے۔ مشہور و معروف مصفی خون درخت نیم کے تنے کی چھال جو رسیدہ اور پرانی نہ ہو۔ خواہ تازہ بتازہ ہو خواہ قدرے سوکھی ہوئی تین چار ماشہ لے کر چلم میں تمباکو کی جگہ (یا تمباکو پیتے ہوں تو نصف وزن تمباکو اور نصف وزن یہ چھال) پلائیں ——— چند منٹ میں بچھو کا زہر دور ہو جائے گا۔ زیادہ مؤثر بنانے کے لیے بعض اوقات اس چھال کے ساتھ ایک عدد مور جانور کا پر بھی چلم میں رکھ لیا جاتا ہے ———

ایڈیٹر

(۱۰) ایک بوٹی جسے تین چار ماشہ کی مقدار میں چلم میں رکھ کر دو چار کش لگائیں تو شدید سے شدید ہچکی جو کسی علاج سے بند ہونے میں نہ آتی ہو فوراً بند ہو جائے گی۔ یہ بوٹی ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں ایک پیسہ کی چھٹانک سوا چھٹانک کے حساب سے عام ملتی ہے۔

ہلدی ہے اس نسخہ کا مفصل ذکر آب حیات کی اسی اشاعت میں پہلے کہیں ہو چکا ہے وہاں دیکھ لیں۔

جواہرات کے خزانے

ہر وقت پاؤں تلے روندے جانے والی گھاس پھوس میں جواہرات کے خزانے پوشیدہ ہیں لیکن آپ کے پاس ان خزانوں کی چابی نہیں ہے ——— اسی کتاب کا جواب آپکے ہاتھ میں ہے [illegible] طلب فرمایئے آپکو ان خزانوں کی چابی مل جائے گی۔

رتن جوت

از رشحات جناب حکیم امام بخش صاحب —— بہاولپور

یہ ایک عجیب خوشنما بوٹی درخت کریر اور جنڈ کے نیچے بساکھ جیٹھ میں ہمارے ملک یعنی ریگستان روہی بلکہ ملک پنجاب کے اکثر اضلاع میں ہوتی ہے۔ شکل اس کی بعینہ مثل گنجشک کے پنجہ کے ہوتی ہے۔ زمین پر بھی ہوتی اور شاخیں سرخی مائل۔ برگ خورد خورد مثل سلونک ہوتے ہیں۔ قد ایک بالشت کے اندر اندر عموماً رہتا ہے۔ اکھاڑ کر رکھ چھوڑو تو تین ماہ تک خشک نہیں ہوتی۔ گرمی سے جن کے سر کا تالو جلتا رہتا ہے۔ پگڑی۔ رکھی جاتی ہو یا جس کو گرمی سخت کا دورہ ہو یا حرارت یعنی پیشاب میں جلن ہو۔ یا خاص سوزاک ہو اور کسی [illegible] نہ جاتے۔ ان چاروں امراض کے لئے تو میرا خاص تجربہ ہے۔ کہ جہاں ہفتہ بھر چھ ماشہ روزمرہ مثل سردائی گھوٹ کر چھانکر دو تولے مصری ملا کر یہ بوٹی پلائی گئی ہے وہیں ان امراض کا نام و نشان نہ رہا۔

مصفی خون:۔ رتن جوت کے پتوں کو کوٹ کر ان کا رس نکالیں۔ اس میں سے ایک تولہ لیکر ایک تولہ شہد اور دس تولہ پانی ملا کر صبح نہار منہ پئیں۔ دو چار ہفتہ تک حسب ضرورت گندے اور خراب خون کو صاف کرنے کے لئے بے نظیر ہے۔

دافع مرگی:۔ رتن جوت کے پتوں کا رس ناک میں ٹپکانے سے مرگی کا دورہ دور ہو جاتا ہے۔

دافع سنگ گردہ و مثانہ:۔ ایک تولہ رتن جوت لیکر پانچ عدد کالی مرچ کے ساتھ پیسکر پانی ملا کر پینا سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کر دیتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کی جلن:۔ ہاتھ پاؤں اور کلیجہ کی جلن کو دور کرنے کیلئے رتن جوت ایک بہت ہی لاجواب چیز ہے۔ ایک تولہ تر و تازہ بوٹی لیکر ۵ عدد کالی مرچ کے ساتھ پانی کی مدد سے گھوٹ چھان کر پانچ سات روز تک پلانے سے ہاتھ پاؤں کی جلن کو بہت فائدہ ہو

زخم حیات

از قلم جناب حکیم امام بخش صاحب ——— بہاولپور

یہ بوٹی تمام ہندوستان میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ برگ اس کے چول کے برابر سبز اور پیلے۔ اور زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ شاخیں بکثرت۔ جو جڑ والی اور ڈالہ پر بہت ہوتی ہے۔ ڈوڈے بافراط۔ برگ موٹے موٹے۔ اس کے بہت کم فوائد امتحان میں آئے ہیں۔ پہلے یہ کہ دو تولہ یہ بوٹی اور پانچ چھ مرچ سیاہ گھوٹ کر تین چھٹانک پانی ملا کر چھان کر پلائیں۔ ہفتہ عشرہ میں آتشک کو فائدہ ہو جاتا اور بواسیر اور سوزاک کے لئے بلا مرچ سیاہ کے اسی طریقے سے پلائیں۔

پرہیز:۔ مسہلی گرم خشک اور تیل کی اشیا کا۔

شکم یا آنتوں کے کرم چھوٹے۔ کدو کیڑے جو جس قسم کے ہوتے ہیں اس طرح پلانے سے سب مر کر نکل جاتے ہیں۔ اور اس بوٹی کے رس میں کشتہ قلعی عمدہ ہوتا ہے۔ قلعی ایک تولہ لے کر باریک کر کے کھرل میں ڈال کر رس بوٹی تازہ نکال کر کھرل میں ڈال کر کھرل کریں تاکہ کشتہ قلعی برنگ سبز ہو جائے اور قلعی کی رنگت نہ رہے۔ پھر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک دو رتی سے تین رتی تک روزانہ ہمراہ لسی ترش گائے یا بھینس دیں۔ تین روز میں آرام ہو جائے گا۔ سالہا سال سے تجربہ ہے۔ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایسا نسخہ شاید کسی کے پاس ہو۔ تجربہ شرط ہے (آیورویدک فن کشتہ سازی کے نقطہ نگاہ سے میرا خیال ہے کہ اس قسم کا کشتہ استعمال کرنا جائز نہیں۔— ایڈیٹر) بواسیر خونی کے لئے تو بالکل تریاق ہے۔ پیشاب کی جلن اور جتنے امراض گرم ہیں سب کی دافع ہے۔ اور تپ کو بھی مفید ہے۔ اور سکہ کا کشتہ جس قسم کا اس بوٹی میں ہوتا ہے اور کسی میں کم ہوتا ہوگا۔ یعنی ایک تولہ سکہ کا پترا باریک کر کے کترا جائے۔ بیس تولہ اس کے پانی میں کھرل کرا کر جب ہاتھ میں خوب ٹکے

سا ہو جائے تو نوشادر باندھ کر اس کو ٹھاپیوں کے درمیان اسی پوٹلی کے اوپر ہیں، رکھ کر کسی گڑھے میں اوپلے خالی پانچ سیر اوپر نیچے دیکر درمیان نوشادر مذکور رکھ کر ٹھاپی مذکور کے سر پر آگ لگا دیں۔ مگر گڑھے کا منہ اوپر سے تنگ رکھیں۔ ب دونوں ٹھاپیوں کے مٹی سے بند کر دیں۔ نوشادر سفید کشتہ شدہ دستیاب ہوگا۔ پیس کر کپڑ چھان کر رکھیں۔ خوراک ایک رتی سے لیکر دو رتی تک مکھن میں

فوائد:۔ سوزاک۔ جریان۔ بواسیر اور اسہال کو از حد مفید ہے

مصفی خون ٹنکچر

ھوالحکیم:۔ زخم حیات تازہ دس تولہ ریکٹیفائیڈ سپرٹ ایک پاؤ بوٹی مذکور کو جوکوب کر کے پھر دونوں کو ملا کر ایک بوتل میں بھر دیں اور کارک مضبوط لگا دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد فلٹر کر کے کسی شیشی میں محفوظ رکھیں وقت حاجت دونوں وقت ۲۵ — ۲۵ بوند پانی میں ملا کر پلا دیا کریں۔ انشاء اللہ العزیز دس پندرہ یوم کے بلا ناغہ استعمال سے آتشک اور جذام کے گندے سے گندے زخم [illegible] وغیرہ کے بھر آتے ہیں۔ علاوہ ازیں خرابیٔ خون سے جو بھی بیماری پیدا ہو اس کے لئے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔

(جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب روڑی)

شربت مصفی خون

ھوالشافی:۔ زخم حیات ایک پاؤ۔ پوست درخت نیم۔ بیخ اندرائن۔ پوست شیشم پوست سرس ہر ایک ایک چھٹانک۔ جملہ ادویات کو جوکوب کر کے پانچ سیر پانی ڈال کر چوبیس گھنٹہ تک بھگو رکھیں بعدہٗ جوش دیں یہاں تک کہ پانی صرف ایک سیر باقی رہ جائے تو اتار لیں اور مل کر کپڑے میں سے چھان کر ایک سیر شربت تیار کریں۔ اور دونوں وقت دو دو تولہ پانی میں ملا کر دیا کریں۔ آتشک، جذام، خارش، پھوڑے، پھنسی، داد، چنبل، بالخورہ وغیرہ۔ غرضیکہ دنیا بھر کی مصفی خون ادویات سے افضل اور بہتر ہے بنا کر آزمائیں۔

(جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب روڑی)

بانجھ ککوڑا

از قلم جناب صوفی رام روپ صاحب ورمن روپڑ ——— جہلم

بانجھ ککوڑا کریلے کی قسم کی بیل ہوتی ہے جو جھاڑیوں اور عام پودوں پر عام طور دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ ککوڑے کے بالکل مشابہ ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ بالکل بے ثمر ہوتا ہے۔ پرماتما نے پھل کے لحاظ سے جیسا اسے بے ثمر بنایا ہے فوائد کے لحاظ سے ویسا نہیں ہے۔ آج ناظرین آبحیات کی علمی واقفیت بڑھانے کے لئے چند ایک بیحد آزمودہ تجربے سپرد قلم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جڑی بوٹیوں کے شوقین اس نایاب چیز سے خوب فائدہ اٹھائیں گے

سانپ کا تریاق پہلا تجربہ

ہمارے علاقہ میں چودھری بیلی لال صاحب حکیم سانپوں کے مشہور معالج ہیں۔ برسات کے دنوں میں تو انہیں روٹی کھانے کی بھی فرصت نہیں رہتی۔ یہ میرے وہ خاص دوست ہیں۔ اکثر دفعہ وہ میرے ہاں کئی کئی دن ٹھہرتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ ان سے سانپ کی دوائی پوچھنے کی کوشش کی مگر وہ ٹالتے رہے۔ مورخہ ۲۹ / اگست سنہ ۱۹۳۶ء کو وہ میرے پاس کچھ دوائیاں بیچنے کے لئے آئے ہوئے تھے اور اسی روز تقریباً آٹھ بجے صبح میری والدہ کے بائیں ہاتھ کی پچھلی انگلی پر زہریلا سانپ کاٹ گیا۔ سانپ کے ڈستے ہی اتنے زور کی ٹیسیں (درد) ہونے لگیں کہ بس تمام گھر میں چاروں طرف شور و غل مچ گیا۔ میں نے وید جی سے کہا کہ معاملہ ایسے ایسے ہو گیا ہے۔ اب وید جی بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے کسی آدمی کو فوراً ہی سائیکل دیکر میرے گھر بھیج دو گھر سے دوائی لے آئے گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ مگر والدہ کے ہاتھ میں درد اتنے زور سے ہو رہا تھا کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔ وید جی کا گاؤں جیسی چند رپال ہمارے

قصبہ ہم سے دو میل پر ہے۔ وہاں سے آدمی کم از کم سائیکل پر آدھ گھنٹہ میں آ جا سکتا ہے۔ اس لئے آدھ گھنٹہ تک سانپ کے بیمار کو بغیر دوائی کے رکھنا بھی [illegible] ہے۔ اس لئے میں نے ان سے کہا کہ آپ کی دوائی تقریباً آدھ گھنٹہ میں آئے گی وقت بہت زیادہ لگے گا اتنے عرصہ میں میں اپنی دوائی سے قے کراتا ہوں۔ انہوں نے بھی اس تجویز کو پسند کیا۔ اور میں نے بانجھ ککوڑا کی جڑ ڈیڑھ تولہ کے قریب خوب باریک رگڑ کر پانی کر پلا دی پلانے کے آدھ منٹ بعد ہی بہت زور زور سے قئیں شروع ہو گئیں۔ جب میں بانجھ ککوڑا کی جڑیں رگڑ رہا تھا تو ویدجی نے نہایت دھیمی آواز سے کہا کہ صاحب میں دس سال سے انہیں بانجھ ککوڑے کی جڑوں سے ہی سانپوں کا علاج کر رہا ہوں۔ ہاں اس بانجھ ککوڑا کی جڑ کے ساتھ فی تولہ دو رتی کھانے کا تمباکو (زردہ) بھی شامل کرتا ہوں۔ ایک خوراک دینے کے کوئی پانچ منٹ بعد ہی ان کی دوائی بھی آ گئی۔ دیکھا تو بانجھ ککوڑا کی جڑ اور تمباکو کے پتے اور نیم کی نمولیوں کی گری تھی۔ دوسری خوراک ہم نے ویدجی کی دوائی کی دی۔ بس دو ہی خوراکوں سے مکمل فائدہ ہو گیا۔ اس لئے سانپ کے زہر کے لئے بانجھ ککوڑا تریاق سے کم نہیں ہے۔ جو چاہے تجربہ کر کے دیکھے۔

ڈاکٹروں کو حیران کر دینے والا دوسرا تجربہ

جب بخار ۱۰۵ اور ۱۰۶ ڈگری کا ہو اور مریض مارے گرمی کے بے ہوش ہوا ہوا ہو تو بانجھ ککوڑا کے پتوں کا پانی آنکھوں میں ڈالنے سے فوراً بخار ہلکا ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد لگاتار پانی ٹپکانے سے بخار قطعی اتر جاتا ہے۔ میرے علاج کو دیکھ کر کئی سرکاری ڈاکٹر حیران رہ جاتے ہیں۔ طبابت پیشہ اصحاب آزمائیں اور اپنا معمول بنائیں۔

تیسرا تجربہ جب گرمی کی وجہ سے سر میں سخت درد ہوتا ہو اور بیچارہ مریض تڑپتا ہو تو بانجھ ککوڑا کی جڑ کو چندن کی طرح پتھر پر گھس کر لگانے سے اسی

وقت آرام ہو جاتا ہے۔ موسم گرما کے سر درد کو آرام کرنے میں اسپرین اور فناسیٹین سے زیادہ زود اثر ہے۔

چوتھا تجربہ گندے زخموں پر جہاں کیڑے پڑ گئے ہوں اس کے پتوں کا گھوٹا باندھنا غضب کا اثر دکھاتا ہے۔ کیڑے فوراً ہی گھائل ہو جاتے ہیں اور بہت سے جو اس کے دبیز اثر سے بچ جاتے ہیں وہ زخم کے پاس بھی نہیں ٹھہر سکتے۔

پانچواں تجربہ یہ میرا ذاتی تجربہ نہیں ہے بلکہ ایک فقیر نے بتلایا تھا کہ اس کی جڑ بقدر تین ماشہ یا اس سے کم جتنی مریض ہضم کر سکے پلانے سے مرض مرگی قطعی چلی جاتی ہے۔ کم از کم ایک ہفتہ تک استعمال کرتے رہنا چاہیے۔ وہ فقیر حلفیہ بیان کرتا تھا امید ہے کہ درست ہو۔

چھٹا تجربہ کتا کھانسی کے لئے بھی میں نے اس بوٹی کو بہت مفید پایا ہے۔ سبز بوٹی کا رس چھ چھٹانک کھانڈ بارہ چھٹانک بطریق معروف شربت بنا کر محفوظ رکھیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک بوقت صبح دیں۔

ساتواں تجربہ تجربہ ۶ والا شربت اگر بلغمی کھانسی اور دمہ والے کو ایک مہینہ تک استعمال کرایا جائے تو حیرت انگیز فائدہ دکھلاتا ہے۔

آٹھواں تجربہ جب مار گزیدہ کا زخم پرانا ہو گیا ہو اور کسی طرح مندمل ہونے میں نہ آتا ہو تو مندرجہ ذیل طریقے سے اس کی مرہم بہت جلد زخم کو اچھا کر دیتی ہے۔ جڑ باجھ گوکڑا ۲۰ تولہ۔ روغن گاؤ ۲۰ تولہ۔ پہلے گھی کو آگ پر گرم کریں۔ جب گھی لال ہو جائے تو کتری ہوئی جڑیں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جڑیں جل کر کوئلہ ہو جائیں پھر آگ سے اتار کر خوب گھوٹیں نہایت غضب کی مرہم ہے۔

نواں تجربہ مذکورہ بالا طریقہ کی طرح اگر اس کی مرہم کڑوے تیل میں بنائی جائے تو پھوڑے پھنسیوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

نوٹ:۔ باجھ گوکڑا بالکل عام بوٹی ہے۔ اس کی جڑیں حسب منشا اٹھارہ سیر کے حساب سے "ہمالیہ آیورویدک کارخانہ" قصبہ جھم ضلع جھنگ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ایرسا

اس کے خواص وفوائد پر اک تفصیلی تبصرہ

از قلم محترمہ آنسہ نجم النساء بیگم صاحب ——— لاہور

ملاحظہ

قدرتی تقسیم کار کے لحاظ سے عورت کا حلقہ کار کوئی شبہ نہیں کہ مرد کے حلقہ کار سے الگ ہونا چاہیے اور اسی لئے زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے دوش بدوش عورتوں کو ہم نہیں دیکھنا چاہتا۔ تاہم تصنیف وتالیف کے کام میں اعتدال کے ساتھ حصہ لینا ایک ایسا مستحسن فعل ہے۔ جس میں عورتیں اگر مردوں کے دوش بدوش شریک ہوں تو ان کی حوصلہ افزائی میں سمجھتا ہوں کہ ہر ہوشمند مرد کا فرض ہونا چاہیے۔ آنسہ نجم النساء بیگم صاحبہ کی جو تحریریں میری نظر سے گذری ہیں ان سے آشکارا ہے کہ قدرت کی طرف سے آپ ایک قابل رشک دل ودماغ لے کر پیدا ہوئی ہیں۔ اور طبی دنیا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس قابل رشک دل ودماغ کو جناب محترمہ نے اس کیلئے وقف کر دیا ہے کہ امراض کے شکنجے تلے کراہتی ہوئی دنیا کی آہوں کو کم سے کم کرنے کی حتی الامکان سعی فرمائیں۔ دعا ہے کہ خدا ان کا حامی وناصر ہو۔ ذیل کی سطور میں جناب محترمہ نے جو کچھ سپرد قلم فرمایا ہے اس کا تحقیقی طرز نگارش اس کا شاہد ہے کہ اگر آپ بھی تصنیف وتالیف کے کام میں روز افزوں اشتیاق وانہماک کے ساتھ حصہ لیں تو طبی دنیا آپکی سرگرمیوں کی بہت کچھ ممنون ہو سکتی ہے ——— اڈیٹر

نام اور حلیہ وغیرہ یہ ایک خودرو بوٹی ہے جو از قسم سوسن بتائی جاتی ہے۔ سوسن کی بہت سی اقسام ہیں اور ہر ایک قسم الگ الگ نام سے موسوم ہے۔ چنانچہ زنبق جسے پنجاب میں گل جنبش کہتے ہیں وہ بھی اسی کی ایک قسم ہے مگر میں یہاں اس کی صرف ایک ہی قسم کا ذکر کروں گی جو غالباً تمام اقسام سوسن سے زیادہ مفید اور مؤثر ہے یہ قسم ایرسا کے نام سے مشہور ہے۔

ملاحظہ:۔ اسے فارسی میں بیخ بنفشہ کے نام سے پکارتے ہیں لیکن حقیقتاً بنفشہ سے اس کا

کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایرسا یونانی لفظ ہے اس کو رومی زبان میں ایریوں اور فارسی میں سوسن آسمانجونی کہتے ہیں۔ اس کے پتے بہت لمبے لمبے اور موٹے ہوتے ہیں مگر اس کی جڑیں بہ نسبت دیگر اقسام سوسن کے فرق ہوتا ہے۔ دوسری تمام اقسام کی جڑ گول مثل پیاز وغیرہ کے پرت دار ہوتی ہے۔ لیکن ایرسا کی جڑ گرہ دار لمبوتری چپٹی اور سخت ہوتی ہے۔ اس کی جڑ بہ نسبت دوسری اقسام سوسن کے خوشبودار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اوپر سے اس کا رنگ قدرے سرخ سفید و نیلگوں ہوتا ہے۔ مگر اندر سے بالکل سفید قدرے زردی یا سرخی مائل ہوتا ہے۔ ایرسا کا پھول اس کو دوسری اقسام سوسن سے علیحدہ کرتے ہیں۔ مثلاً دیگر دوسری اقسام کے پھول ایک ہی رنگ کی پنکھڑیاں سفید یا زرد وغیرہ لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر ایرسا کا پھول قوس قزح کی طرح بوقلموں ہوتا ہے۔ یعنی مختلف رنگوں کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جیسے قوس قزح ہوتی ہے اور ایرسا کے معنی بھی قوس قزح ہی کے ہیں۔ اس کے پھول کی پنکھڑیوں پر علاوہ مختلف رنگوں کے عموماً چھوٹے چھوٹے نقطوں کی قطاریں بھی ہوتی ہیں اور نرم نرم خوشبو بھی ان میں پائی جاتی ہے۔

اس کی جڑ کو منہ میں چبانے سے تلخ اور لذاع معلوم ہوتی ہے۔ یعنی کڑوی ہونے کے علاوہ زبان کو کاٹتی اور چبھتی ہے۔ اس کی خشک جڑ کو جب ہاون دستہ میں کوٹا جائے تو اس کی غبار سانس کے ساتھ ناک میں جا کر خراش پیدا کر کے فوراً چھینکیں لاتی ہے۔

خواص و تاثرات:۔ اس دوا کو جب بطور ضماد کے کسی حصہ جلد پر لگا کر دیکھیں تو تھوڑے ہی عرصہ بعد وہاں سوزش جلن اور لذع معلوم ہونے لگے گا۔ جس کے رفع کے لئے طبیعت مدبرہ بدن اس طرف کو خون غیر معمولی طور پر بھیجنا شروع کر دیگی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ جگہ سرخ اور گرم معلوم ہونے لگے گی۔ یہ دوا بدن کے جس بھی حصہ پر لگے گی وہاں یہی کیفیت پیدا کر دے گی۔ چنانچہ جب اس کو باریک پیس کر بہت تھوڑے وزن میں ناک کے اندر بطور نسوار لیا جائے تو اسی طرح ناک کے اندر بھی

ن اور جلن پیدا ہو کر منخرین سرخ ہو جائیں گی اور ناک سے رطوبت بہنے
گی، چھینکیں آنی شروع ہو جائیں گی۔ اس مشاہدہ سے ہمیں اس دوا کی دو
علامتیں معلوم ہوں گی۔ ایک سیلان رطوبت اور دوسری چھینکیں۔ پہلی
علامت میں سیلان رطوبت کی وجہ ترغشا مخاطی (میوکس ممبرین) کے اشتعال پہنچے
نچوڑ دیا جائے گا۔ کیونکہ اگر جلد بھی اسی قدر مشتعل ہوتی تو وہاں بھی خون سے
رطوبت ضرور خارج ہوتی۔ اور دوسری علامت یعنی چھینک کی وجہ یہ بھی ہے
کہ قوت مدبرہ اس ایذا دہندہ چیز کو دور کرنے کے لئے پھیپھڑہ میں ہوا کو پوری
بھر کر یکدم خارج کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ موذی چیز ہوا کی زد میں آ کر ناک کے نتھنوں
سے خارج ہو جائے اور چھینک کی فلاسفی اور ماہیت بھی یہی ہے۔ اسی طرح
جب منہ میں اس دوا کو چبایا جائے گا تو وہی لذع اور جلن وغیرہ علامات ظاہر
ہوں گی اور منہ میں اخراج رطوبت بھی بڑھ جائے گا۔ اگرچہ ناک کی رطوبت کی نسبت
یہ رطوبت کم خارج ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ منہ کی جھلی ایسی تیز اشیاء سے پہلے
ہی مانوس ہے۔ کیونکہ ادرک، مرچ، تھوم (لہسن) وغیرہ اشیاء کے استعمال
کی وجہ سے وہ لذع اور جلن وغیرہ کو برداشت کرنے کی عادی ہو چکی ہے۔ دوسرے
یہ کہ منہ میں پہلے ہی کافی مقدار میں لعاب نکلتا رہتا ہے جس کو نگل لینے کی ہمیں عادت
ہے۔ پس اس دوا سے پیدا شدہ رطوبات کا کچھ حصہ نگلا جاتا ہے۔ تاہم اس دوا
کے استعمال سے منہ کی رطوبات ضرور بڑھ جاتی ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ
اگر یہ دوا معدہ اور امعاء میں پہنچائی جائے تو وہاں بھی یہی فعل کرے گی۔ چنانچہ
جب بطور تجربہ اس دوا کو بقدر ایک دو ماشہ کسی تندرست شخص کو دیا جائے تو
تھوڑے عرصہ بعد اس کے معدہ میں ایک حد تک جلن اور سوزش معلوم ہونے
لگے گی اور پیٹ میں گرمی بھی۔ جس سے ہمیں پتہ لگ جائے گا کہ معدہ کی اندرونی جھلی
یعنی غشا مخاطی میں خون زیادہ مقدار میں آ رہا ہے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد اس شخص کو

مل سکونے لگے گا اور یہی پتا چلا ہوگا جس سے یہ سمجھا جائے گا کہ رطوبات معدہ مترشح ہو رہی ہیں اور طبیعت مدبرہ بدن ان کو واپس منہ کی راہ سے باہر نکالنا چاہتی ہے۔ تھوڑے عرصہ بعد اگر قے آگئی تو ان رطوبات کا مشاہدہ ہو جائیگا لیکن اگر طبیعت نے ان رطوبات کو اوپر کی طرف خارج کرنے کی بجائے امعاء کے طبعی راستہ کی طرف دھکیل دیا تو وہ دوا بمعہ ان رطوبات کے امعاء میں چلی جائے گی اور چونکہ امعاء میں معدہ کی نسبت دوا کو زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑتا ہے اسواسطے وہاں اس کا اثر زیادہ ہوکر اور بھی زیادہ رطوبات مترشح ہونگی جن کو اسہال کے رنگ میں قوت مدبرہ جسم سے خارج کردیگی۔ پس معلوم ہوا کہ یہ دوا جہاں جاتی ہے ایک ہی قسم کا فعل کرتی ہے۔ جسکو لذع کہتے ہیں اور لذع کی وجہ سے قوت مدبرہ بدن اس خاص عضو کی طرف متوجہ ہوکر اس کے فعل کو تیز کردیتی ہے۔ اور وہاں خون زیادہ مقدار میں بھیجکر رطوبات کے ترشح کو زیادہ کردیتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس دوا کو اس خاص وزن میں کس کس مرض کے موقعہ پر استعمال کرکے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں پہلے قوت مدبرہ بدن کی عادات اور اس کے حالات کو جاننا ضروری ہوگا۔ یہ روز کا مشاہدہ ہے کہ جب ہم اپنی توجہ کو غیر معمولی رنگ میں کسی خاص کام کی طرف لگا لیں تو دوسرے معمولی کاموں کی طرف سے ہماری توجہ ضرور کم ہو جاتی ہے اسی طرح سے قیاس چاہتا ہے کہ جب کسی وجہ سے قوت مدبرہ بدن کسی خاص عضو کی طرف متوجہ ہوکر وہاں کے فعل کو تیز کرکے وہاں خون کا اجتماع کر رہی ہوگی۔ جس کو مرض کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تو ایسے موقعہ پر اس دوا کے ذریعہ اس کی توجہ کو کسی دوسرے عضو کی طرف پھیر کر ماؤف عضو سے غافل کیا جاسکتا ہے۔ جس سے وہ خاص تکلیف جو پیدا ہو رہی تھی وہ دور ہو جائے گی اور یہ تکلیف

بس دوا سے پیدا ہو گئی ہے اس کو طبیعت خود دور کر دیگی
قیاس کی بنا پر مفصلہ ذیل امراض میں حسب ذیل ترکیب سے اپنا منشا پورا کرنے
تجربات کر کے اپنے قیاس کو مشاہدہ اور تجربات صحیح میں بدلا جا سکتا

موقعہ استعمال (۱) جب سر میں یا کسی خاص حصہ سر میں اجتماع خون ہو کر
داع۔ شقیقہ۔ آشوب چشم۔ امراض وغیرہ پیدا ہوں۔ یا کانوں کی طرف خون
کے دوران تیز ہونے کی وجہ سے کانوں میں التہاب کی علامات ظاہر ہو رہی
ہوں یا ورم لثہ یا درد دنداں کے موقعہ پر طبیعت مدبرہ بدن کسی خاص عضو
کی طرف متوجہ ہو تو اس دوا کے سفوف کو ناک میں بطور نسوار پھونک کر لذع
پیدا کر دیا جائے جونہی لذع پیدا ہوگا طبیعت مدبرہ کو مجبوراً اس طرف اپنی
س عمل کو خرچ کرنا ہوگا۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس عارضی تکلیف کی وجہ سے
پہلی تکلیف وہ علامات دور ہو جائینگی۔

اگر نسوار بنانا کسی وجہ سے مناسب نہ ہو تو بطور ضماد کے اسکو قریب ترین
جگہ پر استعمال کرنا چاہیئے مثلاً سر کی جلد پر اس کا ضماد کرنے سے دوران خون
باہر کی طرف زیادہ ہو کر اندر تسکین پیدا ہو جائے گی۔ اگر یہ ترکیب بھی پسند نہ ہو
تو اس دوا کا مطبوخ بنا کر سر پر نطول کرنا چاہیئے یا کان میں پچکاری کریں یا منہ
میں غرغرہ کرائیں۔ ان تمام ترکیبوں سے بطور امالہ اپنا منشا پورا ہو سکتا ہے
اسی طرح ورم طحال، ورم جگر، یرقان، استسقاء وغیرہ میں اس کو تھوڑی
مقدار میں کھلا کر معدہ اور امعاء میں سوزش پیدا کر کے امالہ کیا جا سکتا ہے اور یہ تجربہ شدہ
میں نے بھی ہے

(۲) مذکورہ بالا تجاویز تو اس دوا کو بطور امالہ کے استعمال کرنے کی پیش کی گئی
ہیں اور اب بطور بالضد کے استعمال کی تراکیب لکھی جاتی ہیں۔ وہ اس طرح

کہ جب کسی عضو کی طرف سے قوت مدبرہ غافل ہو اور وہاں خون کا دوران کم ہو تو اسی دوا کو اس عضو پر پہنچا کر اس کے فعل کو تیز کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ سے معلوم ہی ہے کہ جس عضو پر اس دوا کی تاثیر پہنچائی جائے گی، اس کی طرف قوت مدبرہ خون کو زیادہ کر کے اس کے فعل کو بڑھا دے گی۔ تو جب کسی عضو پر تحریک پیدا کرنے کی ضرورت ہو تو وہاں اس دوا کو استعمال کر کے اس عضو کے فعل کی کمی کو تیزی میں بدلا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر وہاں کا فعل کم بھی ہو لیکن نہیں وہاں کا فعل تیز کرنا مطلوب ہو تو بھی اس سے مطلب حاصل ہو سکتا ہے اور علاج بالضد کے طور پر مندرجہ ذیل مواقع پر اس کا استعمال ہو سکتا ہے

(۱) اورام مزمنہ صلبہ خواہ مفاصل میں ہوں یا وہاں ہوں جہاں خون کا دوران کم ہو جانے کی وجہ سے جمی ہوئی رطوبات دموی تحلیل نہ ہوئی ہوں۔ اس دوا کو ایسی جگہ بطور ضماد یا طلا وغیرہ استعمال کرنا وہاں کے دوران خون کو تیز کر دیتا ہے۔ جس سے آہستہ آہستہ وہاں کی جمی ہوئی رطوبات تازہ آنے والے خون کے ساتھ مل کر دوران خون میں شامل ہو کر بدن میں منتشر ہو جاتی ہیں جس سے اورام صلبہ دور ہو کر چند یوم کے اندر اندر جسم صحیح و سالم ہو جاتا ہے۔

شاید کوئی اس جگہ یہ سوال کرے کہ شاید وہ جمی ہوئی رطوبات جسم میں منتشر ہو کر کوئی اور امراض پیدا کر دیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ رطوبات بھی تو آخر دموی اجزا ہی ہیں جو منجمد ہو چکے تھے۔ اب جب کہ گرم گرم تازہ خون میں مل گئے تو وہ جمے ہوئے ذرے خون میں حل ہو کر خون ہی بن جائیں گے۔ لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ ذرے بہ سبب دیر تک منجمد رہنے کے اس قابل نہیں رہے کہ دوبارہ خون کی صفات حاصل کر سکیں۔ تو پھر اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ ذرات ایک فضلہ کی صورت میں ہیں تو خون کے دوران میں مل جانے سے قوت مدبرہ خود ان کو مناسب رستہ کے ذریعہ باہر

نکال دے گی۔ لیکن اگر وہ ذرات کاربن کے اجزا میں تبدیل ہو گئے ہیں تو پھیپھڑوں میں جب ایسا خون دورہ کرتا ہوا جائیگا تو وہاں سے کاربانک بخارات کیساتھ مگر سانس کے ذریعہ سے باہر نکل جائینگے۔ غرضیکہ وہ فضلات جس راستے سے نکلنے کے قابل ہو نگے اسی راستے سے وہ نکالدئے جائینگے کیونکہ خون کے فضلات ہمیشہ اسیطرح نکلا کرتے ہیں

(ب) اگر ناک کی اندرونی غشاء کا فعل کمزور ہو مثلاً منخرین خشک ہیں یا رطوبت تو کسی قدر رستی ہے مگر بسبب کمی فعل کے وہ رطوبات خارج نہیں ہوتیں بلکہ ناک کے اندر ہی خشک یا غلیظ ہو کر ناک کے نتھنوں کو بند کر دیتی ہیں یا کہ وہ رطوبت بسبب بند رہنے کے متعفن ہو کر بخرالانف کا مرض پیدا کر دیتی ہے تو اس حالت میں ایرسا کی نسوار دیکر اس کے فعل کو تیز کر دیں جس سے وہ رطوبات تازہ رس کر ان منجمد رطوبات کو صاف کر دینگی اور تمام علامات سابقہ دور ہو جائیں گی۔

(ج) اگر بیرونی طور پر جلد کے کسی حصہ میں بثورات پیدا ہوں یا مسے پیدا ہو جائیں یا کلف اور نمش وغیرہ چھا جائے جو کہ وہاں کی جلد کی سستی فعل اور کمی دوران خون پر دلالت کرتی ہو تو ایسے موقعہ پر اس دوا یعنی ایرسا کو بطور ضماد استعمال کرنے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر بواسیر کا خون بند ہو جانے سے درد خارش وغیرہ کی تکلیف ہو تو ایرسا کا لیپ مقعد پر کرنا چاہیئے جس سے وہاں کے خون کا دوران تیز ہو کر یا تو وہاں کے منجمد خون کو تحلیل کر دے گا یا مسوں سے خون جاری ہو کر وہ انجماد رفع ہو جائیگا۔

(د) جب عورتوں میں کسی وجہ سے رحم کے فعل میں کمی آ جائے جس کی علامت قلت حیض وغیرہ ہیں تو خواہ وہ کسی مزمن ورم رحم کی وجہ سے ہو جو صلب ہو چکی ہو یا اس کی کوئی اور وجہ ہو جس کے تمام پہلوؤں پر یہاں بحث کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ وہ علم العلاج کا حصہ ہے۔ تو اس دوا کو بطور فرزجہ کے استعمال کرنے سے رحم کا فعل تیز ہو جاتا ہے یا اس دوا کا مطبوخ بنا کر پچکاری

کریں۔ اگر پچکاری بھی دی جا سکے تو اس کا مطبوخ بنا کر اس میں عورت کو بٹھا دیں اور یہ دوا رحم کے دردوں میں بھی از حد مفید ہے اور عسر ولادت میں بھی جب رحم کی قوت کمزور ہو جاتی ہے تو اس دوا سے اس کے فعل کو قوی کر کے وضع حمل میں مدد لی جا سکتی ہے۔

(ھ) جب کسی کو آشوب چشم مزمن ہو اور درد وغیرہ کم ہو تو اس دوا کو باریک کر کے بطور سرمہ۔ یا اس کا مطبوخ بنا کر بطور لوشن استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(و) جب اعصاب میں کمی حس و حرکت واقع ہو کر فالج، استرخاء، خدر اور تشنج وغیرہ پیدا ہو تو اس دوا کا ضماد لگانا یا اس کے تیل کی مالش کرنا مفید ہے۔

(ز) زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر اس دوا کو لگا کر وہاں دوران خون اور سیلان رطوبات پیدا کر دی جائے تو زہر بدن میں سرایت نہیں کر سکتا بلکہ باہر کی طرف جذب ہو کر مریض کو آرام ہو جاتا ہے۔ اس طرح مخدر زہروں کے اثر کو اس کی مناسب مقدار کھلا کر ان کی تاثیر تخدیر کو دور کیا جاتا ہے۔ خواہ مطبوخ کے طور پر دیں یا سفوف کے طور پر دیں۔

(ح) جب کمی فعل امعاء وغیرہ سے قبض پیدا ہو کر فضلات و ریاح متعفن ہو جاتی ہیں اور بسا اوقات آنتوں میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں تو اس دوا کو کھلا کر اسہال سے ان کو خارج کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ دیدان خوردہ امعاء کے لئے تو اس کا حمول (شیافہ) بھی بہت فائدہ مند ہے۔

(ط) کان کے اورام مزمنہ اور دوی وطنین مزمنہ میں اس کا تیل بہت مفید ہے۔

(ی) مرض نسیان میں اس کا کھلانا اور اس کے تیل کی سر پر مالش کرنا دماغی

شق کی میں مفید ہے۔ اس طرح جو بچے خواب میں ڈرتے ہیں ان کو بھی اس کا استعمال مفید ہے۔

(ک) جب کسی جگہ کا زخم بہت پرانا ہو جائے اور اندمال کی صورت نہ ہو اور قوت مدبرہ بدن اس کے اندمال کی طرف مائل نہ ہو تو اس کو بطور مرہم پٹی کے پٹی کا طلا کریں بطرف زخموں کی صفائی اور تنقیہ کے لئے مفید ہے۔ بلکہ اس کی طرف خون کا ورود زیادہ ہو کر وہاں مرمت شروع ہو جاتی ہے اور بہت جلد وہ جگہ مندمل ہو جاتی ہے۔ معمولی ناسور اور گہرے زخم اس سے بھر جاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات زخم کے نیچے اگر ہڈی نکل آتی ہو جو کہ اندمال زخم کیلئے مانع ہوتی ہے تو بھی اس دوا کے طفیل زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

(ل) لرزہ والے بخاروں میں سے لرزہ سے پہلے اگر اس دوا کو کھلا دیا جائے تو اول تو بخار ہی نہیں آتا۔ لیکن اگر آئے بھی تو لرزہ بالکل نہیں ہوتا یا بہت کم ہوگا۔ لیکن اگر شروع ہو تو اس کے مطبوخ میں آبزن کرنا یا اسکے تیل کی مالش لرزہ کو فوراً بند کر دیتی ہے۔

(م) مسکن عطش بھی ہے مگر ایسے موقع پر جب کہ معدہ کے سوا کسی اور عضو میں التہاب یا کسی اور وجہ سے معدہ کے فعل کے نقص سے وہ پیاس پیدا ہوئی ہو۔ لیکن اگر معدہ اور امعاء کا فعل تیز ہونے سے پیاس پیدا ہو تو اس سے آرام نہیں ہوگا۔

(ن) مرض ربو۔ عسر النفس۔ ضیق النفس جو غشاء مخاطی کے نقص فعل کے باعث پیدا ہوں۔ اسی طرح ذات الریہ مزمن اور بلغمی کھانسی مزمن وغیرہ میں بھی اسکو تھوڑی تھوڑی مقدار میں کئی دفعہ کھلانا مفید ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یعنی تھوڑی تھوڑی مقدار میں دینے سے معدہ و امعاء میں چنداں سوزش پیدا نہیں کر سکتی۔ جس سے قے یا اسہال آکر دوا جسم سے باہر چلی جائے۔ بلکہ ہضم

ہو کر دوران خون میں شامل ہو کر جب پھیپھڑوں میں جاتی ہے تو وہاں اس کا اثر ہو کر غشاء مخاطی کا فعل زیادہ ہو جاتا اور بلغم بڑھ جاتا ہے۔ جس سے ہوائی نالیاں صاف ہو کر سانس کی آمد و رفت اعتدال پر آجاتی ہے۔ کیونکہ جس قدر یہ دوا خون میں جذب ہو جاتی ہے اس کا مخرج پھیپھڑے اور گردے ہیں۔ جن کی راہ سے قوت مدبرہ اس کو بدن سے باہر نکال دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے پھیپھڑے کی کمی فعل سے پیدا ہونے والے امراض میں مفید ہے ویسے ہی گردہ کی کمی فعل میں مفید ہے۔

(س) یہ دوا مقوی قلب بھی ہے اور مقوی رحم بھی۔ کیونکہ جب خون دل کے اذنین اور بطینین میں جاتا ہے تو اس کے ذرات وہاں بھی تحریک و تقویت عضو پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح رحم کے اندر جب خون سے رطوبات مترشح ہوتی ہیں تو اس کا کچھ نہ کچھ حصہ وہاں بھی خارج ہو کر تحریک و تقویت رحم کا باعث بنتا ہے۔

(ع) اگرچہ اس دوا کا اثر براہ راست اعصاب پر نہیں پڑتا مگر امالہ کے طور پر جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے اعصاب میں بھی تعدیل افعال کے لئے مفید ہے۔

علاوہ علاج بالامالہ اور علاج بالضد کے علاج بالمثل کے طور بھی اس دوا کو استعمال کر کے بہت سے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک حصہ دوا کا اور نو حصہ کھانڈ سفید ملا کر سفوف بنائیں اور ایک رتی کی مقدار میں دینے سے مندرجہ ذیل امراض میں مفید ہے۔

(۱) غثیان (۲) قے (۳) اسہال (۴) کثرت بلغم والی کھانسی (۵) ذات الریہ (۶) ہر قسم کے تپ جن میں قے یا اسہال یا کھانسی موجود ہو مفید ہے مگر جن تپوں میں قبض وغیرہ ہو ان میں مفید نہیں ہے۔

مقدار خوراک۔ علاج بالامالہ کے طور پر سفوف چھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک اور علاج

ے طور پر ایک ماشہ سے تین ماشہ تک اور علاج بالمثل کے طور پر ½ رتی سے
رتی تک

مُرکبات

نقوع ایرسا ایرسا کی جڑ نیم کوب پانچ تولہ کو سوا سیر ابلتے ہوئے پانی میں بند بیس منٹ تک بند برتن میں بھگو رکھیں۔ بعدہٗ صاف کر کے بوتل میں ڈال لیں۔ قدر خوراک پانچ تولہ سے دس تولہ تک علاج بالاضداد کیلئے اور ایک تولہ سے تین تولہ تک۔ علاج بالضد کے لئے۔ اور ایک قطرہ سے پانچ قطرہ تک علاج بالمثل کیلئے۔ پچکاریاں یا غرغرہ کیلئے حسب ضرورت۔

ضماد ایرسا بیخ ایرسا پانچ تولہ۔ اشق ایک تولہ۔ سرکہ خالص حسب ضرورت پہلے سرکہ میں اشق ڈال کر کھرل کریں تاکہ اشق حل ہو جائے بعدہٗ سفوف ایرسا ملا کر کھرل کریں تاکہ ضماد کے قابل بن جائے۔ یہ دوا کھانے کے کام نہیں آتی صرف لگانے کیلئے ہے۔

روغن گل ایرسا ایرسا کے پھول تازہ ۳۰ تولہ۔ روغن کنجد ½ سیر دونوں کو کسی بوتل میں ڈال کر تین ہفتہ تک دھوپ رکھیں پھر تیل صاف کر کے اس میں ۳۰ تولہ اور تازہ گل ایرسا ڈال کر ۲۱ یوم دھوپ میں رکھکر صاف کر لیں۔ بس تیل تیار ہے۔

روغن بیخ ایرسا نقوع ایرسا اور روغن کنجد ہموزن ملا کر آگ پر رکھیں اور پکائیں۔ جب پانی جل کر صرف تیل رہ جائے تو صاف کر لیں۔

نوٹ ان ہر دو قسم کے تیلوں کی تاثیر یکساں ہے اور مقدار استعمال بھی یکساں ہے۔

چھوٹی چندن

جنون، بے خوابی۔ ہائی بلڈ پریشر کی بے خطا دوا

از رشحات قلم عالیجناب کوبراج جتی ناتھ جی ویدھ و حکیم جی ——— مقام جڑ

نام :- اس کو سنسکرت میں سرپ گندھا یا سرپ سگندھا۔ اور چندرکا کہتے ہیں۔ (۲) ہندی میں چھوٹا چاند۔ چھوٹی چندن (۳) بنگالی میں چاند چھوڑ (۴) تامل میں کودنا بیل پوری (۵) تیلگو میں پاتال گندھی (۶) علاقہ بہار اڑیسہ چاند بروا، دھان بروا، دھان مارنا اور پاگل جڑی کے نام سے مشہور ہے۔ انگریزی میں راؤ ولفیا سرپن ٹائنا Rawolfia Serpentina کہتے ہیں۔

ماہیت :- یہ ایک گھنا خورد جھاڑی کی قسم کا پودا ہے دو تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔ عموماً اس کی شاخیں سیدھی اوپر کو جاتی ہیں۔ لیکن اگر اسے کسی چیز کا سہارا مل جائے تو اس سے بھی لپٹ جاتا ہے۔ اس کی شاخوں کے جوڑ پر بیضوی شکل کے تین چار پتے ہوتے ہیں۔ جن کی لمبائی پانچ چھ انگل اور چوڑائی دو تین انگل ہوتی ہے۔ شاخ کے سرے پر دو انگل لمبا گہرے نارنگی رنگ کے پھولوں کا گچھا ہوتا ہے۔ اس کا تخم سیاہ رنگ کا مٹر کے دانہ کے برابر ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :- یہ پودا ہمالیہ کے گرم علاقوں میں مراد آباد سے لیکر سکم تک پایا جاتا ہے۔ نیز آسام۔ بنگال اور تناسرم کے علاقوں میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک اور دکن میں مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ لنکا تک پیدا ہوتا ہے۔ بنگال، بہار، پٹنہ کے جنگلوں میں بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

ص مستعملہ:۔ جڑ اور پتے۔

فعال و خواص:۔ مشتہی، کاسر ریاح، مسکن اعصاب، منوم، دافع جنون، خوابی، صرع، اختناق الرحم، ہائی بلڈ پریشر، بخار اور آشوب چشم وغیرہ کی کسیری دوا۔

تاثیراتِ عضوی

(۱) قناتِ غذائیہ:۔ دس رتی سے زائد خوراک۔ پر استعمال کرنے سے چند فیصدی مریضوں کے قنات غذائیہ میں خراش ہونے لگتی ہے۔ بلکہ اس تلخ کڑوی دوا کے استعمال سے بعض نازک مزاج مریضوں کا جی متلانے لگتا ہے۔ اور قے شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے سخت بے چینی اور قلق و اضطراب ہوتا ہے۔ کئی دفعہ تو ساری کی ساری کھائی ہوئی دوا ہی بذریعہ قے خارج ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ اس کا کچھ حصہ ہی خارج ہونے پاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ کئی نازک مزاجوں کو قے کے ساتھ ہی اسہال بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ پسینہ آنے لگتا ہے اور نبض کی رفتار بالکل سست پڑ جاتی ہے۔ لیکن گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ یہ عوارض تھوڑے وقفہ کیلئے ہی ہوتے ہیں۔ اور پانچ فیصدی مریضوں سے زیادہ میں ظہور پذیر نہیں ہونے پاتے اور جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ صرف نازک مزاج اشخاص ہی میں یہ کیفیت رونما ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے کئی مریضوں میں تو دو ماشہ سے بھی زائد خوراک استعمال کرنے کے باوجود اس قسم کے کوئی عوارض پیدا نہیں ہوتے۔

یادداشت } تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی چھوٹی چندن جن مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہے ان کے قنات غذائیہ میں زیادہ خراش ہوتی ہے اور وہ ان کے لئے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے بنگال کی چھوٹی چندن کی بجائے ہمیشہ بہار اور نیپال

کی چھوٹی چندن استعمال کرانی چاہیئے۔ اور اس امر کو مد نظر رکھ کر میں ہمیشہ بہار اور نیپال ہی کی چھوٹی چندن اپنے مریضوں پر استعمال کیا کرتا ہوں۔

(۲) **عضلات قلب**:۔ جب چھوٹی چندن کافی مدت تک استعمال کرائی جائے تو اس سے عضلات قلب میں معمولی سی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ اثر آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے اور جوں ہی دوا کا استعمال بند کروا جائے تو یہ علامت رفع ہو جاتی ہے۔

(۳) **دوران خون**:۔ عموماً نبض کی رفتار کمزور ہو جاتی ہے اور نبض کا حجم کم ہو جاتا ہے۔

(۴) **نظام عصبی**:۔ تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے خون کے بڑھے ہوئے دباؤ (ہائی بلڈ پریشر) پر حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اعصاب کی بڑھی ہوئی حس کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اعضاء تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو کم کرنے میں بہت مفید ہے۔ اور دیسی معالجین کو اس مدعا کے لئے پوٹاشیم برومائیڈ (P tassium Bromide) کی جگہ اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ پوٹاشیم برومائیڈ کا بہترین بدل ہے۔ اس کی پانچ رتی کی خوراک کے استعمال سے ہی مریض سو جاتا ہے اور دس رتی سے زائد مقدار میں استعمال کرنے سے تو مریض کو بہت ہی گہری نیند آجاتی ہے اور وہ چپ چاپ سو جاتا ہے۔ جب زیادہ مقدار میں استعمال کرائی جائے تو کئی دفعہ مریض دس بارہ گھنٹے تک گہری نیند سوتا رہتا ہے۔

(۵) **نظام تنفس**:۔ اس کا اثر نظام تنفس پر بالکل پوٹاشیم آیوڈائڈ (Potassium Iodide) کی مانند ہوتا ہے۔ اس لئے یہ پرانی کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔ اور کئی ڈاکٹر صاحبان کو دمہ کے مریضوں میں اس کے استعمال سے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن اس کے متعلق ابھی تک مزید تجربات جاری ہیں۔

محل استعمال

(۱) جنون :- یہ جنون کی مخصوص دوا ہے اور فی زمانہ کئی ڈاکٹر اور حکیم صاحبان صرف اس دوا کو مختلف ناموں سے وسیع پیمانہ پر مشتہر کر رہے ہیں۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی جنون کی مشہور دوا بنام قرص الشفاء بھی صرف چھوٹی چندن کا کیمیائی طریق پر تیار کیا ہوا جوہر ہے اس کے علاوہ ڈاکٹر ڈبلیو۔ سی۔ رائے ایل۔ ایم۔ ایس کلکتہ کی گولیوں (Specific for Insanity) میں بھی چھوٹی چندن شامل ہے۔

یہ دوا ہمارے تجربہ میں بھی جنوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے یعنی ایسی مریضوں میں جو بھاگتے، دوڑتے، شور و غل مچاتے، دوسروں پر پتھر پھینکتے اور گالی گلوچ نکالتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس کا سفوف دس رتی سے پندرہ رتی تک دن میں دو بار دینے سے صرف یہی نہیں ہوتا کہ مریض گہری نیند سویا رہتا ہے بلکہ اس کا ہائی بلڈ پریشر بھی کم ہو جاتا ہے اور اس کی چیخنا، چلانا، بھاگنا، دوڑنا اور اس قسم کی دوسری علامات جاتی رہتی ہیں۔ غرض ہفتہ عشرہ ہی میں مریض کو کافی آرام نصیب ہو جاتا ہے۔ لیکن ذیل کے امور کو وقت علاج زیر غور رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(ا) ابتداء میں یہ دوا تھوڑی مقدار میں شروع کرکے ہمیشہ آہستہ آہستہ بڑھانی چاہیے۔ یعنی ۲ رتی فی خوراک استعمال کرائیں اور بعدہ بتدریج بڑھاتے ہوئے فی خوراک ڈیڑھ دو ماشہ تک کر سکتے ہیں۔

(ب) اگر چھوٹی چندن کی ہر ایک خوراک کے ساتھ "برہت وات چنتامنی رس" "چنتامنی چترمکھ رس"۔ "وات کلانتک رس" میں سے کوئی رس ساتھ ملا لیا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام ہوتا ہے۔ تجربہ کی بنا پر

ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ ان آیورویدک رسوں میں سے کوئی رس ساتھ ملا دینے سے مریض کو حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔

(ج) اگرچہ چھوٹی چندن خود بھی قدرے قبض کشا ہوتی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ کوئی اور قبض کشا دوا شامل کر دی تو یہ نہایت زود اثر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے خیسانده ترپھلہ۔ مریم ہرڑ وغیرہ بھی مفید ہیں۔ لیکن ہماری مجرب المجرب "قبض کشا گولیاں" "ہرڑ ویچک وٹی" نہایت درجہ مفید ہیں۔

یاداشت

جنون کے ان مریضوں کے علاج میں جو بالکل خاموش رہتے ہیں۔ چھوٹی چندن بالکل مفید ثابت نہیں ہوئی۔ کیونکہ ایسے مریضوں کا بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) تو پہلے ہی نہایت درجہ کم ہوتا ہے۔ اور پھر چھوٹی چندن کے استعمال کرانے سے بلڈ پریشر اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے مریضوں میں اس کا استعمال بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ اشتہارات میں تو اسے ہر قسم کے جنون کی مخصوص دوا کے نام سے مشتہر کیا جاتا ہے۔ لیکن تجربہ سے ایسا ثابت نہیں ہوا۔ ایسے مریضوں کے لئے ایک اور ہی طریقہ علاج ہے مگر اس جگہ اس کا ذکر ہمارے مبحث سے خارج ہے۔

(۲) **بے خوابی**:- اس دوا کے معلوم ہونے سے پیشتر نیند لانے کے لئے اکثر انگریزی ادویات استعمال کرنی پڑتی تھیں یعنی پوٹاشیم برومائیڈ اور کلورل ہیڈریٹ کا مکسچر یا دیگر ادویہ مثل ڈوورس پوڈر۔ پیرالڈیہائیڈ۔ سلفونل وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب سے ہمیں یہ دوا معلوم ہوئی ہے ہمیں اس مدعا کے لئے کسی انگریزی دوا کے استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کیونکہ نیند لانے کے لئے یہ بے نظیر دوا ہے اور اس پر طرہ یہ کہ اکثر انگریزی دواؤں کی طرح نہ تو نشیلی ہے اور نہ ہی دل کو زہر

پیدا کرتی ہے۔ رات کو سونے سے دو گھنٹہ پیشتر اس کو دو رتی کی مقدار میں دینے سے مریض کو بخوبی نیند آجاتی ہے۔ اگر مریض کو بے خوابی کی شکایت مدت سے ہو اور ساری رات کروٹیں بدلتے گذر جاتی ہو تو ایک خوراک صبح سویرے استعمال کرائیں اور ایک خوراک شام کو۔ رات کو مریض مزے کی نیند سوتا رہے گا۔ مفرد صورت میں استعمال کرانے کے علاوہ ہم اس غرض کے لئے اس کا ایک مرکب بھی تیار کرتے ہیں جو نیند لانے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور گولیوں کی شکل میں ہونے کی وجہ سے مریض کو استعمال کرنے میں بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی۔ وہ مبارک نسخہ بھی آج ہم ناظرین کے پیش نظر کئے دیتے ہیں۔

صفتہ:۔ رُبّ چھوٹی چندن ۵ تولہ۔ رب برگ اجوائن خراسانی ایک تولہ چرس ۱۲ ماشہ۔ سفوف پیپلا مول ایک تولہ۔ ان سب کو ملا کر۔ دو دو رتی کی گولیاں بنالیں۔ رات کو سوتے وقت دو گولی دودھ یا پانی سے دیں۔ نیند لانے کیلئے بے نظیر مرکب ہے۔

چھوٹی چندن کا رُبّ

اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ ایک سیر چھوٹی چندن لیکر آٹھ گنا پانی میں آگ پر پکائیں جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جائے تو اسے کپڑے میں سے چھان لیں باقی فضلہ کو دوبارہ آٹھ گنا پانی میں آگ پر پکائیں جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جائے تو اسے چھان لیں دونوں بار اکٹھے کئے ہوئے پانی کو باہم ملالیں اور نرم آگ پر پکائیں یہاں تک کہ قدرے غلیظ القوام ہو جائے اس کو پانی کی بھاپ پر پکائیں تاکہ وہ صحیح طور پر غلیظ القوام ہو جائے۔ بعد کو اسے بھاپ سے نیچے اتار کر سرد کرلیں یہ رب تقریباً آٹھ تولہ کی مقدار میں تیار ہوگا۔

رُبّ برگ اجوائن خراسانی

رب برگ اجوائن خراسانی بھی مذکورہ طریقہ سے تیار کرلیں۔

(۳) ہائی بلڈ پریشر خون کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لئے چھوٹی چندن کے مقابلہ کی کوئی دوسری دوا ڈاکٹری میں ہے اور دیسی طب میں بشرطیکہ اس کا استعمال لگاتار کیا جائے اور خوراک وغیرہ کا مناسب خیال رکھا جائے۔ چھ رتی کے حساب سے روزانہ تین خوراکیں عرق گلاب یا سادہ پانی سے استعمال کرائیں۔ بے چینی۔ گھبراہٹ وغیرہ علامات جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ مہا اپادھیائے کویراج ڈاکٹر گن ناتھ سین صاحب ایم۔ اے ایم۔ ایل۔ ایس کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ تین سال کے اندر سینکڑوں ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہم نے اس دوا کی بدولت ٹھیک کئے ہیں۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لئے کس قدر مفید دوا ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس کے استعمال سے مریضوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوا کرتی۔ لیکن کئی مریضوں کے دل کو قدرے کمزور کر دیتی ہے۔ اس لئے کستوری رسدھ مکر دھوج۔ دواءالمسک۔ خمیرہ مروارید۔ جواہر مہرہ۔ کیفین۔ سٹرکنین۔ برہدوات چنتامنی رس وغیرہ میں سے کوئی چیز اس کے ساتھ استعمال کراتے رہنا چاہیئے۔ اور ہمارا تو طریقہ علاج ہی یہ ہے کہ صبح سویرے جو خوراک چھوٹی چندن کی استعمال کرائی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ برہدوات چنتامنی رس بھی ملا دیتے ہیں اور [illegible] شہد ملا کر اسے بطور چٹنی کے استعمال کرا دیتے ہیں۔ جس سے نہ تو دل کمزور ہونے پاتا ہے اور نہ قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے اس کا فائدہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے استعمال سے بلڈ پریشر اگرچہ آہستہ آہستہ کم ہوتا ہے۔ لیکن یہ اثر مستقل ہوتا ہے۔ یعنی اس کے استعمال کرنے سے جو بلڈ پریشر کم ہوتا ہے وہ دوبارہ بڑھنے نہیں پاتا۔ اس کے علاوہ اس میں ایک اور حیرت انگیز وصف بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک بار جتنا بلڈ پریشر کم ہو جائے۔ سال دو سال تک بھی بغیر کسی دوا کے استعمال کے وہ پھر اس درجہ پر مستقل رہتا ہے۔ غرضیکہ ہائی بلڈ پریشر

کے لئے ایک بے نظیر دوا ہے۔

(۴) بخار جن مریضوں کا درجہ حرارت زیادہ ہو۔ نبض بھی تیز ہو۔ انہیں چھوٹی چندن کا استعمال کرانے سے درجہ حرارت کم ہوجاتا ہے۔ اور ٹمپریچر کے زیادہ ہونے سے جو مریض کو بے چینی اور گھبراہٹ ہوتی ہے اس میں کمی ہوجاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس مدعا کے لئے مرتیونجے، تربھون کیرتی رس وغیرہ بہت سی بہتر ادویات موجود ہیں۔ اس لئے بخار میں حرارت کو کم کرنے کیلئے اکثر اس کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

(۵) اختناقُ الرحم بوجہ مسن اعصاب و متورم ہونے کے اختناق الرحم کے دورے بھی اس کے استعمال سے رک جاتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی برہد وات چنتامنی رس کا استعمال کرایا جائے۔ تو نہایت مفید ہے۔ اس سے فائدہ بھی جلد ہوتا ہے۔ ان دونوں کے استعمال سے ایسی ایسی مستورات کا یہ مرض دفع ہوچکا ہے جن پر دوسری دوائیں غیر مفید ثابت ہوچکی تھیں

ملاحظہ

شہوانی بخارات سے پیدا ہونے والے اختناق الرحم کے لئے اس بوٹی کو بڑی فوائد کی حامل پایا گیا ہے۔ اس لئے نوجوان کنواری یا بیوہ عورتوں میں عموماً اس کا استعمال زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔ لیکن چونکہ اس بوٹی کی تاثیر قدرے مضعف قلب ہے اور اختناق الرحم کی مستورات میں دل کی تقویت کا خصوصیت سے زیادہ خیال رکھا جانا چاہیے لہٰذا اس نقصان کے ازالہ کے لئے اسکے ساتھ کسی مقوی قلب دوا کا اضافہ کرلیا جاتا ہے۔ اختناق الرحم کی مریضہ کو بعض دفعہ معدہ کی خرابی

سے دورہ کی شکایت لاحق ہوا کرتی ہے۔ اس حالت میں دورہ کے وقت پیٹ میں درد ہوتا ہے اور اکثر دست بھی آتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس بوٹی کا استعمال جائز نہیں۔ جب مریضہ ازحد کمزور ہو اس وقت بھی اس کا استعمال ممنوع ہے۔ ایام حمل کی حالت میں اور خصوصاً ساتویں آٹھویں مہینے اگر اختناق الرحم کا دورہ ہو تو اس بوٹی کا استعمال ہرگز نہ کریں ورنہ حمل ساقط ہونے کا پورا پورا اندیشہ ہے اختناق الرحم کی مریضہ کو حیض کی قلت یا بندش کی شکایت ہو۔ رحم میں ورم ہو۔ اس کے ساتھ سیلان الرحم بھی ہو تو ان شکایات کا علاج کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ اس بوٹی کے استعمال سے اختناق الرحم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا ——— ایڈیٹر

(۶) وضع حمل } بہار کے صوبہ میں وضع حمل کے بعد گاؤں کے لوگ اسے عموماً استعمال کراتے ہیں۔ کیونکہ اس میں رحم کو سکیڑنے کی خاصیت ہے۔ لیکن اس کو اس مرض کے لئے استعمال نہ کرنا ہی بہتر ہے

(۷) آشوب چشم } کہیں کہیں اس کے پتوں کا رس امراض چشم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جواہرات سے بھی قیمتی علم

اگر آپ جڑی بوٹیوں کی اس کتاب کا حصہ اول جو آپ کے ہاتھ میں ہے پسند کرتے ہیں تو آپ اسکے حصہ دوم کو اور بھی زیادہ پسند کرینگے ——— علم ایک انمول دولت ہے صرف ایک روپیہ خرچ کر کے اس کتاب کا حصہ دوم خریدیئے اور اس میں پیش کیا گیا جواہرات سے بھی قیمتی علم حاصل کیجئے۔

زخم حیات جنگلی

از افادات علامہ حکیم حاجی مولوی غلام علی صاحب خادم کوٹلی لوہاراں شرقی
ضلع سیالکوٹ

[illegible]

زخم حیات جنگلی ایک نہایت بیش قیمت، مفید اور عجیب و غریب بوٹی ہے۔ قدرت نے اس میں بے شمار اثرات و فوائد رکھے ہیں۔ ہمیں سید حکیم صاحب کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ آپ نے ایسی مفید بوٹی کے متعلق ذاتی تجربات عنایت فرمائے۔ آب حیات کے محترم قارئین کی خدمت میں یہ تجربات معمولی تغییر الفاظ کے ساتھ پیش ہو رہے ہیں۔ امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ قارئین کرام اور اطبائے گرامی اس بوٹی کے مندرجہ تجربات کو آزمائیں گے۔ اور مزید تجربات فراہم کر کے طبی دنیا پر احسان عظیم فرمائیں گے۔

خاکسار۔ ابوالمظفر اکمل از سیالکوٹ

مقام پیدائش زخم حیات جنگلی علاقہ بار اور پنجاب کے اکثر اضلاع میں نمناک مقامات پر بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

ہیئت یہ بوٹی زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ خشک ہونے پر خاکستری رنگ کی ہو جاتی ہے اس کے اوپر روئیں سے ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کو توڑنے سے اندر سے زردی کی طرح ایک سرخی مائل رنگ کا زیرہ نکلتا ہے۔

تجربات

خنازیر زخم حیات جنگلی کو کوٹ کر سایہ میں خشک کریں اور باریک پیس کر سفوف کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک:۔ ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام تازہ پانی کے ساتھ چند ہفتے باقاعدہ استعمال کرائیں۔ خنازیری مزاج بچوں کو دو رتی سے چار رتی تک پانی سے کھلانا نہایت مفید و مجرب بیان کیا جاتا ہے۔

کرم امعاء زخم حیات جنگلی تازہ ایک تولہ کو دس تولہ پانی میں گھوٹ چھان کر ہر روز نہار معدہ کھلانا کرم امعاء کی تھیلیوں کی تھیلیوں کو نکال دیتا ہے۔ اس سے زیادہ اسہال بھی نہیں ہوتے۔

سوزاک زخم حیات جنگلی۔ تخم خربزہ۔ خار خسک۔
۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ

پانی ایک پاؤ پختہ میں خوب اچھی طرح گھوٹ چھان کر پلا دیا کریں۔ پیشاب کی جلن، سوزش اور درد کا فوری علاج ہے۔ متواتر تین ہفتے کھلانے سے سوزاک کے زہریلے مادہ کو بھی نیست و نابود کر دیتا ہے۔

پرانے زخموں کیلئے اس بوٹی کو خشک کر کے سفوف کریں۔ سفوف کو جامہ بیز (کپڑ چھان) کر لینا چاہیے زخموں کو آب برگ نیب سے دھو کر اس پر اس کو ذرور (چھڑک) دیا کریں خبیث سے خبیث زخموں کو ہفتوں اور دنوں میں مندمل کر دیتی ہے۔

کشتہ سرب زخم حیات جنگلی میں سرب (سکہ) کا لاجواب اور بے نظیر کشتہ بن جاتا ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے

اس کشتہ کی بے حد تعریف فرمائی ہے۔ لہٰذا قارئین کرام آب حیات مزید اس کو تیار کریں۔ اور فوائد و اثرات کو آب حیات میں شائع کریں

صفت :- آدھ سیر روئی کو کوٹ کر گدہ و بنالیں اور اس میں خالص سے ایک تولہ رکھکر حلوہ بنالیں اس پر کھدر لپیٹ کر اس کے اوپر مٹی کا لیپ کر دیں۔ اور گڑھے میں پندرہ سیر اوپلوں کی آگ دیں کشتہ برنگ زرد تیار ہو جائے گا۔ بس سحق بلیغ کرکے محفوظ رکھیں۔

فوائد و ترکیب استعمال

پرانے قرحہ اور سوزاک جدید کیلئے یہ کشتہ نہایت اکسیر الاثر ثابت ہوا ہے۔ خوراک ایک رتی مکھن میں رکھکر کھلائیں۔

دق کے ابتدائی درجات میں دہی کے مٹھے کے ساتھ یہ کشتہ ایک رتی کھلانا سحر نما اثرات رکھتا ہے۔ لیکن دو چار روز کے استعمال سے فوائد و خواص کا ظہور پذیر ہونا ذرا مشکل امر ہے۔ اس کے لئے دو چار ہفتوں کی مداومت اور پرہیز شرط ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

نایاب اور کمیاب بوٹیاں

ہر قسم کی خشک و تر بوٹیوں کے لیے کرشنا فارمیسی ٹوہانہ [illegible] سے خط و کتابت کیجئے۔ جہاں ہر قسم کی بوٹیاں فراہم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

سنڈو عشقی
منڈیری چوندا آس

بھوپھلی بوٹی

از محترم جناب حکیم محمد فضل حق صاحب انصاری ——— دیسی دواخانہ سیالکوٹ

پہلی بات:۔ یہ بوٹی پنجاب میں قریباً ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ لیکن جن علاقوں میں کپاس کی کاشت ہوتی ہے وہاں خصوصیت سے عام ملتی ہے۔

شناخت:۔ یہ بوٹی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس میں پھلیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ لعاب بھی بہت ہوتا ہے۔ دوسری قسم نصف گز بلند ہوتی ہے۔ لعاب اور پھلیاں بھی کافی ہوتی ہیں۔ لیکن قسم اول سے کم۔ تیسری قسم قریباً گز سوا گز اونچی ہوتی ہے۔ پھلیاں اور لعاب بہت کم۔ لیکن پھیلاؤ بہت زیادہ۔ قسم دوم عام ملتی ہے۔ لیکن قسم اول اور سوم خاص خاص علاقوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ پنجاب کے علاقہ لائل پور اور سرگودھا میں تینوں قسمیں پائی جاتی ہیں۔ جس وقت یہ بوٹی پھولتی ہے تو اس میں بسنتی پھول لگتے ہیں۔ پتے لمبوترے اور سرخ مرچ کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر کوئی حصہ منہ میں لیکر چبا لیا جائے تو منہ لعاب سے بھر جاتا ہے۔ پھولوں کے ساتھ پھلیاں نکل آتی ہیں۔ جب تک پودا خام ہوتا ہے پھلیاں میں بیج سفید ہوتے ہیں۔ جب پودا پختہ ہو جائے تو بیجوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور پودے کا رنگ مٹیالا۔ پھلیاں شروع سے ٹیڑھی سی ہوتی ہیں۔ اور پختہ ہو کر ان کے منہ کشادہ ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے سیاہ بیج زمین پر گر پڑتے ہیں۔ بوٹی کو اکھاڑنے کا ٹھیک وقت اسوج ہے۔ جبکہ ابھی پھلی کا منہ بند ہو اور پودے کا رنگ مٹیالا ہو چکا ہو۔ لیکن اگر اس سے پیشتر اکھاڑ لی جائے

زخم ہوتی ہے اور اگر پختہ ہونے کے بعد، اکھاڑی جائے تو جڑ میں اس کی جڑوں میں پانی بھر جاتا ہے اور ڈنٹھل آسانی سے ٹوٹ نہیں سکتا۔

فوائد:- سیلان الرحم، احتلام، سرعت اور درد کمر وغیرہ امراض مثانہ کے لئے بھوپھلی دنیائے طب میں ایک اکسیر اثر دوا ہے۔ بڑے بڑے کیمیاوی اور سونے کے مرکبات کا مقابلہ کرتی ہے۔ حکماء اور وید صاحبان کی نسبت سنیاسی اسے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ ذیل میں اس کے استعمال کے طریقے لکھے جاتے ہیں۔

استعمال کے چار آسان طریقے

(۱) گھی، کھانڈ اور آٹا ہموزن لے کر اس کی پنجیری (حلوائے خشک) بناؤ۔ اور اس میں نصف حصہ بھوپھلی کا سفوف قدرے گھی میں بھون کر ملا دو۔ اور اس پنجیری کو صبح و شام ڈھائی ڈھائی تولہ ہمراہ دودھ کھالینے سے چند ہی روز میں درد کمر کا قلع و قمع ہو جاتا ہے اور امساک بھی بے حد بڑھ جاتا ہے اسی طرح عورتوں کے سیلان میں بھی فائدہ کرتا ہے۔ مستقل صحت کیلئے تین ہفتہ متواتر استعمال کریں۔

(۲) کوئی دوا اتنی جلدی، مکمل طور سے جریان کو رفع نہیں کرتی جتنی جلدی بھوپھلی کرتی ہے۔ خواہ بیس سال کا پرانا جریان ہو ایک تولہ بوٹی کو آدھ سیر پانی میں خوب اچھی طرح رگڑ کر اور چھان کر پی لیا جائے تو تین چار ہفتوں میں شرطیہ صحت ہوتی ہے۔ دوران استعمال میں ترشی، تیل، گڑ، سرخ مرچ اور جماع سے پرہیز کلی رکھیں۔

(۳) جو نوجوان سرعت انزال کے شاکی ہوں اور امساک کے لئے افیون

وغیرہ مضر چیزوں کا استعمال کرتے ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ بھوپھلی کو استعمال کریں۔ اس کو کوٹ چھان کر کپڑ چھان کریں اور ہر روز ایک تولہ سفوف کو پاؤ ڈیڑھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ صبح و شام پھانک لیں۔ پھر پندرہ روز کے بعد قدرت الٰہی کا مشاہدہ کریں کہ پاؤں میں روندے جانے والی اس بوٹی میں کتنے عجیب و غریب خواص ہیں۔

حق یہ ہے کہ سرعت انزال؛ جریان منی؛ سیلان الرحم اور احتلام کے لئے یہ ایک مایہ ناز دوا ہے۔ مناسب ہے کہ حکمائے کرام اس کو آزمائیں۔

(۴) اس کے استعمال کی ایک آسان ترکیب یہ بھی ہے کہ بھوپھلی کا سفوف کرکے دو تولہ سفوف روزانہ رات کو آدھ سیر پانی میں چینی یا شیشے کے برتن میں بھگو دیں اور صبح صاف سرخی مائل رنگ کا پانی نتھار کر اس میں حسب ضرورت مصری ملا کر پی لیا کریں۔ یہ طریقہ موسم گرما کے لئے خاص طور پر موزوں ہے۔ اس سے پورا فائدہ ہوگا۔ پرہیز کے ساتھ کم از کم تین ہفتہ استعمال کی جائے ——— مگر شرط یہ ہے کہ بوٹی پرانی نہ ہو۔ ایک سال پڑے رہنے کے بعد اثرات کمزور ہو جاتے ہیں۔ جو صاحب ذرا بھی دور اندیشی سے کام لیں وہ موسم پر کافی بوٹی جمع کر سکتے ہیں اور چند روز کی محنت سے ہزاروں مریضوں کو جریان وغیرہ کے پنجہ سے رہائی دلا سکتے ہیں۔

مرکبات

ذیل میں بھوپھلی کے چند نادر ترین اور اکسیر الاثر مرکبات قارئین آب حیات کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں جو ایک عرصے سے ہمارے معمول اور مجرب ہیں امید ہے کہ حکمائے گرامی حضرات ان کو اپنے مطب میں تیار فرما کر مریضوں پر بلا خوف خطر استعمال کریں گے۔

(۱) **اکسیری سفوف**:- جریان- احتلام و سرعت کیلئے خاص الخاص نسخہ کو طاقت دیتا ہے۔ اس سے باہ بڑھ جاتی ہے اور اعضائے رئیسہ کے جملہ ائص دور ہو جاتے ہیں۔ بھوپھلی- تخم اونٹنگن- تخم کونچ- کرکس- ثعلب مصری ودس- صمغ عربی- بیج بند- تالمکھانہ- تیج بل- تخم سروالی- موصلی سفید- حب القلقل- زنجبیل ہر ایک ایک تولہ۔ کوٹ پیس کر دس تولہ گھی میں بھونیں ودس تولہ مصری کوزہ اور نو ماشہ کشتہ قلعی اضافہ کرکے محفوظ رکھیں۔

خوراک- چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی تازہ یا شیر مادہ گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔

سفوف مغلظ:- مادہ منویہ کی تمام شکایات کو حکمی طور پر فائدہ کرتا ہے رقت- سرعت انزال اور احتلام کے دفعیہ کیلئے مجربات و معمولات سے ہے۔

آرد سنگھاڑا-	ثعلب مصری-	موصلی سفید-	تالمکھانہ-	دانہ الائچی کلاں-
۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ

موچرس-	شقاقل مصری-	بھوپھلی-	قند سفید-
۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	ہموزن

جملہ ادویہ کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔ **خوراک** ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں

(۲) **سفوف نادر**:- جریان- احتلام اور سرعت و رقت کیلئے مفید ہے۔ اجزا نہایت کم ہیں۔ ناظرین اس کو بنا کر اس کے فوائد اور اثرات کو ملاحظہ کریں۔

صفت ہا:- بھوپھلی-	ستاور-	بہمن سفید-	دارچینی-	قند سفید-
۵ تولہ	۵ تولہ	۲۰ تولہ	۱۰ تولہ	۱۵ تولہ

باہم سفوف کریں۔ **خوراک** ۵ ماشہ صبح اور ۵ ماشہ شام تازہ پانی یا گائے کے جوش دیئے ہوئے نیم گرم دودھ کیساتھ مصری ملا کر استعمال کریں۔ واقعی نہایت ہی اکسیری فوائد و اثرات کا حامل ہے۔

[illegible]

اندرائی بوٹی

تمہید و تعارف وغیرہ۔ مشہور و معروف بوٹی ہے۔ جسے خورد و کلاں سب جانتے ہیں۔ زمین پر مفروش ہوتی ہے اسکی پتی گول اور موٹی۔ پھول سرخ اور بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ جڑ موصلی دار ہوتی ہے۔ شاخیں بے شمار اور ان پر لال لال دھاریاں پائی جاتی ہیں۔

وجہ تسمیہ:۔ لوگوں نے اس کی اکسیری تاثیر اور فوائد سے خوش ہو کر سلطانی یعنی ہندوستان کی رانی نام رکھدیا۔ بعدہ ہندرانی سے اندرائی بن گیا۔ چنانچہ اب ہر دو ناموں سے مشہور ہے۔

موسم و مقام پیدائش:۔ موسم سرما میں دسمبر کے مہینے میں اگتی ہے جنوری فروری میں اس پر جوبن ہوتا ہے۔ موسم بہار کی بہار دیکھکر خشک ہو جاتی ہے۔ عموماً سیلابی مقام تالابوں۔ جوہڑوں۔ ندی نالوں اور کنوؤں کی نالیوں پہ اپنے موسم میں بافراط پیدا ہوتی ہے۔ خصوصاً ایسے آبی قطعات جو موسم سرما میں خشک ہو جاتے ہیں۔ اس کی پیدائش کے لئے نہایت موزون و مناسب ہیں۔

طبیعت:۔ عموماً دوسرے درجے میں گرم و تر ہے۔

اقسام:۔ جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں تحریر کر آئے ہیں کہ اندرائی میں سرخ پھول بھی آتے ہیں۔ لیکن سننے میں آیا ہے کہ اسکے سفید پھول بھی ہوتے ہیں۔ مگر یہ نایاب ہے۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ دریائے راوی کے کنارے علاقہ فیض پور اور اس کے گرد و نواح میں تلاش کرنے سے دستیاب ہو جاتی ہے

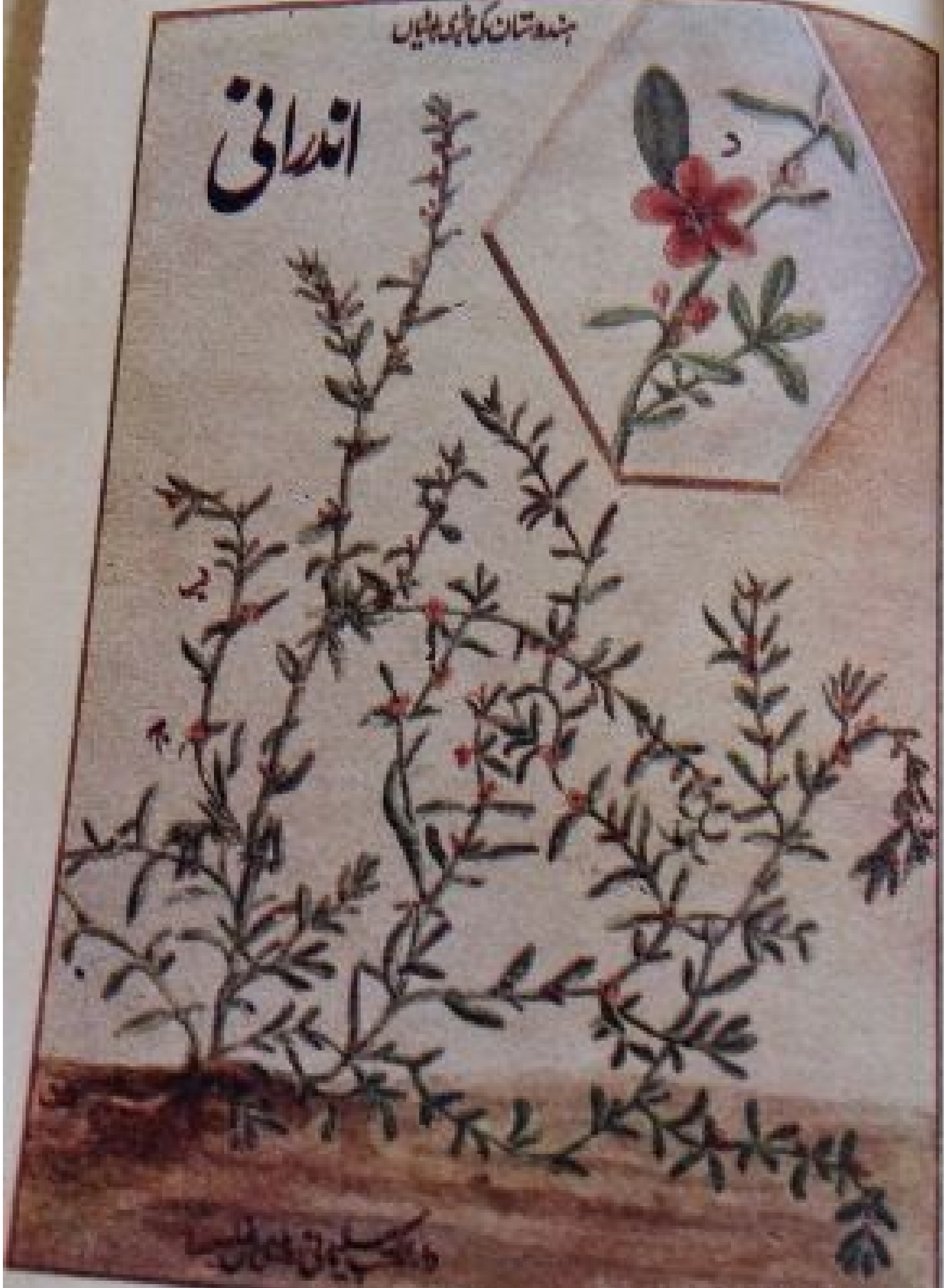
ہندوستان کی جڑی بوٹیاں
اندرانی
د

جس کے لئے عوض موجود ہے۔

فوائد: - ...یں اور ملطف ہے۔ معدہ اور جگر کو تقویت دیتی ہے قلب کو فرحت بخشتی ہے صاف اور صالح خون پیدا کرتی ہے۔ منفث بلغم ہے۔

مرکبات

اورام: - ھوالشافی۔ حسب ضرورت پوست بیخ اندرائن لے کر خوب باریک کوٹ لیں اور بجائے ورم پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ ورم تحلیل ہو جائے گا۔

حبوب اندرائن: - گل اندرائن حسب حاجت لے کر سایہ میں خشک کریں۔ پھر باریک پیسکر سفوف کی صمغ عربی ½ حصہ کے ہمراہ حبوب بنالیں۔

فوائد: - منہ میں رکھنے سے بیٹھی ہوئی آواز صاف ہو جاتی ہے۔ نیز ہر قسم کی سگرٹ پینے سے جو قصبۃ الریہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے وہ بھی زائل ہو جاتی ہے۔

عرق اندرائن: - ترکیب۔ سالم بوٹی تمام و کمال یعنی مع بیخ و برگ و بار بیس تولہ کی مقدار میں لے کر نیم کوب کریں۔ ادھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد بدستور معروف ایک بوتل عرق کشید کر لیں۔

فائدہ۔ مولد خون صالح اور خفقان کے لئے مفید ہے۔

سفوف نمک

اجزاء و ترکیب: - نمک اندرائن پانچ تولہ۔ سرکہ پندرہ تولہ۔ انار دانہ بریاں زرشک بسوق صاف شدہ، چاول، کشنیز خشک نیم بریاں ہر ایک سات تولہ گیارہ ماشہ، پسے ہوئے نمک کو توے پر ڈال کر اوپر سے دو تین دفعہ سرکہ ڈال کر جذب کریں۔ بعدہٗ باقی ادویہ ملا کر سفوف بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:- تین ماشہ بعد غذا کے پھانک لیں یا حسب ضرورت گرم پانی کے گھونٹ کے ساتھ پھانکیں۔

افعال و منافع:- محلل ریاح و مقوی معدہ ہے بھوک لگاتا ہے اور ہضم طعام کرتا ہے۔

(رہبی غذا کو پیال)

سنیاسی نسخہ

یہ نسخہ ہیضے کے لئے تریاق خیال کیا جاتا ہے۔ جس کو شافی مطلق ہیضے کے دنوں میں پیدا کرتا ہے۔

یاشافی:- اندرائن بوٹی جو کہ تالاب اور جوہڑوں کے کنارے پر عام پیدا ہوتی ہے جس کے پتے چھوٹے چھوٹے بعینہ گورکھ پان جیسے اور پھول چھوٹے چھوٹے رنگ سرخ۔ جب پھولتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے سرخ فرش بچھا دیا ہو۔ امید ہے کہ اب آپ اس بوٹی کو سمجھ گئے ہوں گے۔ یہ بوٹی ہیضے کے لئے بہترین تریاق ہے۔

اندرائن بوٹی چھ ماشہ۔ مرچ سیاہ پانچ عدد۔ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ کر چھان لیں۔ اور گھونٹ گھونٹ کرکے پلائیں۔ اور اسی طرح پندرہ بیس منٹ کے بعد پلا دیں۔ خدا کے فضل سے تین چار بار پلانے سے قے اور دست بے چینی وغیرہ دور ہو کر مریض کی جان میں جان آ جائے گی۔ بلکہ اکثر مریض تھوڑی دیر بعد سو جاتے ہیں۔ یہ بوٹی مرض کی ہر حالت میں بلا ضرر اور آسان چیز ہے۔ لیکن یہ بوٹی تازہ لینی چاہیے۔ ایک دن اکھاڑ کر کپڑے میں لپیٹ کر پانی سے تر رکھیں تو کئی دن تک تازہ رہ سکتی ہے۔

(کنز المجربات جلد اول)

کشتہ عقیق

ترکیب:- عقیق ایک تولہ۔ نغدہ بوٹی ڈیڑھ پاؤ۔ پاچک دشتی چھ دہ سیر بطریق معروف عام آگ دیں۔ خوراک ایک رتی۔ مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

فوائد:- دافع جریان۔ خفقان و دمہ وغیرہ۔

کشتہ سنگجراحت

ھوالشافی سنگجراحت ورقیہ حسب ضرورت لے کر آدھ پاؤ تک جوکوب شدہ اندرائن بوٹی کے پانی میں دو روز بھگو کر رکھیں پانی چار انگل اس کے اوپر ہے بعد ازاں اسے پانی میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر کوزہ میں بند اور گل حکمت کریں اور پانچ چھ سیر آگ دیں۔ شگفتہ سفید نکلے گا۔

خوراک ایک سے ڈیڑھ رتی تک۔

فوائد:- نفث الدم و نزف الدم و زحیر وغیرہ۔ غرضیکہ ان تمام امراض میں جن میں خون کسی عضو سے نکلتا ہو از حد مفید و مؤثر ہے۔

وَمَغْلِنْ الاکسیر

نایاب اور کمیاب بوٹیوں کے علاوہ

آپ تمام سہل الحصول بوٹیوں کیلئے بھی کرشنا فارمیسی رجسٹرڈ لوہادایس پی رکھو سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ کرشنا فارمیسی ہر قسم کی نایاب، کمیاب اور سہل الحصول جڑی بوٹیاں تازہ بتازہ اور نوبنو حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے! اپنی ضرورت کی بوٹی کیلئے آج ہی خط و کتابت کیجئے! یہ فارمیسی ایڈیٹر ابحاثات کی نگرانی میں ہے

بیخ احمر

از قلم عالیجناب حکیم حاجی مولوی مولٰینا محمد عبداللہ صاحب زندۃ الحکما گولڈ میڈلسٹ
روڑوی

مشہور نام —— رت ڈھی — لال جڑی
عربی نام —— اَصْلُ الْاَحْمَرْ
فارسی نام —— بیخ احمر

تقریباً برسات کے مہینہ میں پیدا ہو کر سردی کے وسط تک رہتی ہے بالعموم ریتلے علاقہ میں عام ملتی ہے۔

حلیہ:- پتے گہرے سبز اوپر روآں سا بکثرت۔ پھول ایک ہی پودے پر دو رنگ کے زرد و سفید۔ جڑ بالکل سرخ۔ باقی تمام حلیہ فوٹو سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔

فوائد:- کسی شے کے پورے فوائد کا علم تو خدا ہی کو ہے۔ مگر تاہم اس لال جڑی کے جن چند فوائد کا علم ہمیں ہو سکا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

روغن اکسیر اعظم برائے نزلہ و زکام

نزلہ و زکام عالمگیر بیماریاں ہیں جن میں ہر موسم میں بالعموم اور موسم سرما میں بالخصوص لاکھوں شخص مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر نزول دماغی سینہ کے اندر گرے تو وہ نزلہ کہلاتا ہے اور ناک کی راہ بہنے کو زکام کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ چونکہ ان کی جائے پیدائش دماغ ہی ہے۔ لہٰذا ذیل میں ہم بیخ احمر سے تیار ہونے والے ایک ایسے روغن کا

[illegible]

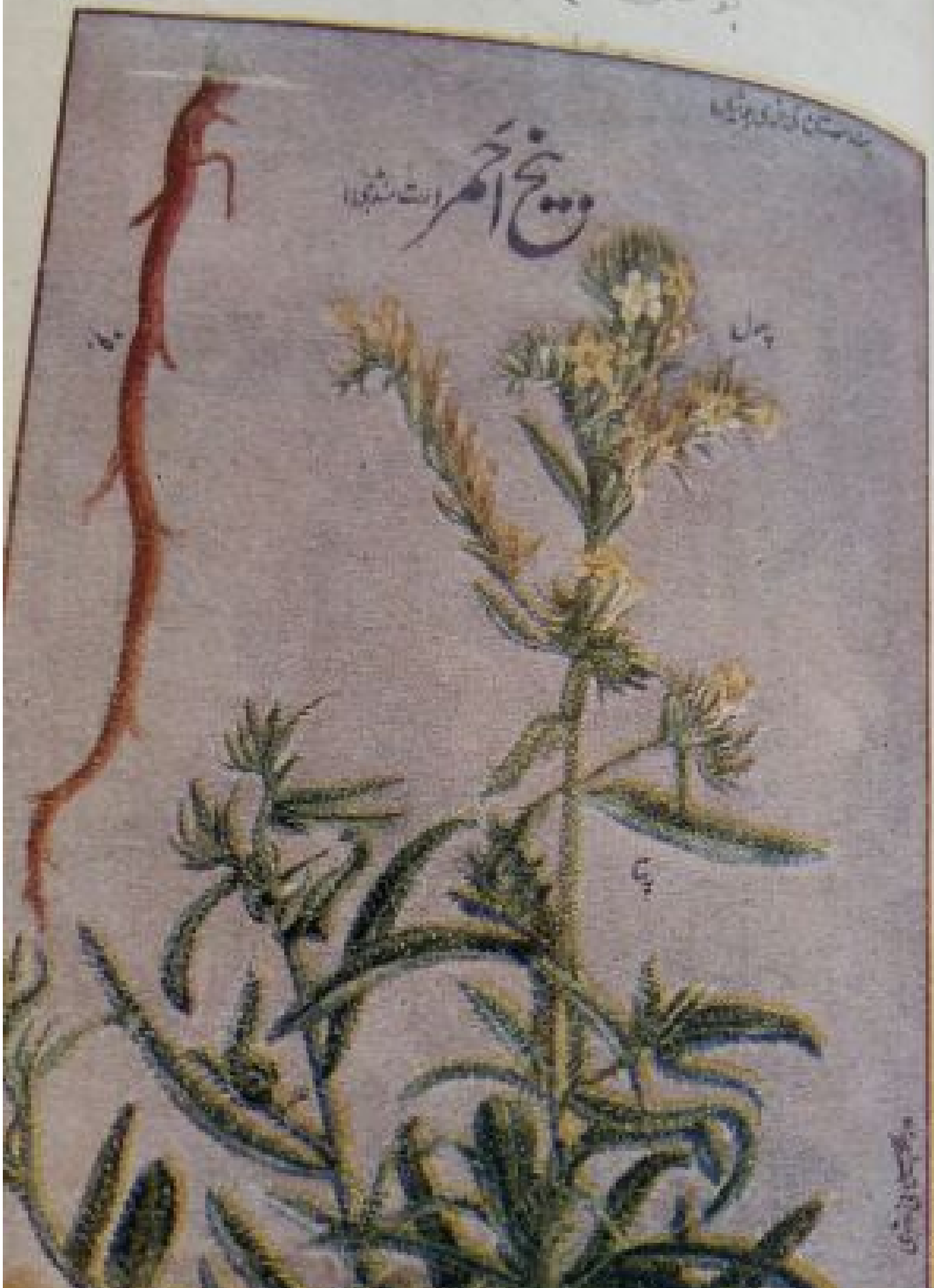
بیخ احمر (رتن جوت)
پھول
پتی
جڑ

سچيل عالمشاهه

علي علي خان

جدائي يار جي هر دم ٿي ساري

سڄڻ جي خدا شل ڪري واري

Mir Hasin : Ghulam

Begum

کو ختم کرتے ہیں جس کی چند روزہ مالش سے بفضلہٖ تعالیٰ نزلہ و زکام قطعی ختم ہو جاتے ہیں:

ھوالشافی:- بیخ امر بوٹی کی جڑیں نکال کر کوٹ لیں۔ اگر یہ پانچ تولہ ہوں تو اس میں پاؤ بھر تل کا تیل یا سرسوں کا تیل ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ تین چار یوم تک پڑا رہنے سے تمام اثرات اس میں نکل آئے گا۔ جس کی علامت یہ ہے کہ تیل کی رنگت نہایت خوشنما سرخ ہو جائیگی۔

اب جبکہ اس کی رنگت گہری سرخ ہو جائے تو اس کو چھان کر شیشی میں سنبھال رکھیں۔ بس روغن اکسیر اعظم تیار ہے۔

ترکیب استعمال:- روزانہ دھوپ میں بیٹھ کر سر پر مالش کر دیا کریں۔

فوائد:- چند روز میں بفضلہٖ نہ صرف یہ کہ وقتی طور پر نزلہ و زکام دور ہو جائیں گے بلکہ ایسے مریض جو بوجہ ضعف دماغ پوری شش ماہی نزلہ و زکام میں مبتلا رہتے ہیں ان کو بھی نزلہ سے بفضلہٖ شفا ہو جائے گی۔ یہ روغن اپنے خواص و اثرات کی بنا پر نہایت بیش قیمت ہے۔ بنائیں اور فائدہ حاصل کریں۔ اور خدا کی صناعیوں پر غور کریں کہ اس نے ایک ایسی بوٹی کو جو ہر سال کروڑوں من پیدا ہوتی ہے۔ اور جس کو اونٹوں کا چارہ بنایا جاتا ہے۔ کس قدر فوائد کی سرمایہ دار بنا دیا ہے

یرقان کا سنیاسی علاج

ہمارے علاقہ میں ایک گاؤں موضع پکا شہیداں ہے۔ وہاں ایک دیرینہ مریض یرقان کا تھا۔ جسکو باوجود علاج معالجہ کے فائدہ نہیں ہوا تھا۔ اتفاقاً ایک روز ایک سنیاسی صاحب تشریف لائے اور آپ نے یہی بوٹی اکھاڑ کر اسکو کم دیا کہ یہ دو تولہ صبح گھوٹ کر اور مصری ملا کر پی لیا کرو۔

اونٹ کٹارہ

[illegible]

تعارف:۔ یہ ایک خاردار بوٹی ہے جس کو اونٹ بڑے شوق سے کھاتے ہیں پتے لمبے لمبے ستیاناسی سے بہت ملتے جلتے مگر طول میں لمبے کانٹے ہوتے ہیں۔

پھول:۔ بہ رنگ سفید نیلے اور بعض کے زردی مائل ہوتے ہیں۔ مگر بخلاف دوسری بوٹیوں کے اس کا پھول پھل کے گردا گرد ہوتا ہے یعنی پہلے پھل پیدا ہو کر پھل کے ارد گرد پھول پیدا ہوتے ہیں۔

پھل:۔ اخروٹ کے برابر ہر ایک شاخ کے سرے پر لگتا ہے۔ جس پر کانٹے لمبے لمبے چاروں طرف بے شمار نظر آتے ہیں۔ پک جانے پر اس کے اندر سے سفید چیز روئی کی طرح نکلتی ہے۔

بیج:۔ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔

قد میں ایک گز یا کبھی اس سے بھی زیادہ دیکھے جاتے ہیں۔

نام۔ فارسی اشترخار عربی شوک الجمال ہندی اونٹ کٹیرا مرہٹی اٹ کٹارا۔ یا اناٹی۔ گجراتی اکنٹو۔ شولیو۔ مشہور نام اونٹ کٹارا اور ہمارے علاقہ میں لیہہ۔ کہلاتا ہے۔

وجہ تسمیہ:۔ نام سے ظاہر ہے کہ اس کو اونٹ کھاتا ہے۔

مقام پیدائش:۔ چونکہ اونٹ اس کو شوق سے کھاتا ہے لہذا اللہ تعالے اس بوٹی کو وہاں ہی پیدا کرتا ہے۔ جہاں اونٹ ہوتے ہیں۔ تاکہ اگر نافہم اور بے قدر انسان اس کے طبی فوائد سے بہرہ اندوز شفا نہ ہو تو کم از کم ان کی سواریوں کی شکم پری تو آسانی ہوتی رہے۔ حاصل کلام اس کی پیدائش

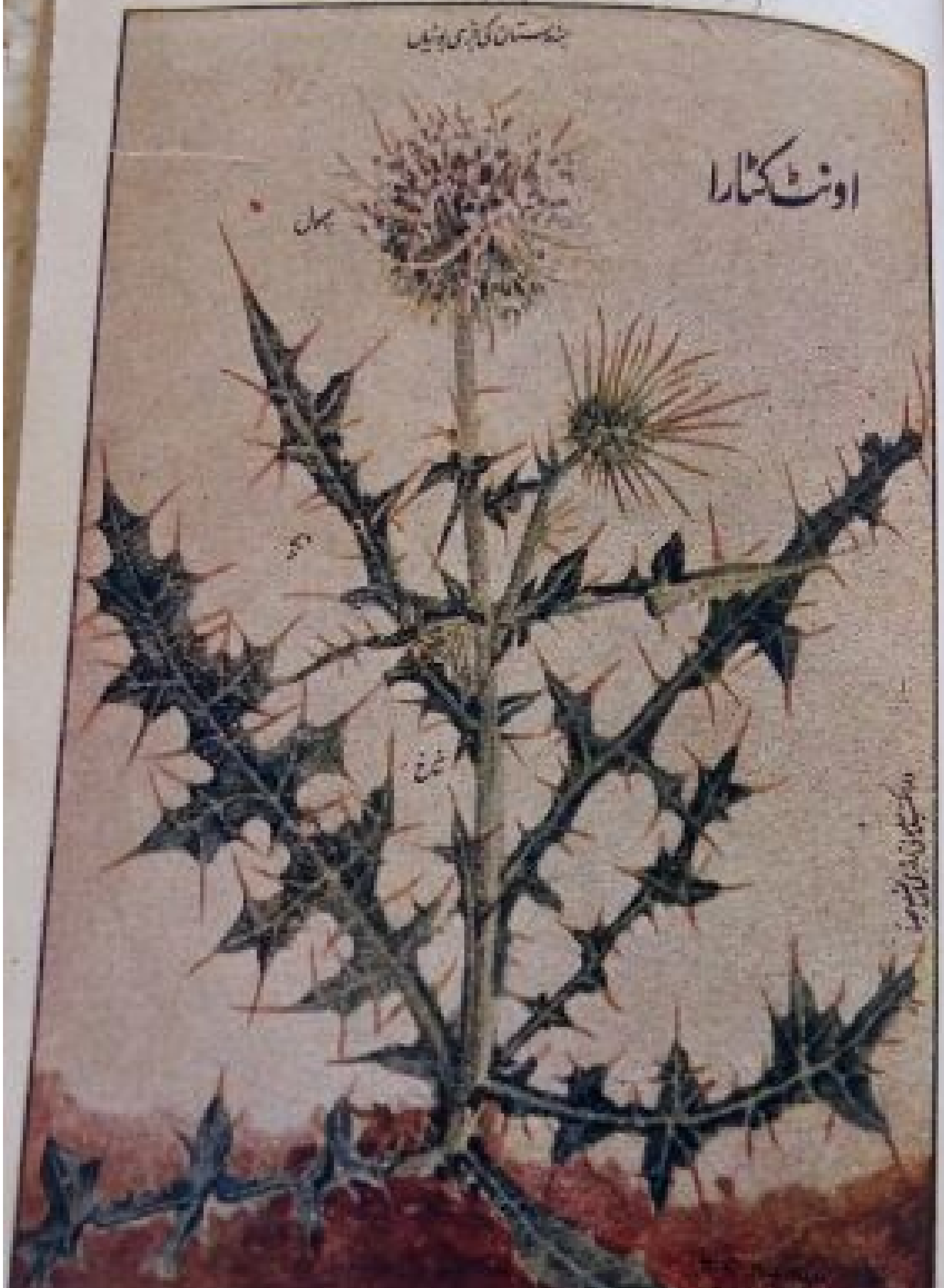
ہندوستان کی جڑی بوٹیاں
اونٹ کٹارا
پھول
شاخ

رَبُّ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذهُ وَكِيلًا وَاصبِر عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
وَاهجُرهُم هَجرًا جَمِيلًا

[illegible]

واؤں میں ہوتی ہے۔
یت ہے۔ دوسرے درجہ میں گرم وخشک ہے اور بقول بعض تیسرے
میں گرم خشک ہے۔

امراض العین

اکثر امراض چشم کے لئے اس کے پھول بمنزلہ اکسیر کے ہیں۔ چنانچہ ہم ذیل میں اسکے استعمال کے چند طریقے بیان کرتے ہیں۔ ناظرین اور مریضان چشم کو استعمال کراکر ان سے دعائیں لیں۔

عرق تریاق چشم منبلہ

ھُوالشّافی:۔ اونٹ کٹارہ کے پھول جسقدر میسر ہوسکیں لے کر پانی سے بھیگے ہوئے مگر صاف کپڑے میں جمع کرتے جائیں جب حسب ضرورت جمع ہوجائیں تو چینی یا کانچ کے کھرل میں ڈال کر کوٹیں اور باریک ہونے پر صاف کپڑے میں سے چھان کر عرق نکال لیں۔ اور صاف عمدہ بلوری پختہ شیشی میں ڈال رکھیں۔

ترکیب استعمال:۔ روئی کی پھریری عرق مذکور میں تر کرکے ایک ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اسکے چند دن کے استعمال سے دھند، جالا، زرقہ وغیرہ دور ہوکر نظر تیز ہوجائے گی۔

ھدایت:۔ ایک دن کا نکالا ہوا عرق تین روز سے زیادہ ہرگز نہ استعمال کریں۔ بلکہ پھر تازہ حاصل کریں۔

عرق تریاق چشم نمبر ۲

ھوالشافی:۔ اونٹ کٹارہ کے پھول جس قدر مہیا ہوسکیں لیکر سایہ میں خشک کر رکھیں جب ضرورت پڑے لے کر پھولوں سے آٹھ گنا عرق گلاب ملاکر ۲۴ گھنٹے تر رکھیں پھر چھان کر صاف شیشی میں ڈال کر سنبھال رکھیں۔ اور اوپر کی ترکیب کے موافق استعمال کرایا کریں۔ انشا اللہ وہی فوائد حاصل ہونگے۔

نکتہ:۔ چونکہ تازہ پھول ہر موسم اور ہر ایک علاقہ میں نہیں مل سکتے اس لئے یہ نسخہ بہت مفید اور عمدہ ہے۔ ایک بار محنت سے تیار کردہ مدتوں تک کافی ہوسکتا ہے۔

کحل گل اشترخار والا

ھوالشافی:۔ سرمہ سفید یا سیاہ ایک تولہ لیکر عمدہ کھرل میں ڈالیں اور خوب باریک پیس لیں۔ اب گل اشترخار یا عرق تریاق ع۲ ڈال ڈال کر کھرل کرتے رہیں یہاں تک کہ دس تولہ پانی جذب ہوجائے۔ بس سرمہ تیار ہے۔ بدستور معروف استعمال فرمائیں۔ انشا اللہ وہی فوائد حاصل ہوں گے جو اوپر مرقوم ہوئے ہیں۔

کھانسی اور دمہ

ھوالشافی:۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ لے کر سایہ میں خشک کرلیں اور پیس کر رکھیں بوقت ضرورت اس میں سے چار رتی لے کر پان میں رکھکر کھلائیں۔ کھانسی اور دمہ کیلئے مفید ہے۔

مقوی ہاضمہ

ھوالشافی:۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ۔ چھوارہ کی گٹھلی۔ ہر دو کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنائیں اور ان ہر دو ادویات کے برابر مصری ملا کر بحفاظت رکھیں۔

خوراک بوقت صبح بقدر چھ ماشہ ہمراہ پانی کے دیں۔ اس کے چند روز استعمال سے ہاضمہ کی کمزوری بفضلہ دور ہو جاتی ہے۔

امراض گردہ و مثانہ

ھوالشافی:۔ بیخ اونٹ کٹارہ سفید چھ ماشہ۔ برگ دودھی پانچ ماشہ۔ پانی میں جوش دے کر شربت بزوری سے شیریں کر کے پلائیں۔ (حامی الصحت)

امراض مخصوصہ مرداں

مردوں کی مخصوصہ بیماریوں میں سے ضعف باہ کے لئے اونٹ کٹارہ کی جڑ ایک بے مثل اکسیر اور مسیحائے صادق سے کم نہیں۔ اگر اس کی جڑ میں سے جوہر موثرہ کو کسی انگریزی طریقہ پر نکال کر مشتہر کیا جائے تو اس دوا کی تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ شاہی طبیب حکیم محمد علی صاحب مرحوم نے ایک مرکب بنام **روح جیون بوٹی** ایجاد کر کے زور و شور سے مشتہر کی تھی۔ چونکہ دوا بے حد موثر تھی۔ لہذا اسکی شہرت بیرون ہند سے گزر کر غیر ممالک تک جا پہنچی تھی اور نہ معلوم آج تک کس رفعت و بلندی کے کنگرے تک پہنچ چکی ہوتی اگر قضا کا زبردست ہاتھ حکیم صاحب کو نہ دبوچ لیتا۔ اس کا نسخہ

ہے۔

اجزاو ترکیب:۔ سم الفار، سنگرف (دونوں کیا ہوا) سفوف رتن جوت۔ ہر ایک ایک تولہ۔ سفوف بیج اونٹ کٹارہ دو تولہ۔ سب کو پانچ سیر دودھ میں جوش دے کر جامن لگائیں اور پھر بلو کر گھی نکال لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ پانچ قطرے آدھ سیر دودھ یا دو تولہ مکھن یا آدھ پاؤ حلوہ میں ملا کر کھلائیں۔ گھی دودھ اور مرغن غذائیں زیادہ استعمال کریں۔

افعال و منافع:۔ محرک و مقوی باہ ہے۔ بدن کو بڑھاتی اور بھوک لگاتی ہے اس کے استعمال سے دودھ گھی خوب ہضم ہونے لگتا ہے۔ اور چہرہ سرخ و سپید ہو جاتا ہے۔

(طبی فارماکوپیا جلد اول صفحہ ۳۰۸)

مقوی باہ دودھ

ھُوَ الشّافی:۔ اونٹ کٹارا کی جڑ تازہ سوا تولہ کچل کر پوٹلی بنا کر آدھ سیر گائے کا دودھ، سیر بھر پانی چھوارہ چار عدد، سب کو قلعی دار دیگچی میں ڈال کر نرم آگ پر پکائیں جب تمام پانی جل کر صرف دودھ باقی رہے تو چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔ دس روز متواتر کر کے دیکھیں۔ کس قدر قوت بدن میں پیدا ہوتی ہے۔

مقوی باہ لڈو

ھو الشافی:۔ بیج اونٹ کٹارا سایہ میں خشک کی ہوئی آدھ سیر کوٹ کر سفوف بنائیں اور گائے کے پانچ سیر دودھ میں ملا کر بدستور معلوم کھویا تیار کریں۔ اور

کر تیار ہونے پر اس میں موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ ثعلب مصری پانچ پانچ تولہ اور بقدر ضرورت کھانڈ ملا لیں اور پیڑے یا ٹکیاں یا لڈو بنا لیں اور روزانہ بقدر دو تولہ استعمال کریں۔

فوائد:۔ جریان۔ سرعت انزال۔ کمزوری باہ کو دور کرنے کے لئے عجیب چیز ہے۔

ممسک لیپ

پوست بیخ اونٹ کٹارہ حسب ضرورت لے کر باریک پیس اور شہد خالص ملاکر ایک گھنٹہ وقت سے پہلے لیپ کر لیں۔ بغیر کسی نشہ آور ادویات کے امساک پیدا کرنا اسی کا کام ہے۔

طلائے مجلوق

اگر پوست بیخ اونٹ کٹارہ تین ماشہ۔ دار چینی چار رتی پانی میں نہایت زور دار ہاتھوں سے کھرل کر کے عضو مخصوص پر لیپ کرائیں اور اوپر سے برگ پان بندھوائیں تو لگاتار دو ہفتہ کے عمل سے بفضلہٖ مردہ رگوں میں جان پڑ جائیگی اور پھر لطف یہ کہ آبلہ یا زخم کچھ بھی نہیں ہوتا۔ دوران استعمال میں جماع سے پرہیز کرائیں۔

برائے فراخی فرج باکرہ

جڑ اونٹ کٹارہ کی پیس کر ناف عورت پر ملیں۔ فرج کشادہ ہوگی۔

(مجربات اکبری اردو)

سفوف مقوی باہ

جس کے استعمال سے مایوس العلاج نامرد بھی شیر مرد بن جاتا ہے۔

ھُوَ الشافی:۔ پوست بیخ اشترخار پانچ ماشہ۔ عقرقرحا تین ماشہ۔ اسگندھ ناگوری ایک ماشہ۔ باریک پیس کر حلوے میں ملا کر سات روز تک کھلائیں اور قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔

بچہ آسانی سے پیدا ہو

بچہ کی پیدائش کا وقت عورت کیلئے جان کنی سے کم نہیں اللہ اگر ایک گھنٹہ کی دیر ہو جائے تو بیچاری کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ بقول مستورات کفن سرہانے ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر بفضلہ مندرجہ ذیل چٹکلہ بہت زود اثر ثابت ہوتا ہے۔

ھوالشافی:۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ کو باریک پیس کر عورت کے ناف اور اسکے نیچے تک لیپ کر دیں بفضلہ فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا۔

پیشاب کا رک رک کر آنا

ھوالشافی:۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ کی چھال بقدر چھ ماشہ پانی میں گھوٹ کر اور مصری چار تولہ ملا کر پلانے سے بفضلہ پیشاب کھل کر آنے لگے گا۔

تپ بلغمی

ھوالشافی:۔ اونٹ کٹارہ نو ماشہ معہ برگ و دار پانی میں پکا کر فلفل گرد سات عدد

ملا کر کے پلائیں نہایت موثر چیز ہے۔

نوٹ:- استسقا اور یرقان زرد کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔

(رسالہ [illegible])

ٹھنڈے پسینے روکنا

ہوالشافی:- اونٹ کٹارہ کی جڑ بقدر چھ ماشہ روزانہ شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے ٹھنڈے پسینے رک جاتے ہیں۔ (مخزن [illegible])

مرکبات

شربت اشترخار مرکب

بیخ اونٹ کٹارا ایک سیر۔ شاخ اونٹ کٹارا آدھ سیر۔ پودینہ کوہی ایک پاؤ۔ سازج ہندی ایک پاؤ۔ گل منڈی ایک پاؤ۔ مویز منقے دو چھٹانک۔ حسب دستور معروف پانی میں پکا کر شکر سفید دو سیر کا اضافہ کرکے شربت تیار کریں۔ ۱½ تولہ عرق برنجاسف میں ڈال کر بوقت صبح پئیں۔

فوائد:- ورم طحال۔ ورم جگر۔ استسقاء۔ یرقان اور تمام طبی امراض میں مفید ہے۔

شربت دیگر

جو کہ سوزاک کے لئے اکسیر ہے۔

بیخ اونٹ کٹارہ ایکپاؤ۔ برگ اونٹ کٹارہ دو چھٹانک۔ تخم خیارین نیم کوفتہ دو چھٹانک۔ تخم خربوزہ تین تولہ۔ برادہ صندل سفید چار تولہ۔ بیخ کاسنی چھ تولہ۔ حب کاکنج چار تولہ۔ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں رات کو بھگو رکھیں صبح پکا کر شکر سفید کا

اتاریں اور قوام شربت تیار کریں۔ اسمیں سے دو تولہ شربت عرق گاؤزبان دو چھٹانک ڈال کر پلائیں۔

نوٹ:۔ یہ شربت درد گردہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

معجون مختصر

بیخ اونٹ کٹارہ ۵ تولہ۔ سورنجان شیریں ۳ تولہ۔ تخم بادیان ایک تولہ۔ اذخر ایک تولہ۔ شہد خالص ایک پاؤ کا قوام کر کے ادویات بالا پیسکر آمیز کریں اور بقدر ایک تولہ عرق بادیان دو چھٹانک یا عرق منڈی دو چھٹانک کے ہمراہ کھایا کریں۔

گھی اکسیر الاثر

اس نسخہ کے منافع کے متعلق میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ تحریک باہ، تجوید جوہر، تولید خون، تقویت اعصاب، نوجوانوں اور ایام طفلی کی بدعادات سے پیدا ہونے والے نقائص کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اسکی قدر وہی اصحاب بخوبی جان سکتے ہیں جو اس کو بنا کر استعمال کرینگے۔ یہ ہمارے مطب کا اکسیری نسخہ ہے جس کو ہم مدت سے برتتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل اس کے اجزا اور تھے۔ تبدیلی کے بعد اس کے فوائد بہت زیادہ اہم ہوگئے ہیں۔

نسخہ:۔ بیخ اونٹ کٹارہ ایک پاؤ۔ رتن جوت ایک پاؤ۔ سم الفار مسلم ڈلی ایک تولہ۔ شیر گاؤ پانچ سیر میں جوش دیکر دودھ کو جما دیں اور بطریق معروف بلو کر گھی حاصل کریں۔ بس یہ مختلف منافع کیواسطے اکسیری چیز ہے۔

تحریک باہ کیلئے نو قطرہ دودھ میں پلائیں۔ تقویت اعصاب، جریان اور کثرت احتلام کیواسطے معجون مذکورہ ایک تولہ میں دیں۔ تھوڑے عرصہ کی عادت سے چہرہ سرخ و سپید ہوگا

ضماد

جو تقویت باہ اور مغلوق کیلئے مفید ہے۔

نسخہ ترکیب:۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ۔ پوست بیخ آک۔ پوست بیخ بیری پوست بیخ دھتورہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان کر آب برگ دھتورہ میں ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ وقت حاجت ایک گولی شہد میں حل کرکے ضماد کریں۔ جب خشک ہو جائے مجامعت کریں۔

برائے قوت باہ

ھوالشافی:۔ پوست بیخ اونٹ کٹارا ایک تولہ خوب کچل کر نصف سیر بھینس دودھ جائے میں ڈال دیں۔ اور اسمیں نصف سیر پانی بھی ملا دیں۔ اور نرم نرم آنچ پر پکائیں حتیٰ کہ کل پانی جل جائے اور صرف دودھ باقی رہ جائے۔ اس میں مصری ملا کر پئیں اور یہی عمل برابر چالیس روز تک کریں اس سے نامرد مرد ہو جاتا ہے۔

(مخزن آیوروید عش)

دیگر

ھوالشافی:۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ۔ پوست بیخ سنکھاہولی۔ آرد ماش ہر ایک دو تولہ۔ پہلے پوست مذکور کو سایہ میں خشک کریں۔ بعدہٗ جدا جدا کوٹ چھان کر آرد مذکور میں ملا کر سفوف تیار کریں۔ اور روزانہ صبح کو بمقدار ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ کھایا کریں۔ تقویت باہ اور تولید منی میں مفید ہے۔

(مخزن حکمت)

بکن

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— لاہور

یہ بوٹی دریاؤں کے کنارے مفروش ہوتی ہے۔ اور کسی قدر زمین سے اٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات اونچی بھی دیکھی گئی ہے۔ باغوں میں بھی دیکھی گئی ہے۔ پنجاب میں دریائے چناب، راوی اور ستلج نیز امرتسر کے گردونواح میں دیکھنے کا زیادہ اتفاق ہوا ہے۔ تقریباً ہر موسم میں دستیاب ہو جاتی ہے۔ اس کے پتے برگ شہتوت یا پودینہ جیسے ہوتے ہیں۔ مگر دلدار اور سرے کے پاس گولائی لئے ہوتے۔ ایک جامنی رنگ کا پھول اس کی ہر گرہ پر ہوتا ہے۔ پھل چھوٹا سا مثل پھل شہتوت کے لگتا ہے۔ اگر اس کو چبایا جائے تو مچھلی جیسی بو آتی ہے۔ اور مچھلی کی طرح لیسدار ہوتی ہے۔ اونٹ کے سوا اور کوئی جانور اسے نہیں کھا سکتا۔ بعض علاقوں میں اسے لونت بوٹی توتڑی اور جل پیپل بھی کہتے ہیں۔ عموماً گھوٹ کر استعمال کرنے کے کام زیادہ لائی جاتی ہے

دفعیہ بواسیر خونی:- بکن بوٹی دو تولہ مصری دو تولہ۔ ایک پاؤ پانی میں گھوٹ کر صبح و شام پلائیں پہلے ہی روز فائدہ ہوگا۔

دفعیہ سوزاک:- بکن بوٹی دو تولہ۔ گھوٹ کر بغیر میٹھا ملائے۔ صبح، دوپہر اور شام پلائیں۔ پہلے ہی روز جلن بند ہوگی۔

دفعیہ قرحہ:- بکن دو تولہ۔ خارخسک ایک تولہ۔ مغز خیارین ایک تولہ۔ کانچ تین ماشہ گھوٹ کر شربت بزوری شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے مثانوں کا قرحہ دفع ہو جائے گا۔

دفعیہ تکسیر :- بکن کو گھوٹ کر سر پر باندھیں تکسیر فوراً بند ہو گی۔

دفعیہ کثرت پیاس :- بکن گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔

دفعیہ ورم و سوجن :- بکن گھوٹ کر باندھیں۔ ورم تحلیل ہو گا۔

دفعیہ نفث الدم :- بکن ایک تولہ، مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر پلائیں۔

دفعیہ جلن دست و پا :- بکن گھوٹ کر مہندی کی طرح ہاتھ پاؤں پر لیپ کریں۔

دفعیہ شبکوری :- بکن گھوٹ کر سر پر لیپ کریں تین چار گھنٹے کے بعد سر کو دھو دیں۔ پہلے ہی روز فائدہ معلوم ہو گا۔

کشتہ سرب :- سکہ پانچ تولہ کڑاہی میں ڈال کر آگ جلائیں اور بکن کے جھاڑو سے اس کو ہلاتے جائیں کشتہ تیار ہو جائیگا۔ ایک رتی ہمراہ مسکہ دیں۔ سوزاک، جریان، سوزش بول اور ذیابیطس کو مفید ہے۔

کشتہ شنگرف :- بکن ایک پاؤ۔ روغن سرسوں ایک پاؤ۔ دونوں کو خوب گھوٹ کر درمیان میں شنگرف ایک تولہ رکھ کر کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب تودہ کو آگ لگ کر سرد ہو جائے۔ تو شنگرف نکال کر ½ پاؤ شیر مدار میں کھرل کر کے ½ پاؤ پختہ کھدر سفید رنگ میں لپیٹ کر محفوظ الہوا جگہ میں رکھ کر آگ لگا دیں۔ سرد ہونے پر سفید کشتہ ہو گا۔ ½ رتی مسکہ یا بالائی سے دیں۔ امراض ریحی و بادی۔ وجع المفاصل اور ضعف باہ کو مفید ہے۔

شربت بکن :- اگر اس کے پانی کو نکال کر بطریق معروف مصری ملا کر شربت بنائیں۔ اور کوئی سا رنگ شامل کر لیں۔ تو نہایت خوشنما مفرح شربت بن جائے گا۔ جو موسم گرما میں کام آئے گا یہ شربت پیاس اور گرمی جگر وغیرہ سے محفوظ رکھے گا بخصوصیت سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کا شربت ہے۔

ہر قسم کی خشک و تر بوٹیوں کیلئے ہم سے خط و کتابت کیجئے ۔۔۔ منیجر کشتہ فارمیسی ٹوبہ
[illegible]

ہر گھر میں موجود رہنے کے قابل کتابیں مثل آفتاب روشن ہو چکی ہیں

تصنیفات

عالیجناب حکیم محمد عبد اللہ صاحب

روڑوی

- کنز الاجابات
- کنز المطوبات
- خواص پھٹکڑی
- خواص لک
- خواص لہسن
- خواص سونف
- خواص تمباکو
- خواص پان
- خواص دودھ
- خواص بادام
- خواص دھتورہ
- خواص ارنڈ
- خواص گھی
- خواص لیموں
- خواص آم
- خواص پیاز
- خواص مولی
- خواص تربوز
- خواص گاجر
- خواص مرچ
- خواص کدو
- خواص املتاس
- خواص ریٹھا
- خواص گھیکوار
- خواص نمک
- خواص نیم
- خواص برگد
- خواص پیپل
- خواص انگور
- خواص سیب
- خواص جامن
- خواص کوڑی
- خواص مہندی
- خواص سنگترہ
- خواص الائچی زیر طبع
- خواص اسگندھ زیر طبع

ملنے کا پتہ

دار الکتب سلیمانی روڑی ضلع حصار یا گپتا اینڈ کمپنی ٹوہانہ ضلع حصار سے منگوائیں

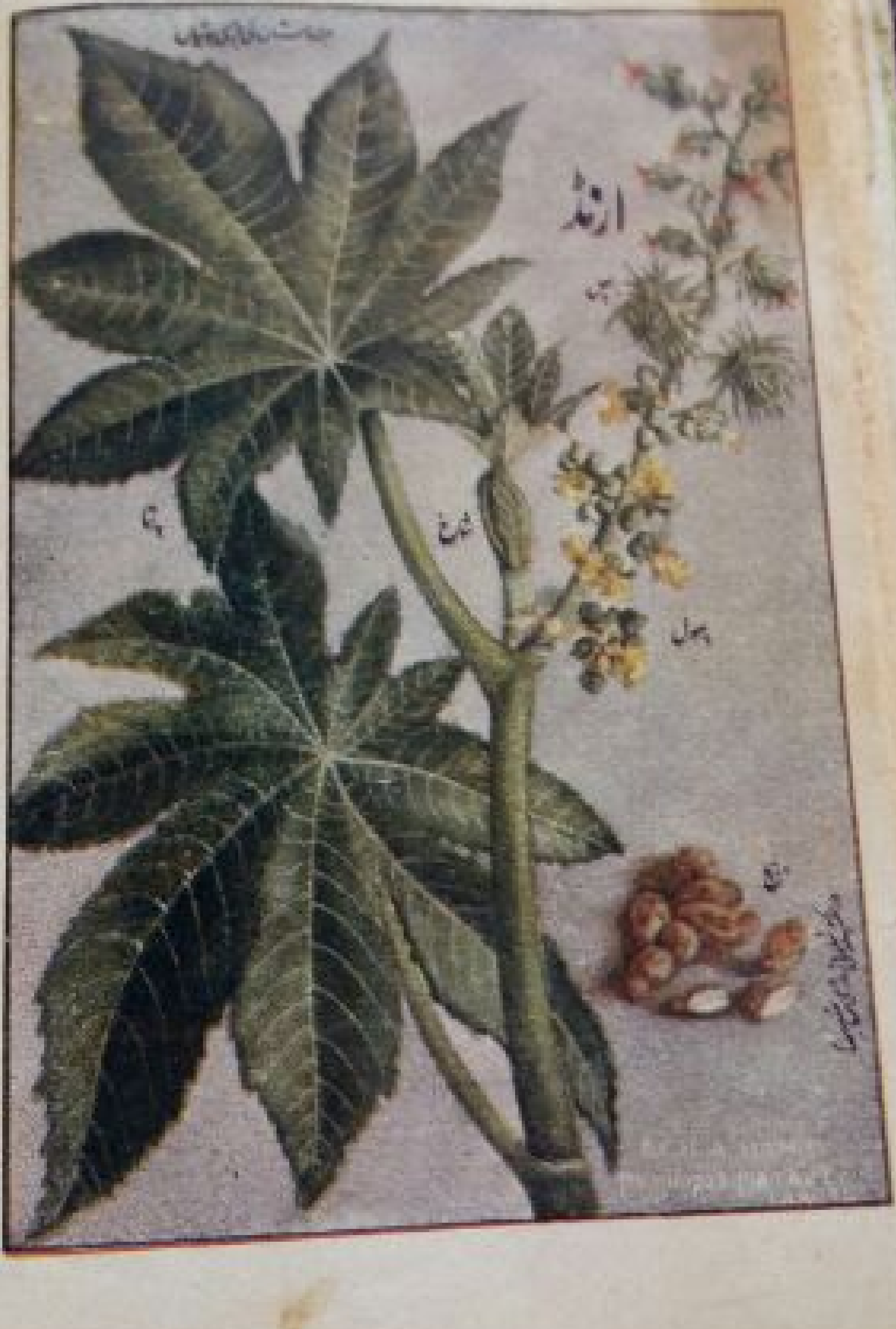
ارنڈ
پھل
پتا
پھول
بیج

ارنڈ ——— اسکے خواص وفوائد پر ایک تفصیلی تبصرہ

فرمودہ حکیم حاجی مولوی مولانا محمد عبد اللہ صاحب زید مجدہم ——— [illegible]

ماہیت وشناخت :- یہ ایک مشہور ومعروف پودا ہے جو انار کے جھاڑ سے کسی قدر اونچا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اچھی نشوونما اور پرورش کے باعث درخت کی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا اصل مسکن تو براعظم افریقہ ہے۔ لیکن اب ہندوستان میں عام طور پر ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ بعض مہذب خطے کے لوگ اسکے بیجوں سے نفع اندوز ہونے کیلئے تو اسے خود لگاتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو ازخود بیجے بے درماں کی طرح اگ آتے ہیں۔ جسکو لوگ فضول خیال کرتے ہیں۔

پتے :- بہت چوڑے اور ہاتھ کی انگلیوں کی طرح پھیلے ہوئے انجیر کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک پتے میں سات شاخیں ہوتی ہیں۔

پھول :- چھوٹے چھوٹے سرخی مائل ہوتے ہیں۔

پھل :- کانٹے دار ہوتے ہیں۔ شروع میں سبز اور پکنے پر سرخ یا زرد رنگت اختیار کر لیتے ہیں۔ بیرونی سطح پر کانٹے ہوتے ہیں۔ خوشبو مرغوب طبع ہوتی ہے۔

تخم :- پھل کے اندر سے بیج نکلتے ہیں۔ یہی اس کے تخم ہیں۔ یہ عموماً چپٹے اور کسی قدر بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ ان کی ایک طرف نکیلی اور لمبائی دو تہائی انچ اور چوڑائی ایک تہائی انچ ہوتی ہے۔

مغز تخم :- تخم سے چھلکا دور کر دینے پر جو سفید یا چکنی گری نکلتی ہے وہی اسکا مغز کہلاتی ہے۔ اس میں بڑا حصہ ملطف ہوتا ہے

حوش :- روغن بیدانجیر کی نسبت تخم بیدانجیر میں یعنی تیل ارنڈ کی نسبت بیجوں میں دس گنا مسہل تاثیر ہوتی ہے۔

تاریخ:- قدیم یونانی۔ ہندی۔ عربی اور عجمی اطبا کو روغن بید انجیر کا بخوبی علم تھا چنانچہ سسشرت۔ ہیراوی طوس۔ تاؤ فرسطس ودیسقوریدطس وغیرہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ (میٹیریا میڈیکا)

طبیعت و مزاج وغیرہ:- بعض کے نزدیک دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ تیسرے درجے میں گرم خشک ہے۔ (واللہ اعلم)

اقسام:- عموماً دو قسم کا پایا جاتا ہے۔ سفید۔ سرخ۔ سفید عام ملتا ہے۔ سرخ کی ڈنڈیاں اور پھل بالکل سرخ ہوتے ہیں۔ یہ بھی اکثر مل جاتا ہے۔

حصص مستعملہ:- عام طور پر مغز تخم ارنڈ۔ روغن بید انجیر۔ ارنڈ کی نرم شاخیں کلیاں اور بیج ارنڈ وغیرہ استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

مغز ارنڈ کے کیمیائی افعال:- زرنیخ کو اعمال کیمیاوی کے لئے [illegible] کرتا ہوا اس سے سم الفار اور ہڑتال کا بے دود کشتہ ہو جاتا ہے۔ اس میں سیماب منعقد اور ہڑتال کا کیمیائی روغن بنانے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اس کے ذریعے سم الفار کا روغن نکالا جاتا ہے۔ جو مس پر چرخ کرنے کے کام آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ارنڈ کے من حیث المجموع افعال و خواص:- ردی مواد کو تحلیل کرتا ہے۔ اور سرد اخلاط کو براہ راست خارج کرتا ہے۔ نیز مسہل ہے۔

مکمل افعال و خواص کیلئے:- اس کتاب کا دوسرا حصہ ملاحظہ فرمایئے گا اس حصہ میں تو اب زیادہ لکھنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ دوسرے حصہ میں البتہ ارنڈ پر ایک مفصل مضمون سپرد قلم کیا جائے گا۔ جس میں ایسے ایسے قیمتی راز پیش کئے جائیں گے کہ ان میں سے کسی ایک راز کی قیمت ہی تمام کتاب کی قیمت سے پچاس گنا زیادہ ہو سکتی ہے ——— پھر آیات کے

ہدایت:- بیس مغز انسان کو بے ہوش کر دیتے ہیں۔ اور پچاس کے کھالینے سے قوی ہیکل انسان بھی قے کرتے کرتے ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس مقدار سے کم بھی مرتا ہے۔ نیز اس کا چھلکا بھی بہت زہریلا ہوتا ہے۔ یونانی اطباء کے نزدیک اس کی ساڑھے دس ماشہ خوراک مہلک ہے۔ اس کے کھالینے کے بعد انسان جانبر نہیں ہو سکتا۔

مغز ارنڈ کا زہر دور کرنا:- جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں لکھ آئے ہیں کہ مغز ارنڈ اور اس کا چھلکا مہلک ہے اس لئے ہر طبیب بلکہ غیر طبیب لوگوں کو بھی اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔

اور اگر کوئی ناواقف ہوتے ہوئے کھا بھی لے تو اس کے زہر کا جلد ازالہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک نسخہ درج کرتے ہیں جو بفضلہ تعالےٰ ایسے موقع پر مسیحائے صادق کا کام دیگا۔ اور جس سے مسموم کا زہر زائل ہو جائے گا۔

ھو الشافی:- طباشیر ساڑھے چار ماشہ لیں اور پیس کر ایک چھٹانک سکنجبین اور ٹھنڈے پانی میں ملا کر حسب ضرورت مسموم کو دو تین مرتبہ پلائیں بفضلہ زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ مقررہ مقدار سے زیادہ کھالینے پر بھی مندرجہ بالا ترکیب مفید ثابت ہوگی۔

روغن بیدانجیر

ماہیت:- یہ ایک فکسڈ آئل یعنی گاڑھا تیل ہے جو ارنڈ کے بیجوں سے نکالا جاتا ہے۔ ہلکا سا زرد یا بے رنگ ہونے کا گمان ہوتا ہے بو ایک خاص قسم کی دھیمی سی ہوتی ہے۔ ذائقہ:- قدرے تیز اور ناگوار ہوتا ہے۔ اس کا وزن مخصوص:- ۹۵۰ سے ۹۷۰ تک ہے۔

انحلال:- اس کا ایک حصہ ساڑھے تین حصہ الکوحل (۹۰ فیصدی) میں ابیسو لیوٹ الکوحل۔ ایتھر۔ آئل آف ٹرپن ٹائن گلے شل ایسیٹک ایسڈ میں ہر نسبت سے بآسانی حل ہو جاتا ہے۔

مضرات:- فم معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گرم مزاجوں میں متلی اور قے پیدا کرتا ہے۔

مصلحات:- تازہ دودھ اور چائے اور بعض مزاجوں میں خود بریاں سے اس کے نقصانات کی تلافی ہوتی ہے۔

بدل:- روغن کنجد۔ روغن زیتون اور مولی کے بیجوں کا تیل بھی بعض موقعوں پر اس کی جگہ کام دے جاتا ہے۔

مقدار خوراک:- ایک سے آٹھ ڈرام ایک سال کے بچے کیلئے ایک ڈرام۔

ارنڈ کے مختلف نام

مشہور نام:- ارنڈ۔ رینڈ۔ لال ارنڈ۔ **اردو** ارنڈ۔ **پنجابی** رنڈ۔ ہرنول۔ ہرنولی۔ **پشتو** ارنڈے۔ **بنگالی** بیرانڈ۔ سدا بھیرانڈ۔ شنار دا رینڈی۔ **گجراتی** راتو ایرنڈو **مرہٹی** ایرنڈی۔ پارسی لوتیا۔ چاتا باریک۔ ایرونڈلی۔ **کرناٹکی** ایرنڈو۔ رنڈل کے۔ **تلنگی** ایراڈاپو۔ دے کن۔ برہمی کیسوی۔ **آسامی:-** ایری۔ **سنسکرت:-** ایرنڈم۔ استھول رنڈ۔ ات چنچل۔ اتارہ۔ بنا یرڈ۔ **فارسی:-** بیدانجیر **عربی** خروع۔ حب الخروع **انگریزی:-** کسٹرائل پلانٹ۔ **لاطینی:-** ای سائی انس کمیونس +

آتشینہ

آتشک کی سو فی صدی مجرب اور قطعی بے ضرر دوا ہے آٹھ آٹھ صفحہ کی دو کتابیں مفت منگا کر اس کے پو

حالات معلوم کیجئے +

صفحہ ۱۴۱ کا بقیہ مضمون

اس پر میں نے اپنے چہرہ پر غصہ کا رنگ پیدا کر کے کہا کہ اس کو فوراً لٹا دو۔ انہوں نے اس کو لٹا دیا۔ وہ بالکل مردے کے برابر تھا۔ میں نے اس کے پلنگ پر بیٹھ کر اپنے انگوٹھے سے اس کی رگ صافن کو زور سے دبایا۔ اور کہا کہ فوراً پانی کا گلاس تیار رکھو۔ رگ صافن کو دباتے ہی کستوری لال نے چیخ ماری اور آنکھیں کھول دیں۔ تب میں نے غصے کی حالت بنا کر کہا کہ "لالہ کستوری لال کیوں تم کو لوگوں نے تنگ کیا ہوا ہے۔ اٹھ کر بیٹھو اور پانی پیو۔ لڑکے نے ان کو گلاس دیا اور انہوں نے خود گلاس لے کر خوب پانی پیا۔ حالانکہ ان کو تین دن سے ہوش نہ تھا۔ اس پر میں نے اجازت مانگی اور فوراً موٹر میں بیٹھ کر سکول میں چلا آیا۔ اس جم غفیر میں رائے صاحب لالہ گنگا رام جی رئیس اعظم انبالہ شہر مجسٹریٹ درجہ اول بھی تھے۔ جو لالہ کستوری لال جی کے تایا ہیں۔ جب میں سکول چلا گیا تو لوگ بہت حیران ہوئے۔ لالہ صاحب مذکور فرمانے لگے کہ "جس نے یہ تکلیف بند کی وہ علاج بھی ضرور کر جائے گا"۔

اسی دن شام کو پھر مجھے بلایا گیا۔ کہ چھ ماہ سے ایک دن کے لئے بھی اس کا خون بند نہیں ہوا تھا۔ میں نے کہا کب بند کرنا چاہتے ہو۔ وہ فرمانے لگے "ہم تو کہتے ہیں کہ کل بند ہو جائے"۔ میں نے کہا کہ "آج شام کو یا رات کو بند ہو جائے گا"۔

(اس سے آگے دیکھئے صفحہ ۱۴۱ کا دوسرا پیرا)

چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ ایس پی ریلوے کا **تلوار مارکہ شربت فولاد!!!**

اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے ملک کے کونے کونے اور گوشے گوشے میں مقبول ہو چکا ہے۔ ہر شہر اور ہر قصبہ میں فروخت ہوتا ہے۔

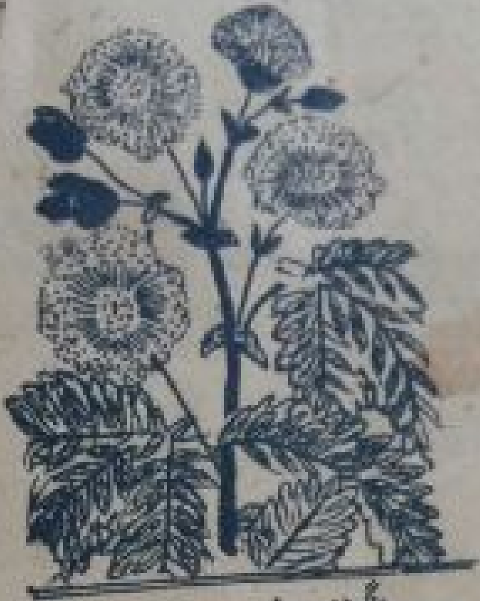

انگریزی لاجونتی

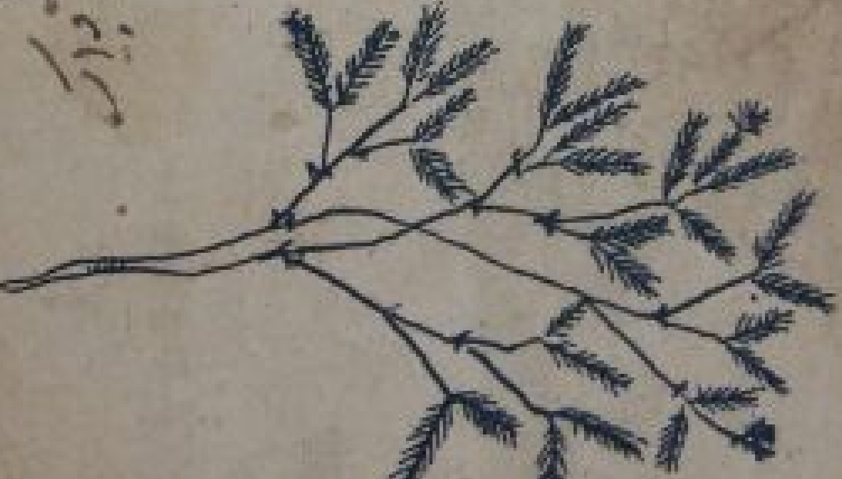

دیسی لاجونتی

۱۷ نمبر [illegible]

[illegible]